U 11121 3-12-49.

Title - Qutb Mushtari
Creator - Mulla Wajhi
Publisher - Anjuman Taraqqi Urdu (New Delhi
Date - 1939
Pages - 4+20+109+24+24+4
Subjects - Urdu Shayari - Masnaviyaat.

سلسلۂ انجمن ترقی اُردو نمبر ۱۱۰

قُطب مُشتری

تصنیف مُلّا وجہی مصنّف سب رس و شاعر
دربار سلطان عبداللہ قطب شاہ

سنہ تصنیف ۱۰۱۸ھ

مرتّبہ
ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب
آنریری سکرٹری انجمن ترقی اُردو (ہند)

۱۹۳۹ء

شائع کردہ
انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) نئی دہلی

سلسلۂ انجمن ترقی اردو نمبر ۱۱۰

قطب مشتری

تصنیف مُلّا وجہی مصنّف سب رس و شاعر

دربار سلطان عبداللہ قطب شاہ

سنہ تصنیف ۱۰۱۸ھ

مرتّبہ

ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب

آنریری سکرٹری انجمن ترقی اردو (ہند)

شائع کردہ

انجمن ترقی اردو (ہند) نئی دہلی

فہرست مضامین قطب مشتری

مینیجر انجمنِ ترقّیٔ اردو (ہند) نے نئی دہلی سے شائع کیا

اور

خان صاحب عبداللطیف نے مطبع ترقّی اردو دہلی میں چھاپا

مقدمہ

وجہی قدیم دکھنی اردو کا بہت بڑا ادیب گزرا ہی۔ اُسے نثر اور نظم دونوں پر بڑی قدرت تھی۔ اب تک اُس کی تین کتابیں دریافت ہوئی ہیں۔ ایک سب رس[1] جو اس سے قبل انجمن کی طرف سے شایع ہوچکی ہی۔ ایک دوسری کتاب تاج الحقائق[2] ہی اور وہ بھی نثر میں ہی۔ تیسری یہ مثنوی ہی جو قطب مشتری[3] کے نام سے موسوم ہی۔

اس مثنوی میں سلطان محمد قلی قطب شاہ بادشاہ گولکنڈہ کے عشق کا حال ہی۔ قصہ وہی قدیم طرز کا ہی۔ یعنے محمد قلی قطب شاہ کے باپ سلطان ابراہیم قطب شاہ کے کوئی بیٹا نہ ہوتا تھا۔ آخر بیٹا ہوا، بڑی خوشیاں منائی گئیں، داد و دہش کی گئی۔ بڑے ہوئے، زمانے کے رواج کے موافق تعلیم دی گئی۔ ایک روز خواب میں ایک نازنین کو دیکھا، اس پر عاشق ہوگئے۔ اب جو آنکھ کھلی تو نظروں میں وہی سماں تھا۔ روز بروز حالت خراب ہونے لگی۔ بہت کچھ سمجھایا، کچھ اثر نہ ہوا۔ آخر اپنے ایک مشیر عطارد مصور کو ساتھ لے کر پورے ساز و سامان کے ساتھ اُس نازنین کی تلاش میں نکلے۔ رستے میں بڑی بڑی مصیبتوں اور آفتوں کا سامنا ہوا، غرض اس ہفتخواں کو طے کرکے

بنگالہ پہنچتے ہیں جہاں کی وہ رہنے والی تھی۔ دونوں میں محبت ہو جاتی ہے۔ اور شاہزادے صاحب اُسے لے کر گولکنڈہ آتے ہیں جہاں بڑے دھوم دھام سے شادی ہوتی ہے۔

یہ مثنوی جیسا کہ خود وجہی نے لکھا ہے، ۱۰۱۸ھ میں تصنیف ہوئی۔

تمام اس کیا دیس بارا منے
سنہ ایک ہزار ہور اٹھارا بنے

یعنے ۱۰۱۸ھ میں بارہ دن میں لکھ کر پوری کردی۔

سلطان محمد قلی قطب شاہ ۹۸۸ھ میں تخت نشین ہوئے اور ۱۰۲۰ھ میں انتقال کر گئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ مثنوی سلطان کے انتقال سے دو سال قبل لکھی گئی اور اِس وقت سلطان کے والد ابراہیم قطب شاہ زندہ نہ تھے اور اسی لیے اس مثنوی میں ابراہیم قطب شاہ کی جو مدح ہے وہ قصّے کے تعلق سے ہے نہ کہ شاہِ وقت ہونے کے لحاظ سے۔ اور محمد قلی قطب شاہ کی مدح اس لیے نہیں ہے کہ وہ خود قصّے کے ہیرو ہیں۔ "سب رس" عبداللہ قطب شاہ کے عہد میں ۱۰۴۵ھ میں یعنے اس مثنوی سے ستائیس یا اٹھائیس برس بعد لکھی گئی۔ اس وقت ابراہیم قطب شاہ کو مرے ہوئے تقریباً اٹھاون برس ہوئے تھے۔ اس حساب سے یہ امر بہت مشتبہ ہے کہ وجہی نے ابراہیم قطب شاہ کا زمانہ دیکھا تھا یا اُس کے دربار سے کچھ تعلق تھا۔ البتہ یہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ اُس کا بچپن ابراہیم قطب شاہ کے آخر عہد میں بسر ہوا ہو۔

کیونکہ جس وقت اُس نے یہ مثنوی لکھی ہے وہ مشّاق شاعر تھا جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ اس نے پوری مثنوی بارہ دن میں کہہ ڈالی۔

ایک قیاس اِس مثنوی کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس میں درپردہ سلطان محمد قلی قطب شاہ اور بھاگ متی کے مشہور عشق کی داستان بیان کی گئی ہے۔ وہ واقعہ بھی عالم شہزادگی کا ہے۔ ممکن ہے ایسا ہو، لیکن کتاب سے اس کا کوئی قرینہ نہیں پایا جاتا۔ مثنوی میں جو واقعات بیان کیے گیے ہیں، بھاگ متی کے عشق سے اُن کا کوئی تعلق نہیں پایا جاتا۔ وجہی کا مقصد اس مثنوی کے لکھنے سے بادشاہ کے حُسن و جمال، شجاعت اور لیاقت کی تعریف کرنا ہے اور بس۔

اگرچہ وجہی نے بہت کچھ دعویٰ کیا ہے اور تعلّی کی لی ہے لیکن یہ مثنوی کوئی اعلیٰ پایہ کی نہیں ہے۔ ہاں اس اعتبار سے کہ قدیم ہے اور اُس زمانے کا ایسا مرتّب کلام کم ملتا ہے، قابلِ قدر ہے۔ چند شعر تعلّی کے ملاحظہ ہوں۔

نہ پہنچے نہ پہنچیا ہے گُن گیان میں
سو طوطی منج ایسا ہندستان میں

جتے شاعراں شاعر ہو آئیں گے
سو منج تے طرز شعر کا پائیں گے

دکھن میں جو دکھنی مِٹھی بات کا
ادا نیں کیا کوئی اِس دھات کا

یو بولیا ہوں سب گنج نا رنج ہے
اجھوں میرے دل میں بھوت گنج ہے

جو لک برس کوئی سر لیوے رنج کوں
نہ پاویں کدھیں اس چھپے گنج کوں

ہوا جیو جب شعر یو بولنے
خزینے لگیا غیب کے کھولنے

رتن یو اتھے دل کرے کھان میں
وہاں تے لے آیا ہوں دکّان میں

گہر یو مرے یوں لگے جھمکنے
کہ پانی ہو گئے موتی سیپیاں منے

اگر غوطے لک برس غوّاص کھائے تو یک گوہر اِس دھات امولک نہ پائے

وجہی محمود اور فیروز کا جو اُس سے قبل گزرے ہیں بہت قائل ہی اور اُن کا ذکر بڑی تعریف اور ادب سے کرتا ہی۔ اسی موقع پر خواب میں فیروز کی زبانی اپنی تعریف میں یہ شعر کہتا ہی۔

که فیروز آ خواب میں رات کوں دعادے کے چومے مرے ہات کوں
کھیا ہی توں یو شعر ایسا سرس کہ پڑنے کوں عالم کرے سب ہوس
تو ایسی طرز دِل تے نپجا نوی کہ دُسرے کریں سب تری پیروی
وجہی ترا ذہن جیوں برق ہی تجے ہور بعضیاں میں لی فرق ہی
ترا شعر سُن دل پگلتا ہی یوں کہ پانی تے ابلوج گلتا ہی جیوں
تو وجہی کھیا شعر کی دھات کا ہوا زیاست تج تے مزا بات کا

گو یہ مثنوی اعلیٰ پایہ کی نہ ہو، تاہم اِس میں بعض باتیں بڑی خوبی کی ہیں؛ نمونے کے طور پر چند ایک کا ذکر یہاں کرتا ہوں۔ لیکن پڑھتے وقت یہ بات نہ بھولنی چاہیے کہ یہ مثنوی اب سے تقریباً تین سو چالیس برس پہلے کی لکھی ہوئی ہی۔

(۱) اس کتاب میں وجہی نے ایک باب "در شرح شعر" کے عنوان سے لکھا ہی۔ اِس میں وہ بتاتا ہی کہ شعر کی اصل خوبی کیا ہی اور اُس میں کیا کیا جوہر ہونے چاہییں۔ سب سے پہلی بات وہ یہ کہتا ہی کہ شعر سلیس ہونا چاہیے۔ زیادہ کہنے کی ہوس نہ کر، ایک شعر کہہ پر اچھا کہہ، مگر اس میں کچھ نزاکت ہونی چاہیے۔ پھر وہ کہتا ہی کہ شعر کہنے میں سب سے بڑی مشکل یہ آ پڑتی ہی کہ لفظ اور معنی میں ایسا ربط ہو کہ دونوں مل کر ایک جان ہو جائیں۔ لفظ موزوں

اور منتخب اور معنی بلند ہوں - معنی میں اگر زور ہے تو بات کا مزہ ہی اور ہو جاتا ہے - البتہ اس کا سنوارنا ضروری ہے، مثلاً اگر کوئی محبوب حسین ہے تو سنوارنے سے نورٌ علیٰ نور ہو جائے گا۔ ایک بات بڑی اچھی یہ کہی ہے کہ شعر میں کوئی جدّت ہونی چاہیے۔ دوسروں کی تقلید کرنی آسان ہے لیکن شاعر وہی ہے جو اپنے دل سے نئی بات پیدا کرتا ہے - کہتا ہے کہ میں تو اُس رنگین بات کا قائل ہوں جو دل میں جاکر بیٹھ جائے، جس سے دل میں ولولہ پیدا ہو اور آدمی سُن کر اچھل پڑے -

اب ان باتوں کو خود اس کے الفاظ میں ملاحظہ کیجیے -

کتا ہوں تجے پند کی ایک بات ۔۔۔ کہ ہے فائدہ اس منے دھات دھات
جو بے ربط بولے تو بیتاں پچیس ۔۔۔ بھلا ہے جو یک بیت بولے سلیس
جسے بات کے ربط کا فام نیں ۔۔۔ اُسے شعر کہنے سوں کُچ کام نیں
نکو کر توں لئی بولنے کا ہوس ۔۔۔ اگر خوب بولے تو یک بیت بس
ہُنر ہے تو کُچ نازکی برت یاں ۔۔۔ کہ موٹاں نہیں باندتے رنگ کیاں
دو کُچ شعر کے فن میں مشکل اچھے ۔۔۔ کہ لفظ ہور معنی یو سب مل اچھے
اُسی شعر کو لفظ میں لیائیں توں ۔۔۔ کہ لیایا ہے اُستاد جس لفظ کوں
اگر فام ہے شعر کا تجکوں چھند ۔۔۔ چُننے لفظ لیا ہور معنی بلند
رکھیا ایک معنی اگر زور ہے ۔۔۔ ولے بھی مزا بات کا ہور ہے
اگر خوب محبوب جیوں سور ہے ۔۔۔ سنوارے تو نورٌ علیٰ نور ہے
ہنر مشکل اُس شعر میں یو چ ہے ۔۔۔ کہ تھوڑے اچھیں حرف معنی سولے
یو سب شعر کہتے یو سب شعر نیں ۔۔۔ کہ بولاں کدھر اور معنی کہیں

جو کرتا یکس کا ہنر دیک کر — ہنروند اسے نیں کتے ہے ہنر
نوا دِل تے لیانا ہے مشکل کنا — کہ آسان ہے دیک کر بولنا
ہنروند اُس کوں کھیا جائے گا — جو کوئی اپنے دِل تے نوا لیائے گا
فرق ہے اول ہور آخیر میں — تفاوت اہے نیر ہور شیر میں
دیوانا ہوں میں اُس رنگی بات کا — کہ ہر دل میں جیو ہو کرے ٹھار آ
کہاں بات وو چنچل ہور چلبلی — کہ دل کوں نہواں سوں کرے گدگلی
مری بات سُن بات اِس دھات بول — کہ جیو کوں خوشی ہور دِل کوں کلول
سخن گو وہی جس کی گفتار تھے — اُچھل کر پڑے آدمی ٹھار تھے
شعر بولنا گرچہ اپروپ ہے — ولے فامنا کہنے تے خوب ہے

وجہی کا کلام بہت سلیس، صاف اور ستھرا ہے، البتہ زبان قدیم ہے اور وہ اُس کی اپنی اور اپنے زمانے کی زبان ہے، اس لیے متروک اور قدیم الفاظ اور محاوروں کی وجہ سے ہمیں مشکل معلوم ہوتی ہے۔ بعض بعض مقامات پر اُس نے بعض خیالات بڑی خوبی سے بیان کیے ہیں۔ مثلاً عشق کی تعریف میں چند شعر کہے ہیں مگر خوب ہیں۔ دو ایک مثالیں اور یہاں لکھتا ہوں۔

عطارد نقاش جس سے شہزادہ اپنے عشق کے معاملے میں مشورہ کرتا ہے، اس بات کو بیان کرنا چاہتا ہے کہ دنیا میں حسین بہت سے ہیں، کسی میں کوئی خوبی ہے کسی میں کوئی۔ میں کسے اچھا کہوں اور کسے بُرا۔ سب اپنی اپنی جگہ اچھے ہیں۔ لیکن اصل یہ ہے کہ سب سے حسین وہی ہے جو دل کو بھا جائے۔ وہ حسینوں کو پھول سے تشبیہ دے کر یوں کہتا ہے۔

پھلاں ہور خوباں یو یک ذات ہے — کہ یک رنگ یک روپ یک دھات ہے
کِسے باس ہے ہور کسے رنگ ہے — کسے باس ہور رنگ بھی سنگ ہے
کسی میں سو چھند بند ہور ناز بھوت — کسی میں صورت شکل کا ساز بھوت
کِسے میں بُرا کوں کسے میں سراووں — کہ خوباں ہے شہ خوب سب اپنے ٹھاووں
نہیں باس سنبل کی نرگس منے — جو اس میں اہے سو نہیں اُس منے
نہ یک جنس لک جنس محبوب ہے — جو بھاوے اپس کوں وہی خوب ہے
جو عاشق لبدتا ہے ویک آس تے — وہ کچھ خارج ہے رنگ اور باس تے

(۱۸) شہزادہ جب اپنے باپ سے تلاش معشوق کے لیے جانے کی اجازت مانگتا ہے تو بادشاہ طرح طرح سے اُسے سمجھا کر اس سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور کہتا ہے۔

توں سورہے نکو دور ہو اسمان تے — توں ہیرا اہے نا بچھڑ کھان تے
توں پھُل ہور ہے ٹھانو تج پھول بن — توں سرو ہور جاگا ہے تیرا چمن
توں شاہی کیرے بزم کا شمع ہے — تو جم جیو تج تھے مرا جمع ہے
نکوں کر پریشان دل جمع کوں — نکو توں بجھا جھکتی شمع کوں
جسے یار کہتے سو کئیں یار نیں — اگر ہے تو بھی کوئی وفادار نیں
وفادار سو یار کرتار ہے — توں اُس سات ہو یار اگر یار ہے

یعنے وہ یہ کہتا ہے کہ تو سورج ہے آسمان سے دور نہ ہو۔ تو پھول ہے اور تیرا مقام پھول بن (باغ) ہے، تو سرو ہے اور تیری جگہ چمن میں ہے۔ تو شاہی بزم کی شمع ہے، تو سدا سلامت رہے کہ تو ہی میری پونجی ہے۔ تو اپنے دل کو پریشان نہ کر اور خاطر جمع رکھ اور روشن شمع کو نہ بجھا۔ جسے یار کہتے ہیں وہ کہیں نہیں پایا جاتا

اور کہیں ہی تو وفادار نہیں ۔ اگر کوئی وفادار یار ہی تو وہ خدائے پروردگار ہی، تجھے یاری کرنی ہی تو اُس سے کر۔

(۴) جب شہزادہ رخصت ہوتا ہی تو وہ مقام کسی قدر دردناک ہو جاتا ہی ۔ شہزادہ ماباپ سے کہتا ہی کہ ہیں دل کے ہاتھوں لاچار ہوں اور اب نہیں رہ سکتا ۔ یہ شعر موقع کے لحاظ سے نہایت سچّے اور پُر اثر ہیں ۔

نکلنا کیے گھر سے بھاتا اہی ۔۔۔ منجے دل یو سستی بجاتا اہی
کتا ہیں رکھوں دل کو رہتا نہیں ۔۔۔ یو کیا بھید ہی کوئی کہتا نہیں
بھوت منج کوں لگتا اہی یو عجب ۔۔۔ کہ آدم پہ غالب ہی دل کیا سبب
منجے یاں رھنا بھوت مُشکل اہی ۔۔۔ کہ اِتنا کیا سب سو یہ دل اہی

(۵) ایک مقام پر باغ کی کیفیت اس طرح لکھی ہی :-

یکایک دسیا ایک نزدیک باغ ۔۔۔ ہوا اُس کی باساں نے تر سب دماغ
کہ پاتاں کے پردیاں کو سب پھاڑ کر ۔۔۔ پُھلاں جھانکتے تھے سراں کاڑ کر
دو بازو دو دھر جھاڑ دورست ہو ۔۔۔ پون مدسوں ڈُلتے تھے سب مست ہو
سروداں سو مرغاں کے ناٹے تھے واں ۔۔۔ صُراّیاں کلیاں، پھول پیالے تھے واں
سو رنگ سانولے خوب پاتاں بھرے ۔۔۔ ندیم ہو کے بلبل جو چالے کرے
سو طاؤس پنکھی طوطی کبک ہنس ۔۔۔ پکڑ پیٹ لُڑنے لگے ہنس ہنس
وو سب خوش ہو بلبل کے چالیاں اُپر ۔۔۔ اُچھلتے اتھے مست ہو ڈالیاں اُپر
بھنور جھونڈ ہو بن ہیں گھُمتے اتھے ۔۔۔ سو پھولاں کرے مو کھ چُمتے اتھے
چمن تر نہ شبنم کے ہی آب سوں ۔۔۔ کہ ہوں دھوئے ہیں پھول گُلاب سوں
برگ بار آئے ہیں اس دھات سب ۔۔۔ کہ چُھپ گئے پھلاں کے تلیں پات سب

خزاں کوں نہ تھا آنے اِس ٹھار ٹھار   بہار ہور بھیترا تھا سب بہار

یعنے قریب ایک باغ نظر آیا جس کی خوشبوؤں سے دماغ معطر ہوگئے - پھول، پتّوں کے پردوں کو پھاڑ کر سر نکال نکال کے دیکھ رہے تھے - دونوں طرف پیڑوں کی دو قطاریں تھیں جو ہوا کی مستی سے جھوم رہے تھے - پرندوں کے نالے سرود تھے، کلیاں صراحیاں تھیں اور پھول پیالے تھے - باتونی خوش رنگ سانولی بلبلیں وہاں ندیم تھیں اور طرح طرح کے ناز و انداز کر رہی تھیں جنھیں دیکھ کر مور، طوطے، کبک اور ہنس مارے ہنسی کے لوٹے جاتے تھے - وہ سب بلبلوں کے ناز و انداز سے خوش ہوکر ڈالیوں پر مست ہو ہوکر اچھلتے تھے - بھونروں کے جُھنڈ گھومتے پھر رہے تھے - چمن اوس سے بھیگا ہؤا نہ تھا بلکہ پھولوں نے گلاب سے منہ دھوئے تھے - پھول اور پھل اس کثرت سے آئے ہیں کہ پتے پھولوں کے تلے چھپ گئے ہیں - خزاں کو اس مقام پر آنے کی اجازت نہ تھی اور اندر اور باہر بہار ہی بہار تھی -

عطارد مشتری کے محل میں نقاشی کرتا ہی، اُسی نقش و نگار میں وہ چالاکی سے شہزادہ (قلی قطب شاہ) کی تصویر کھینچ دیتا ہی - جب مشتری نقش و نگار دیکھنے آتی ہی تو اس کی نظر اُس تصویر پر بھی پڑتی ہی اور پہلی ہی نظر میں تیرِ عشق سے گھائل ہوجاتی ہی اور بے ہوش ہوکر گر پڑتی ہی - دائی یہ حال دیکھ کر بہت پریشان ہوتی ہی اور ہوش آنے پر اصرار کرکے پوچھتی ہی کہ یہ کیا ہؤا - پہلے پہل وہ بتانے سے انکار کرتی ہی لیکن جب دائی نے بہت اصرار کیا اور پھسلایا تو جو

بات تھی وہ کہہ دی ۔ دائی بھی تصویر دیکھ کر ششدر رہ جاتی ہی، لیکن نصیحت کے طور پر کہتی ہی ۔

اصل اشعار	مطلب
تو چنچل چتر نار اتنی سی ہی	تو اتنی سی بڑی چالاک اور چلتر باز ہی
بڑی چھند بھری بھوت فتنی سی ہی	تجھ میں بڑے گن بھرے ہوئے ہیں اور بڑی فتنہ ہی
یو کیسا اہی عشق جو توں کری	یہ کیسا عشق ہی جو توں نے کیا ہی
بھلی ہی توں شاباش جو نیں ڈری	شاباش تجھ پر جو ذرا نہیں ڈری
پرت پنت میں تو نوی آئی ہی	محبت کے کوچے میں تو نئی نئی آئی ہی
اجھوں نیہہ کے چرکے نہیں پائی ہی	ابھی تو نے عشق کے چرکے نہیں کھائے ہیں
عشق بازی دھن کچھ نھنا کام نیں	عشق بازی کوئی معمولی بات نہیں
نھنی ہی تو اجھوں تجے فام نیں	تو ابھی بچی ہی تجھے ابھی سمجھ بوجھ نہیں ہی
کچی توں تجے بُد کچی آئی ہی	تو خود بھی کچی ہی اور تیری عقل بھی کچی ہی
کہ کانداں کے نقشاں سوں جیو لائی ہی	کہ دیوار کی نقاشی سے دل لگایا ہی
توں اس نقش سو عشق سازی اہی	تو نے اس نقش سے عشق بازی کی ہی
یو نیہہ نیں ہی طفلاں کی بازی اہی	یہ عشق نہیں ہی بچوں کا کھیل ہی
عشق کیا ہی کر کے پچھانی ہی توں	تو نے عشق کیا سمجھ کر کیا ہی، کیا
گڑیاں کا مگر کھیل جانی ہی توں	تو اسے گڑیوں کا کھیل سمجھی ہی
انگے عشق کیا ہی سو جانے گی توں	عشق کیا ہی یہ آگے چل کر معلوم ہوگا
بڑی ہوے گی تو پچھانے گی توں	بڑی ہوگی تو سمجھے گی کہ یہ کیا ہی
توں صورت ستی جیو کیا لائی ہی	تو نے صورت سے کیا دل لگایا ہی

توں صورت منے معنی کیا پائی ہی	تونے صورت میں کیا جوہر دیکھا ہی
اگر معنی سوں جیو توں لائے گی	اگر تو حُسن سیرت سے دل لگائے گی
تو صورت تھے پھل بھی توں کچ پائے گی	تو پھر صورت سے بھی کچھ پھل پائے گی

اس کے جواب میں مشتری کہتی ہی کہ میں نے اس صورت میں کچھ حُسنِ سیرت بھی دیکھا ہی تبھی تو اس سے دل لگایا ہی۔ میرا تو یہ حال ہی اور اُس پر تو میرے پیچھے پڑی ہی۔ سچ ہی دنیا میں کوئی کسی کا نہیں۔ تیری یہ دلسوزی مجھے اچھی نہیں لگتی، میں دیوانی ہوں مجھے پند نہیں بھاتی۔ غرض اس طرح کہتے کہتے آخر میں یہ کہتی ہی۔

اصل	مطلب
غرض ایسی باتاں سے کیا ہی تجھے	تجھے ایسی باتوں سے کیا حاصل
نصیباں منے تھا سو انپڑیا مجھے	جو میرے نصیبوں میں تھا وہ مجھے ملا
نہ کوئی عشق کوں لانہارا اہے	عشق کسی کے لانے سے نہیں آتا ہی
کہ یو عشق آپے آنہارا اہے	یہ تو خود بخود ہی آتا ہی
جہاں عشق ہی واں ہی حیران سب	جہاں عشق ہی وہاں سب حیران ہیں
اقل ہور فہم سُدّبد گیان سب	عقل فہم سُدبُد علم سب جاتے رہتے ہیں
نہ جاسی پرت منج تے اب چھوٹ کر	اب محبت مجھ سے نہیں چھوٹ سکتی
کہ دل لے گیا ہی مرا لوٹ کر	وہ میرا دل لوٹ لے گیا ہی
یو فریاد میں کس کنے جا کروں	اب میں اپنی فریاد کس کو جا کر سناؤں
نہ ہونا اتھا ہور ہوا، کیا کروں	جو نہ ہوتا وہ ہو گیا، اب کیا کر سکتی ہوں

اس میں خوبی یہ ہی کہ دونوں کی گفتگو موقع کے مناسب اور

موافق فطرت ہی اور کسی قسم کا تصنّع یا تکلّف نہیں پایا جاتا۔ اس قسم کی باتیں وہ بے تکلفی سے کئی جگہ لکھ گیا ہی مثلاً

مطلب	اصل
جب عاشق عاجز ہوکر نیاز دکھاتا ہی	جو عاجز ہو دکھلاے عاشق نیاز
تو معشوق ناز سے ٹیڑھی بیڑھی باتیں کرتا ہی	تو معشوق کرتا ہی تیڑ پیچ ناز
کہ حسینوں میں اس قسم کی عادت ہوتی ہی	کہ خوباں ہیں عادت سو اِس دھات ہی
یہ بات چھپی نہیں سب جانتے ہیں	چھپی نیں ہی مشہور یہ بات ہی

شہزادے کے ہجر میں مشتری کی بیتابی اور اس کی آہ و فریاد کا بیان خوب لکھا ہی۔

مطلب	اصل
وہ بے مثل نوجوان شہ کہاں ہی	کہاں ہی وہ شہ نرملا نوجواں
وہ گن بھرا ہنر کا گنج کہاں ہی	کہاں ہی وہ شہ گونتا گن ندھاں
وہ دلکش چال والا محبوب کہاں ہی	کہاں ہی وہ لالن مٹھی چال کا
وہ لمبے بالوں والا معشوق کہاں ہی	کہاں ہی وہ ساجن لنبے بال کا
وہ چنچل چالاک دل رُبا کہاں ہی	کہاں وہ چتر چنچلا من ہرن
وہ باسلیقہ اچپل کہاں ہی	کہاں وہ سگھر اچپلا ہی سجن
مجھے نہ دن کو سکھ ہی نہ رات کو	نہ مُنج دیس ہی سُکھ نہ مُنج رات
نہ معلوم شہ کس کے ساتھ عیش کر رہا ہی	نجانوں کہ گمتا ہی شہ کس سنگات
اگر اس کے ساتھ کوئی عورت ہی تو میں	جکوئی نار اُس کن ہی اُس نار تھے
یہیں سے اُس عورت پر رشک کرتی ہوں	منجے رشک آتی ہی اِس ٹھار تے
میری آنکھیں تیرے دیدار بغیر جل بجھی ہیں	ہوے جل سُجل نین دیدار باج

بکیلی کدھاں لگ رہوں یار باج
اب میں یار کے بغیر اکیلی کب تک رہوں

رتن تھے سو تن پر انگارے ہوے
تن پر جو جواہر ہیں وہ انگارے معلوم ہوتے ہیں

کہ مکھ چاند آنجھو سو تارے ہوے
چہرہ چاند اور آنسو تارے ہیں

ہریک روں میرے تن پہ جیوں ناگ ہے
میرے تن کا ہر ایک رُواں مثل ناگ کے ہے

سُنا تھا اول سو اتال آگ ہے
پہلے سونا تھا اور اب آگ ہے

کہی شاہ کے تیں سودھن یاد کر
اس حسینہ نے شاہ کو یاد کرکے کہا

دُکھیا جیو میرے کوں ٹک شاد کر
کہ اے شہ مرے دُکھے دل کو شاد کر

مُنجے تیرے ملنے کی لئی آس ہے
مجھے تیرے ملنے کی بہت آس ہے

کہ تن منج کنے جیو تج پاس ہے
میرا تن تو میرے پاس ہے اور دل تیرے پاس

چھڑا مُنج برہے کے تو جنجال تھے
تو مجھے فراق کے جنجال سے چھڑا

توں غافل نکو اچ مرے حال تھے
اور میرے حال سے غافل نہ رہ

کیا ہے برہ زیاستی داد دے
فراق نے مجھ پر ظلم کر رکھا ہے تو داد کو پہنچ

پریشان ہے جیو دل شاد دے
میرا دل پریشان ہے تو اُسے شاد کر

کہ کوئی داد دیسی نہ تج باج مُنج
کیونکہ تیرے سوا کوئی میری داد کو پہنچنے والا نہیں

عجب کام آکر پڑیا آج منج
مجھ پر اب بُرا وقت آ پڑا ہے

محبت میں جو زیاست سو زیاست ہے
بڑا وہی ہے جو محبت میں بڑا ہے

کہی بات میں راست ہور راست ہے
میں نے یہ سچی بات کہی ہے اور یہ سچ ہے

تشبیہیں اور استعارے بھی بہت صاف اور دلچسپ لکھے ہیں۔ مثلاً زُلفیں چہرے پر بکھر گئی ہیں تو اُن کالے بالوں میں دو آنکھیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے دو مچھلیاں جو جال میں پھنس گئی ہوں،

اچھیں نین اِس کیس کالے منے
کہ مچھلیاں دو سنپڑیاں ہیں جالے منے

اسی کی تشبیہ ایک دوسری طرح بیان کرتا ہی کہ آنکھیں بالوں میں اس طرح چمکتی ہیں جیسے بادلوں میں بجلی،

اُچھلتیاں ہیں بجلیاں ابھالاں تلے
کہ نیناں جھلکے ہیں بالاں تلے

معشوق کے بدن پر گوہر ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے سرو پر جگنو،

سو دھن کے تن اوپر دسے یوں گہر
کہ بیٹھے ہیں جگنے مگر سرو پر

معشوق گھوڑے پر سوار ہوتی ہی تو اس کی کئی تشبیہیں دی ہیں جیسے دھنوئیں میں روشن انگارہ یا ناگ کے سر پر من یا جیسے کوّے پر مور بیٹھا ہو یا جیسے اندھیری رات میں مشعل۔

ہوئی سار شبرنگ ترنگ ہردو نار
دھوئیں میں اچھیں جیوں جھمکتا انگار
پدم جگمگے جوت سوں ناگ پر
کہ طاؤس بیٹھا مگر کاگ پر
سو شبرنگ ترنگ پر اچھے ناریوں
کہ مشعل دسے رات اندھاری میں جیوں

پیٹھ پر پڑی ہوئی چوٹی کو لکھتا ہی کہ گویا تختی پر خط ثلث کا الف ہی:

رہی چوٹی یوں پیٹ پر چھب سوں آ
پٹی پر اچھے جیوں الف ثُلث کا

ایک جگہ لکھتا ہی کہ بادشاہ کے انصاف سے دکھن ایسا آباد ہی جیسے پانی سے چمن،

بسا شہ کے انصاف تے یوں دکھن
کہ بستا ہے پانی سے جوں پھول بن

کہیں کہیں دکھنی یا عام ضرب الامثال بھی استعمال کی ہیں مثلاً

یہ قصّا وہ مسلا ہوا دکھنی
بھروسے کرے بھینس کٹڑا جنی

یا

وہ قصّا کہ مسکے کوں دانت آئے ہیں

یا

کوا کھودے پر کاج اپنے ڈُب مرے

یا

اگے بائیں ہے ہور پیچھیں کوا

قدیم دکھنی شاعر شعر کے وزن کی خاطر لفظ کو بُری طرح توڑ مروڑ دیتے ہیں۔ ضرورت شعری ایک چیز ہے لیکن یہ حضرات حد سے تجاوز کر جاتے ہیں۔

ان کے ہاں حرف کا گر جانا معمولی بات ہے جیسے

توں آدم کے فرزند کوں کھانے مدام
ہنر سیک ہنروند ہوا سب منے

ان دونوں مصرعوں میں د گرجاتی ہے۔

جکوئی یار سوں اختیار ہوے گا

اس میں ک صاف اُڑگئی ہے

مجھے سوں ہو اُس رنگ بھرے گال کی
دو رنگ تھے آسے رنگ سیہ ہور سفید

ان دونوں مصرعوں میں گ غائب ہے۔ غرض اس قسم کی مثالیں بہت ہیں۔

حرکات و سکنات میں بے تکلف ردّوبدل کر دیتے ہیں۔ مثلاً اس مثنوی میں آپ دیکھیں گے کہ عقل، فکر، وقت، صبح، مرد، عشق، اصل، شرم، شرط، طرز، درد، شعر کے درمیانی حروف کو فتح کے ساتھ استعمال کیا ہے، اسی طرح جہاں فتح ہے وہاں ساکن کر دیتے ہیں جیسے غرض کو غرْض۔

اسی طرح وہ ضرورت کے وقت امالہ اور حذف کو بھی کام میں لاتے ہیں، مثلاً

کروڑ	کو	کُرڑ
عطارد	"	عطارید
بسر	"	بسیر
سورج	"	سورتج
تُنج	"	تنّج، تورج
سُچ	"	کچھّ، کوئچ
بغیر	"	بغر

بعض اوقات لکھتے تو پورا لفظ ہیں مگر پڑھتے اُسے حذف کے ساتھ ہیں جیسے کوئی کوکئی یا صورت کو صُرت۔ یہ سب ضرورت شعری میں داخل ہیں۔

قدیم دکھنی شاعروں اور ادیبوں میں ایک بات اور پائی جاتی ہے
کہ لفظ جیسے وہ بولتے ہیں ویسے ہی لکھتے بھی ہیں - جیسے :-

ملما	بجائے	ملمع
اخل	"	عقل
صفے	"	صفحے
خیریز	"	خارج
وخت	"	وقت
منا	"	منع
نخش	"	نقش
مستید	"	مستعد
نفا	"	نفع
وضا	"	وضع
ملاذا	"	ملاحظہ

قدیم دکھنی کتابیں پڑھتے وقت ایک بات کا اور خیال رکھنا چاہیے کہ اُس وقت بہت سے الفاظ کا تلفظ آج کل کے تلفظ یا تحریری صورت سے مختلف تھا - مثلاً ان کی ماضی مطلق میں آخری اَ سے پہلے یَ ضرور ہوتی ہے جیسے ملیا ، رھیا ، سُنیا وغیرہ ، لیکن ان لفظوں کے تلفظ میں یَ کا تلفظ الگ نہیں ہے بلکہ یہ یائے مخلوط ہے اور اپنے پہلے حرف سے مل کر بولی جاتی ہے یعنے اس طرح کہ وزن میں ملا اور ملیا ، سنا اور سنیا ایک ہوں گے -

یہی حال جمع کا ہے - دکھنی جمع اں سے بنتی ہے جیسے

(ہاتھی) بڈھیاں (بڈھے) وغیرہ - ان کی تی بھی مخلوط
نے چاہیے -

اگر ان چند باتوں کا خیال رکھا جائے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہی تو بعض مصرعے جو بظاہر ناموزوں معلوم ہوتے ہیں ناموزوں نہیں رہیں گے -

مثنوی کے بیان میں موقع موقع سے چند غزلیں بھی آگئی ہیں یہ غزلیں خود وجہی کی ہیں - ان میں زبان اور خیال دونوں اعتبار سے ہندی کا پورا اثر پایا جاتا ہی - زبان سادہ اور شیریں ہی، الفاظ زیادہ تر ہندی ہیں اور بعض فارسی عربی لفظوں کو ہندی لب و لہجے میں ڈھال کر ہندی بنالیا ہی - عاشق عورت ہی اور مرد معشوق - فارسی ہندی الفاظ کا تناسب ایک اور اڑھائی کا پڑتا ہی - اور یہی ساری مثنوی کا حال ہی - یہ گویا اردو کی ابتدائی ترقی یافتہ صورت ہی -

اس مثنوی سے ایک یہ بات بھی معلوم ہوتی ہی کہ وہ اپنا تخلص "وجہی" اور "وجیہی" دونوں طرح لکھتا ہی -

یہ مثنوی میں نے دو نسخوں سے مرتب کی ہی - ایک قلمی نسخہ میرے پاس ہی جو بہت پرانا معلوم ہوتا ہی لیکن ناقص اور نامکمل ہی اور اول و آخر اور بیچ بیچ میں سے ورق غائب ہیں - دوسرا نسخہ برٹش میوزیم لندن کا ہی جس کا عکس منگا لیا گیا تھا - ان دونوں نسخوں سے مقابلہ کرکے یہ نسخہ ترتیب دیا گیا ہی - چونکہ میرا نسخہ ناقص ہی اس لیے بعض لفظ اور بعض مصرعے صاف نہیں ہوسکے اور جیسے برٹش میوزیم کے نسخے میں تھے ویسے ہی لکھ دیے گئے

جہاں تک میرے نسخے نے ساتھ دیا تصحیح میں دقّت نہیں ہوئی۔

میرے نسخے کی دو خصوصیتیں قابل ذکر ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ زیادہ بڑا ہے یعنے اس میں بعض بیان ایسے ہیں جو برٹش میوزیم کے نسخے میں نہیں۔ مثلاً سفر میں شہزادے کو جو مہمیں پیش آئی ہیں وہ لندن والے نسخے میں صرف دو ہیں، اژدہے اور دیو کی لڑائی۔ لیکن میرے نسخے میں سیمرغ کا بھی مقابلہ ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی مقامات میں اضافہ ہے۔ اگر یہ بیانات مکمل ہوتے تو میں مثنوی کے متن میں شامل کر دیتا، اس لیے مجبوراً جتنا حصہ موجود ہے وہ ضمیمے کے طور پر اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بعض بعض مقامات پر اشعار بھی زیادہ ہیں، وہ شعر داخل کر دیے گئے ہیں اور اُن کے شروع میں (ن) لکھ دیا گیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ میرے نسخے سے لیے گئے ہیں۔ میرے نسخے میں ایک غزل بھی زائد نکلی جو داخل کر دی گئی ہے۔ کتاب کے حاشیے میں جو لفظ دیے گئے ہیں وہ میرے نسخے میں ان لفظوں کا بدل ہیں جو برٹش میوزیم کے نسخے میں ہیں اور پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ میرے نسخے کے لفظ زیادہ مناسب اور برمحل ہیں۔ ایک دوسری خصوصیت میرے نسخے کی یہ ہے کہ اُس کا رسم خط عجیب قسم کا ہے۔ خط نسخ ہے لیکن الفاظ میں اکثر حروف علت کا کام اعراب سے لیا ہے۔ خصوصاً اُن حروف علت کے لیے جو لفظ کے آخر میں آتے ہیں۔ مثلاً اس مصرع کو "جو بے ربط بولے تو بیتاں پچیں" یوں لکھا ہے "جوبِ ربط بولِ توں بیتاں پچیں"

میں نے اس رسمِ خط کا عکسی نمونہ بھی کتاب میں دے دیا ہے۔

چونکہ کتاب قدیم زبان میں ہے، اس میں بہت سے نامانوس اور غریب الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کا سمجھنا دشوار ہے، خاص کر ٹھیٹ دکنی لفظ جن کا سمجھنا سب سے مشکل ہے۔ اس لیے کتاب کے آخر میں ایسے الفاظ کی ایک فرہنگ بھی لکھ دی ہے۔

باوجود احتیاط کے چھپنے میں غلطیاں رہ گئی ہیں۔ بعض غلطیاں ایسی ہیں جو چھپنے کے بعد معلوم ہوئیں۔ اس لیے غلط نامہ بھی آخر میں لگا دیا گیا ہے۔ قدیم زبان کی کتابوں کا صحیح چھپنا ویسے بھی دشوار ہے۔

عبدالحق

آنریری سکریٹری انجمن ترقیٔ اُردو

حیدرآباد دکن

یکم اگست ۱۹۳۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہٖ نستعین

حمد

توں اول توں آخر توں قادر اچھے — توں مالک توں باطن توں ظاہر اچھے
توں محصی توں مبدی توں واحد سچّا — توں توّاب توں رب توں ماجد سچّا
توں باقی توں مقسم توں ہادی توں نور — توں وارث توں منعم توں بر توں صبور
توں ستار ہور توں سو جبّار ہے — توں وہّاب ہور توں سو قہّار ہے
توں رزّاق ہے ہور توں تجھیں عظیم — توں فتّاح ہے ہور توں تجھیں علیم
توں قدّوس ہے ہور توں تجھیں سمیع — توں قیّوم ہے ہور توں تجھیں بدیع
توں رافع اچھے ہور توں تجھیں علی — توں جامع اچھے ہور توں تجھیں ولی
تجھیں ہے ملک ہور توں تجھیں سلام — تجھیں ہے مہیمن توں تجھیں نیکنام
تجھیں ہے معز ہور توں تجھیں بصیر — تجھیں ہے مذل ہور توں تجھیں خبیر
تجھیں حافظ ہے ہور توں تجھیں حبیب — تجھیں حق اچھے ہور توں تجھیں منیب
تجھیں ہے خلیل ہور توں تجھیں کریم — تجھیں ہے عزیز ہور توں تجھیں حکیم
تجھیں باسط ہے ہور توں تجھیں قریب — تجھیں قابض ہے ہور توں تجھیں مجیب
تجھیں ہے لطیف ہور توں تجھیں غفور — تجھیں ہے حفیظ ہور توں تجھیں شکور
تجھیں ہے حلیم ہور توں تجھیں شدید — تجھیں ہے قوی ہور توں تجھیں مجید
تجھیں حیّ ہور توں تچ ستّار ہے — تجھیں محی ہور توں تچ غفّار ہے

تُجھیں واحد ہے ہور تو تُجھیں احد ۔۔۔ تُجھیں مُقسط ہے ہور تو تُجھیں صمد
تُجھیں ہے وکیل ہور تو تُجھیں شہید ۔۔۔ تُجھیں ہے مُعید ہور تو تُجھیں حمید
رؤف ہور رشید ہور مانع تُجھیں ۔۔۔ ودود ہور غنی ہور نافع تُجھیں
کبیر ہور واسع ہے سبحان توں ۔۔۔ کریم ہور رحیم ہور رحمان توں
ممیت ہور متیں مغنی ہور جبار توں ۔۔۔ مقدم مؤخر ہے کرتار توں
اہے توں اتھا توں اچھیگا تُجھیں ۔۔۔ رچے توں رچیا توں رچیگا تُجھیں
ہمیں عین توں اس ہیں ہے عین نور ۔۔۔ توں نزدیک ہمارے ہمیں تجتے دور
گمے رات دن یوں ہمن سنگ توں ۔۔۔ کہ جیون نیر ملکر اچھے رنگ سوں
توں اچھپا اہے جیو جیوں دل بھتر ۔۔۔ ہمیں ڈھونڈتے تج کدھر کا کدھر
بتا توں[1] ہے نزدیک جانے نہ کوئی ۔۔۔ قدیم آشنا ہور پچھانے نہ کوئی
تجے فام سنے فام کا کام نیں ۔۔۔ ترے کام کچھ فام کوں فام نیں
یہاں عشق دا گم پریشان ہے ۔۔۔ یہاں خیال ہور وہم حیران ہے
سماسات شُد سٹ پریشان ہو ۔۔۔ تجے ڈھونڈتے پھرتے حیران ہو
زمیں سُست ہوی یوں جو ہلتی نہیں ۔۔۔ ہوے پانو ماندے جو چلتی نہیں
سورج چاند تارے نہ چک ٹھیرتے ۔۔۔ تو کاں ہے تجے ڈھونڈتے پھیرتے
وے کون جانے کے توں کاں اہے ۔۔۔ تُجھیں جانتا ہے اپی جاں اہے
تیری قدرت آنگے ہے زرے تے کم ۔۔۔ عرش ہور کرسی و لوح و قلم
اچھے تج سمد بیچ سیپیاں سماں ۔۔۔ دھرت سات باونڈ نو آسماں
بنایا گھراں اسیں سپے[2] دھات کے ۔۔۔ ستاریاں تے آسلے اتم ذات کے
اپے پارکی ہور اپے مشتری ۔۔۔ اپے ہے غواص ہور اپے جوہری
اپی شہر آنچ بازار ہے ۔۔۔ اپے تج آپی خریدار ہے

---

(۱) تجکوں (۲) سے

وہی ایک کرتا ہے بہوت بھات بھیس — کدھیں رات ہووے کدھیں ہوئے دیس

اپی دیس ہے ہور آپیچ رات — اپی جھاڑ ہے ہور آپیچ پات

اپی پھول اپی پھل اپی بن اہے — اپی چاند اپی سور اپی گگن اہے

غرض ایک آپیچ سب ٹھار ہے — اسی نور کا سب ہیں جھلکار ہے

خدایا بڑا توں بڑائی ہے تج — ہمیں سب بندے ہیں خدائی ہے تج

بنایا توں آدم کوں بہوچاؤسوں — سو خاک ہور اگن پانی ہور باؤسوں

ملنہار بکٹھار نہیں ہے یو چار — ترے ڈرتے ملکر رہے ایک ٹھار

کرے آگ کوں پانی پانی کوں آگ — کوے کوں سو ہنس ہور ہنس کوں سو کاگ

خدا ہے توں یو کام تجکوں سہائے — کہ جیوتے کوں مارے موے کوں جلائے

کہ بس دیکہ[1] نیں مانتا ناگ کوں — رکھیا ہے توں پانی منے آگ کوں

بنایا مشک مِرگ کی ناف میں — دیا رزق سیمرغ کوں قاف میں

پھونک کوں خورش جب توں بارا کیا — سمندر کے تئیں آگ چارا کیا

بھلے اور برے کوں دیا رزق اپار — کہ جیوں نیر برسے بدل ٹھار ٹھار

وسے مینہوں بی کیں پڑے نا پڑے — ترا رزق سب کوں سدا آنپڑے

بندیاں کوں کسی بات کا غم نہیں — بھریا ہے خزانہ ترا کم نہیں

توں جھاڑاں کوں کپڑے دیا سبز پان — معلق رکھیا ہے زمین آسمان

دیوا کر چندر سورج کرن ان کوں — دیا پاو جگ کے شبستان کوں

پتنگ کوں دیپے کا پرت لائیا — کمل پر توں بہونرے کوں لبدائیا

دیا بید تیں[2] بجہ بجن نار کوں — چھپا کر رکھیا بیج میں جھاڑ کوں

ہر یک بن کے ڈر باکے تئیں جگ اوڈھا — خزاں قفل کیتا ہے کیلی بہار

توں آدم کے فرزند کوں کھانے مدام — دہرت ہور انبر دیا خوش انام

---

(۱) دیسے سکے (۲) رسکے لطفے مرکی، ... اطاکی

عجب تیری قدرت کیرے کام ہے — سمجھنے دو قدرت کسے فام ہے

تیرا شکر واجب ہے ہر دم اپار — کیا نعمتاں جگ پہ نازل ہزار

سکے کون تیرا شکر سار نے — ہے قدرت کسے یاں جو دم مار نے

جگچ ہے سو تیری چھپی حکمتاں — سکے فام[1] نے عقل سوں کوئی کہاں

اگر جو کرم ہوے تیرا اُس اُپر — چھپی حکمتاں ہوے عیاں اُس اُپر

سکت ہے تجے توں جگت کا دھنی — کیا جائے تجکوں دھنی ہور غنی

تجا دل کی انکھیاں سوں دیکھوں جدھر — کہ تج بن نہیں کوچ پڑتا نظر

جے چیز اپنی قدرت تے پرگٹ کیا — سو رہنے اپس ٹھار ہر گھٹ کیا

ترا مر......[۱] جگ ہیں بھرپور ہے — ہر یک ٹھار روشن ترا نور ہے

کہ توں نیٔں سو کوئی ٹھار دستا نہیں — نہ یک ٹھار ہے توں اچھے ہر کہیں

بندیاں پر ہے تیرا کرم ایک دھات — ہے تیری نظر سب پہ ہر ایک سات

کرم سب بندیاں پر کرنہار توں — میا سب پہ یکر نگ دھرنہار توں

کیا ہے نہیں کر کریما کرم — بقا کوں بقا ہور عدم کوں عدم

دکھایا بقا کوں عدم ہیں سٹے توں — بنایا[2] ہے شادی کوں غم ہیں تے توں

توں صاحب حکم سب پہ دھرتا اچھے — جگچ کرنے منگتا سو کرتا اچھے

مُنجے بے نیازی دے دو جگ منے — مُنجے سرفرازی دے دو جگ منے

در مناجات باری تعالیٰ جل جلالہٗ

مہربان صاحب غنی ایک توں — کرم کی نظر سوں مُنجے دیک توں

کمینا بندا سب تے کمتر ہوں ہیں — گہر کر مُنجے توں کہ کنکر ہوں ہیں

اگر نور تیرا سٹے چک پہ شتاب[3] — عجب نیٔں جو کنکر ہوئے آفتاب

---

[۱] یہاں لفظ مٹ گیا ہے۔ غالباً "معرفت" ہوگا۔

(۱) فانئے (۲) نپاتا ہے (۳) شہاب

مرے دل کوں روشن کر اپ نور تے — تجلّی دے اگلا چندر سور تے
نہیں مجکوں آدھار تجُ باج کوئی — میا ونت داتا تجُ باج کوئی
خدایا مُنجے خیر دے شر ستی — نڈر کر بڑیاں کے بڑے ڈر ستی
نڈر[۱] سب تے کر درنوں اپنا دلا — دو جگ بیں مُنجہ اپنا توں چپنا دلا
الٰہی الٰہی گُنہ گار ہوں — گناہاں ہیں اپنے گرفتار ہوں
گُنہ کی گرفتاری تھے دور کر — ثواباں سوں توں مُنج کوں پُر[۲] نور کر
عمل کا تو نیں گنج کچھ میرے پاس — ولے تیری بخشش کی ہے بھوت آس
گنہ گار بندے ہمیں نکار تھے — بہر آئیں کیوں تیرے اپکار تھے
جو توں بول بھیجیا سو سب ساچ ہے — ہمیں نیں سُنے چوک ہمارا چ ہے
خلاصی دے مُنج جگ کے جنجال تے — توں غافل نکو اچھ میرے حال تے
گنہ گار ہمیں سب گنہ گار ہے — تُجکُج توں کرے سو سزاوار ہے
سچا ایک صاحب ہے سُبحان توں — کہ ما باپ تھے ہے مہروان توں
گناہاں تے میرے مُنجے رُچہ نہیں — جو توں بخشنے آئے تو کچُہ نہیں
جو جوش آئے دریا تیرے پیار کا — گنہ دھو سٹے تل بیں سینسار کا
ہمن پاپ تے پُن ترازیا ست ہے — نہیں شک کچ اس بیں کہ یوراست ہے
خدا کوں تُجکُج کام بھاتا اہے — سو مُنج ہات تے نیں ہوآتا اہے
تخم خوب نیں کُچ ہمن کِشت میں — عمل ایسے کیوں جانگے بہشت بیں
توں بخشیا ہے بھی ہور بخشائے گا — گنہ گار کوں بہشت میں لیائے گا
مُرادہے ہر ایک خوب ہور زشت کا — کہ دیکھیں تماشا تری بہشت کا
دلا مُنج میرے دل کے مقصود توں — کہ مولا سچا ہور معبود توں
تیرا اشکر ہمنا تے کیا ہوئے گا — توں دھویا گناہاں سو بھی دھوئے گا

---
(۱) نڈر (۲) سنپور

تہیں ایک آپیچ سب کا ادھار   تہیں ایک ساچا ہے پروردگار
تہیں ایک پرگٹ ہے ہر شے سنے   تہیں ایک اچھپا اچھے سب سنے
رھیا یوں توں آدم کے دل تنگ ہیں   کہ جیوں آگ پنہاں اچھے سنگ میں
عبادت کی چکمک و کف صدق اپار   ملا قلب کے سنگ سوں ایک ٹھار
جو تینوں لو ملکر اپچے ڈھنگ سوں   چھپی آگ پرگٹ دسے سنگ سوں
دیوا دل بتی دم مندھر جسم ہے   اگن جیو ہور تیل تج اسم ہے
بڑی باو تے بیک کدھن رکھ اسے   جتن رکھ جتن رکھ جتن رکھ اسے
کہ سب کوں سنبھالن ہارا ہے توں   دو جگ جیو کا پیو پیارا ہے توں
خوشی آواز فی کوں کیا ہے تہیں   سو نر جیو کوں جیو دیا ہے تہیں
اگر نی کوں جیو نہیں تو کیوں بولتی   چھپے راز کے پردے کیوں کھولتی
سمج دیک ای دل توں دک فکر سوں   نکو غافل آپچ اس کرے ذکر سوں
کسے جیو نے کا نت پتیارا اچھے   کہ جیو جس کوں کہتے سو پیارا اچھے
نکو بھول توں جگ کے اس چاو پر   پتیارا کیا نہیں کنے باو پر
دغا دیتے شیطان اس شہر میں   شکر کوں ملا کر رکھیا زہر میں
بھلاتی ہے دنیا بہوت ساز سوں   نکو بھولا اس دغا باز سوں
وفا نیں کرے پو اچھوں کس ستی   کہ ہرگز وفا نیں ہوا اس ستی
دغا دے گی تج توں دغا کھا نکو   مسلم اسے سو[1] تج بھولا نکو
جو جیو لا یگا تو خدا سوں لگا   محمد نبی مصطفیٰ سوں لگا
دو دن اس دنیا میں توں اچ اس اصول   کہ تج تے خدا خوش اچھے ہور رسول
ارے دل توں غفلت میں تے بھار ہو   کتا سوے گا ٹک توں ہشیار ہو
تج اس پنت میں کیوں نیند آتی اچھے   دنیا رہگذر عمر جاتی اچھے

---

(١) بی اس سوں توں

توں مست ہے دنیا کا خبر نیں تجے　　خبر لے خبر ہو اگر نیں تجے
توں غافل ہے آچل مری بات میں　　سنپڑتا ہے کی حرص کے ہات میں
ہوا حرص جو دور کرتے اہیں　　بڑا مرتبا سب میں دھرتے اہیں
جو تج حکم مہ تا بہ ماہی اچھے　　سلیمان کی پادشاہی اچھے
نکو توں غروری سوں مغرور ہو　　ہوا حرص کے ہات تے دور ہو
ہمیں باٹ سار و تمن یاں اسے　　رناواں ہمارے گھراں واں لسے
بکٹ گھاٹ سنبھال اُس گھاٹ میں　　کینے گھر گیا نیں اجھوں باٹ میں
دنیا باٹ مایا سو ایمان ہے　　وہاں باٹ پاڑو سو شیطان ہے
چُھپا کر جتن رکھ تو ایمان کوں　　سنچر نے نکو واں دے شیطان کوں
توں دو کام کر جو تجے کام آئے　　کہ پچتیا کر آخر توں جیفی نہ کھائے
دنیا میں توں آیا تو کچ کام کر　　خدا کوں جو بھاتا ہے سو کام کر
کہ دائم رہنے کا نہیں ٹھاریاں　　نہیں کوئی آیا ہے دوباریاں
جُکچ یاں تھے سنگات لے جائے گا　　دوگن ترگن اس کا توں واں پائے گا
سکے گا توں کوشش کر اس بات میں　　جو کچ خوبی آوے ترے ہات میں
توں اس کی عبادت میں دن رات اچ　　توں اس کا ہوا کیچ سنگات اچ
نکو چھوڑ صاحب کی خدمت توں کر　　کہ خدمت تے ہوتا ہے پیارا نفر
مشارے کوں حاضر ہو نوبت چکائے　　نفر چاکری چور کیا کام آئے
خدا حق ہے حق کوں نکو توں بسار　　کہ مرنا ہے حق ہور جینا اُدھار
خدایا توں مُنج پر دیا دِشت دھر　　ترا پیار یکدھانت ہے سب اُپر
سرافراز سب کوں کر نہار توں　　کہ دھرتا میا ہور دھر نہار توں
تُہیں حُسن کوں جگ میں نپجائے کر　　کریا عشق کوں عاشق اس کے اُپر

چھپایا ہے یو دو ہیں اپناتوں راز — یکسکوں دیا ناز یکسکوں نیاز
جو عاشق سچا ہور جانباز ہے — عیاں اُس اُپر یو چھُپیا راز ہے
دے مُنج عشق مجنوں سے دیوانے کا — پلا مد محبت کے میخانے کا
محبت کیرا مد جو پیتا اَہے — مرگ اس کوں نیں جم وہ جیتا اَہے
محبت کی مد کوں پلاتوں مُنجے — نکو مار دائم جِلا توں مُنجے
جو جگ ہیں سدا کال جیتا اچھوں — محبت کیرے مد کوں پیتا اچھوں

نعت

محمدؐ نبی ناؤں تیرا اَہے — عرش کے اُپر چھاؤں تیرا اَہے
کہ چودہ مُلک کا توں سلطان ہے — علی سا تیرے گھر ہیں پردھان ہے
اسی ہور یک لاک پیغمبر آئے — دلے مرتبا کوئی تیرا نہ پائے
چھپیا نور سب کا ترے نور انگے — کہ جیوں تارے چھپتے اَہے سورانگے
مسیحا بندا آج تُج راز کا — معلّم اہے نوح تُج جہاز کا
خدا سوں گئے توں جہاں ای خلیل — نہ عیسا وہاں آئے نا جبرئیل
عرش کرسی تج گھر ہے در آسماں — توں سورج ہے بادل ترا سایہ بان
ملایک اہیں جیتے اسمان میں — رہیں رات دن سب ترے دھیان میں
توں سلطان مصحف علم ہے ترا — نبیاں ہور ولیاں سب حشم ہے ترا
اول ہور تھا دین اب ہور ہوا — محمد تے یو دین در زور ہوا
بندے ہو کے خدمت کریں تیرے گھر — ازل ہور ابد ہور قضا ہور قدر
ترا دین جس دن تے پرگٹ ہوا — سو اُس دن تے سب کفر تلپٹ ہوا
محبت مروت وفا ہور حلم — حلیمی سلیمی عمل ہور علم

توں پیدا ہُوا یو ہو پیدا ہُوے — اول یو نہ تھے تج تے پیدا ہُوے
پتیاں خصلتاں خوب ہے کس منے — غضب ہور غصّہ نہیں جس منے
نود نو ہیں تج نانو یک نانو نیں — توں رب چھانو ہے چھانو کوں چھانو نیں
توں نور ہور نور چہ ترا نانو ہے — کہ چند نا تج چندر کیرا اچھا نو ہے
جو دن چھانو تیرا اُجالا اچھے — نہ نس توں کہ تج چھانو کالا اچھے
کہ توں نور تج چھانو بھی نور ہے — اندھارا اُجالے ستی دور ہے
اُجالا سو دیس ہور رات اندکار — نہیں ملکرا چتے یو دو ایک ٹھار
اُجالا ہے جاں واں اندھارا نہیں — اندھارا ہے جاں واں اُجالا نہیں
ترا چھانو وو ہے جو کہہ طور تے — نکلتیچ جھمکیا ادکھ سور تے
تری چھانو کا نور جگ دیک کر — خبر سُن کے موسیٰ ہُوا بے خبر
جو دیکھے تری چھانو کا ذرہ نور — پڑے مست ہو کھیں پوانبر تے سور
امیدوار ہے جگ ترے پیار کا — کہ بخشائے توں پاپ سینسار کا
شفاعت کرنہار سب کا تُہیں — اپی لاڈلا ایک رب کا تُہیں

ذکر معراج

صفت کرنوں معراج کی رات کا — کہ جا گیا اہے بخت تج بات کا
اتھا اُس رین کوں عجب کچھ نور — کہ لاکھاں نے چانداں کروڑاں تے سور
ملک زر گراں زر لے کر سور کا — مُلمّا انبر کوں کئے نور کا
نبی آتے ہیں کر سُنے جب یو بات — سنوارن لگے نو انبر دھات دھات
ملا یک ملے تھے نو اسمان کے — مقرب بڑے پاک بھومان کے
جو جبریل نے پائے خوشی یو خبر — بجانے لگے سب طبل عرش پر

نبی تھے اچھوں آپنے گھر منے — جو غوغا کیے قدسی انبر منے
نبی آج ہمارے یہاں آئیں گے — ہمیں سب اُنو کا درس پائیں گے
ملایک اُچھلنے لگے ذوق سوں — سو حضرت کے دیدار کے شوق سوں
فرشتے سورج چاند تارے تمام — نو اسمان کے رہنہارے تمام
قدم بوسی کے شوق تے دھاے کر — رہے پہلے اسمان ہیں آے کر
جُدا تھے سو ملکر سبھیں ایک ٹھار — خوشیاں عیش کرتے اتھے بیشمار
جو ویسے ہیں جبریل اُتر آے کر — بشارت سو حضرت کنے لیاے کر
بغل میانے غاشاے کر خاصہ دار — ہُوا جبرئیل ہور پکڑیا تکھار
نبی کوں سرا کر بہوت دھات سوں — نزیک آکے بولیا میٹھی بات سوں
کہا تُجھ خدا نے کیا ہے سلام — بُلایا تُجھے آج اپنے مقام
بڑی رات ہے آج معراج کی — مبارک اچھو رات تُجھ آج کی
نبی بات یو سُن کہے جائیں چل — چھپیاں نعمتاں غیب کہاں پائیں چل
سواری کی خاطر نبی کی وثاق — لیکر آے سنگار تیزی بُراق
بُراق آج خوش گرم جیوں برق ہے — کہ سر پانو لگ نور میں غرق ہے
چڑیا پیٹ پر اُس کی وہ ماہتاب — لگیا اُڑنے اسمان پر جیوں شہاب
فرشتے یکایک اُٹھے دیک کر — خدا کے نبی کوں وو سب نیک کر
اول بیگ جا پانو پڑنے کے تیں — اپس میں اپے لاگے پڑنے کے تیں
جو ایک ایک آ کر پڑے پانو سب — کھڑے رہے ادب سات یک ٹھانو سب
نبی خنگ کوں واں نے آ ننگے چلاے — ملک سب نبی سات انبر اتے آے
ملایک سبھیں آے تھے حال میں — سو ویسے پڑے پھر کو غلغال میں
پڑی کیس کی چھاتو جوں فرش پہ — اُچھلتی وو جا کر کھڑی عرش پہ

شفق غاشیا ہور ترنگ بنج ہے
ترنگ بیچ ہوا سار سور بخ ہے

نہ رہے ٹھیر نو آسماں ہیں نبی
گئے لامکاں کے مکاں ہیں نبی

کھڑے رہے بزاں جبرئیل ہور براق
نہ تھا ذری اتنا انو ہیں لفاق

ندا غیب تے آکے حضرت کنے
بُلالے گیا واں تے خلوت منے

کسے فام خلوت ہیں واں کیا ہُوا
خدا ہور حضرت ہیں واں کیا ہُوا

محمد کوں جس رات معراج ہُوی
نہ تھا دوسرا واں علی باج کوی

انو تینو کوں بات یو فام ہے
سمجنا دو چوتھے کا نہیں کام ہے

منقبت

توں جگ کا پیارا توں جگ کا ادھار
خدا کا توں ہمدم نبی کا توں یار

توں ہت کھڑگ لے جب کتا کفر دھوے
تو مسجد منے دین کی بانگ ہُوے

کیا موسناں کافراں مار مار
کفر کا دندی دین کا دوستدار

مسلماں کی صف کوں تجتے ہے نام
دو صف جوں ہے تسبیح توں جیوں امام

خبر سب اسے نیک ہور بد کی تج
سُہاتی ہے جاگا محمد کی تج

چُھڑایا اسے دین کا بند توں
خدا کی خلق کوں دیا پند توں

اسے یار سب یار بند بھوت کر
بھروسا نبی کا اتھا تج اُپر

کیا کفر سب خار پامال کر
نبی کا رکھیا دین سنبھال کر

محمد کی جاگا کنے پاے نا
تج اچھتے کسی ہور کوں آے نا

بڑا یار یاراں منے یار توں
کہ پایا محمد کیرے ٹھار توں

سدا رحم تج پر ہے رحمان کا
توں پیارا پیارا ہے سُبحان کا

نو اسمان سارے کی ہست ہے ترے
زبردست سب زیردست ہے ترے

رہے گھر میں چھپ رستماں سے سوار
نکلنے نہیں کوئی در سے بہار

کیسے ہے کلیجا ترے سم ہونے
کسے زور ہے تج سوں ہم تم ہونے

توں ایک ہے تجھے کوئی جوڑا نہیں
کہ لئی ہے شجاعت یو تھوڑا نہیں

جو کاماں کیا ہے شجاعت کے توں
خبر نیش ہے رستم کی ارواح کوں

غنی دین سب کفر قلاش ہوا
شجاعت ترا جگ میں یوں فاش ہوا

کہ رستم کی ارواح تج دھاک تے
اچھل کر پڑی بھار آ خاک تے

توں مارا ہے کفار کوں آکے جاں
جھری لھو کی اجنوں اُبلتی ہے واں

ترا کھڑگ مرغ ہے عجب ریس کا
کہ چارا چرے دند کے سیس کا

دندیاں پہ جو توں کھڑگ چکہ کھینچ دھاے
چھٹے جل کوں ٹھنڈ آگ کوں تاپ آئے

عجب اژدہا ہے ترا ذوالفقار
کہ یکدم سوں جالیا ہے سالم کفار

ہوا کفر کالا اسی دم ستی
کہ مارہا اسے دم اُنے ہم ستی

جو خونریز تج ہات میں کھڑگ ہے
سو وو کھڑگ کفار کا مرگ ہے

جو چُک تج غضب بحر اوپر ہووے
تو خشک ہووے کر بحر جیوں بر ہووے

بڑیا ہے ترا دھاک توں کھن سنے
توں وو شیر دل ہے کہ ہیں بن منے

جو آیا نزیک اژدہا چوک کر
سٹیا دو طرف اُس کوں دو ٹوک کر

اگر عرش کوں کوی سے ٹھیل کر
توں جیوں گیند امانت لیوے جھیل کر

جو سیمرغ سم ہوے ڈھینّای[1] تے
کرے ٹکڑے باریک توں رائی تے

اگر نعرہ مارے توں ای شیر جان
ہدر کر زمیں پر پڑے آسمان

سورج کوں جو گھورے توں تک ڈاٹ کر
چڑے عرش پر دھاک تے ٹھاٹ کر

جو قلّاب اچناز ہیں کے دنبال
تو اسمان پر اُس کوستا اُچھال

لھوا تج اسنگے موم جیوں نرم ہے
کہ غصّا ترا آگ تے گرم ہے

(۱) کم نائی

جو اُلٹھے ہو نو کھم پڑیں پُشت سوں رکھے تھانب کر توں یک انگشت سوں
انبر دھرت تے(1) حال تج زیاست داؤ(2) کہ گینداں سو پھراں(3) ہیں چوگان باؤ
اگر زور وو زورمند شہ کرے گھڑی کر نو اسمان کوں تہہ کرے
اِسی دھاک تے شاہِ مردان کے پڑیا ٹھو کلیجے بیں اسمان کے
جو سُنتے سٹے تیغ توں دِھیر کر زمیں کوں دو وصلی کرے چیر کر
اگر ہاک مارے توں آحال بیں چُھپے عرش جا ڈرتے پاتال ہیں
کیا ردّ سبھیں کفر کے کام کوں دیا زور پھر کر توں اسلام کوں
نہ کیوں معتقد ہوے سب جگ ترا کہ حضرت کھوے پر لیے پگ ترا
خدا جانتا حق کے پو راست ہے کہ تج حلم تج غصہ تے زیاست ہے
صفت کیا کروں میں ترے حلم کا شجاعت عمل بخشش ہور علم کا
لگیا تج حکم بیچ جل تھل ہونے توں آخر ہُوا سب تے اوّل ہونے
وہی بل ہے آخر جو تج بل ہُووے جو آخر ہُوا وو چ اوّل ہُووے
خلافت تے اونچا ترا ٹھار تھا خلافت تجے بیشؐ نا عار تھا(۴)
بڑا تو تچ آخر بڑا توں اصل توں ظاہر ہیں آخر ہے باطن اول
نہ تھا دل ترا خسروی پالنے خلافت کیا دین سنبھالنے
ترا مرتبا اونچ تے اونچ ہے اول توں ہے آخر کوں بی توں چ ہے
بڑا توں بڑے ہے ترے سب پو کام خلافت ہُوی ختم تج پر تمام
علیؑ کا محب نیں جکوی سچ توں جان حرامی پنے کا وہی ہے نشان

درصفت عشق گوید

بڑا عشق کا سب تے درجا اہے کہ یکجا نہیں عشق ہر جا اہے

(۱) دو (۲) ڈاؤ (۳) پھراں

اگر عشق کچھ بلبلاں کوں جو نیں　　تو کی آہ نالے کرے پھول نیں
اگر عشق نیں ہے تو کی شمع پر　　پتنگ اپسے جالے ستم آئے کر
اگر نیں ہے عاشق چکور چاند کا　　تو راتاں کوں وو کیا سبب جاگتا
کہ لیلی و مجنوں جو کہواے ہیں　　سو اس عشق تے ناؤں یوں پائے ہیں
جو یوسف کی عاشق زلیخا نہ ہوتی　　نہ کرتا اُسے آج لگ یاد کوئی
ایاز ہور محمود جو دو اہیں　　سو مشہور اس عشق تے وو اہیں
جہاں دو ہیں واں عشق بن رچ نہیں　　نہیں عشق کچ جس ہیں وو کچ نہیں
اسی عشق تے عاشق ہے سرفراز　　پچھیں یا حقیقت اچھو یا مجاز

در شرح شعر گوید

کتا ہوں تجے پند کی ایک بات　　کہ ہے فائدا اس منے دھات دھات
جو بے ربط بولے توں بیتاں پچیس　　بھلا ہے جو یک بیت بولے سلیس
سلاست نہیں جس کیرے بات ہیں　　پڑیا جائے کیوں جھڑلے کر ہات ہیں
جسے بات کے ربط کا فام نیں　　اُسے شعر کہنے سوں کچ کام نیں
نکو کر توں لئی بولنے کا ہوس　　اگر خوب بولے تو یک بیت بس[۱]
ہنر ہے تو کچ ناز کی بھرنتا یاں　　کہ موتاں نہیں باندتے رنگ کیاں
وو کچ شعر کے فن ہیں مشکل اچھے　　کہ لفظ ہور معنی یو سب مل اچھے
اُسی لفظ کوں شعر ہیں لیایں توں　　کہ لیایا ہے استاد جس لفظ کوں

---

۱ اس شعر کے بعد انڈیا آفس کے نسخے میں یہ شعر درج ہے جو ظاہر ہے کہ اس مثنوی کا نہیں ہو سکتا۔ میرے نسخے میں نہیں ہے۔

نولاسی ہور نازک کماں ہور وہ سل جیسی لاٹ　　چندن کیرے رتی بھلی نا بھارا بھر کر کاٹ

اگر فام ہے شعر کا تجکوں چھند   پچھے لفظ لیا ہور معنی بلند
رکھیا ایک معنی اگر زور ہے   دلے بھی مزا بات کا ہور ہے
اگر خوب محبوب جیوں سور ہے   سنوارے تو نوراً علیٰ نور ہے
اگر لاک عیباں اچھے نار ہیں   ہنر ہو دسے خوب سنگار ہیں
ہنر مشکل اس شعر ہیں یوچ ہے   کہ تھوڑے اچھیں حرف معنی سول
جو معنی ہے معشوق بھو دھات کا   پنایا ہوں کسوت اسے بات کا
نہ پنچے نہ پنچیا ہے کن گیان ہیں   سو طوطی منج ایسا ہندستان ہیں
کہ باتاں پو شن کر مری گیان کیاں   رہیاں ٹھک ہو قمریاں خراسان کیاں
جتے شاعراں شاعر ہو آینگے   سو منج تے طرز شعر کا پاینگے
کہ فیروز محمود اچھتے جو آج   تو اس شعر کوں بھوت ہوتا[1] رواج
کہ نادر تھے دونو بی اس کام ہیں   رکھیا نیں کنے بول اچھوں فام ہیں
یو سب شعر کہتے یو سب شعر نیں   کہ بولاں کدھر ہور معنی کہیں
شعر گرچہ لی لوک جوڑے اہیں   بُرے بھوت ہور خوب تھوڑے اہیں
دو جگ جس اتم ہیرے کا مول ہے   دو ہیرا سو ہر ایک مرا بول ہے
رتن بے بدل یو مرے جاں بکائیں   وہاں چاند سورج دلالی نہ پائیں
بچن موتی یو دیکہ نیٹ لاج تے   سمد پانی گل کر ہوا لاج تے
کہ مانک موتی یو اتم ذات کے   نہیں دیکھیا ہیں کیں اس دھات کے
جو کوئی جوہری ہے سو پچھان کر   منگے گا رتن کوں قدر جان کر
پرکھ دیک توں کانچ ہور پاچ کوں   برابر نہ کر دو د ہور چھاچ کوں
بہا ایک نیں کانچ ہور پاچ کوں   لذت دیک ٹک دود ہور چھاچ کوں
جہاں پاچ اچھے گا وہاں کانچ کیا   جہاں دود اچھیگا وہاں چھاچ کیا

---

(۱) چھتا (۲) خوب سوچان کر

نہ یو بات ہر ایک کے سات ہے جکوی عارف ہے اُس سوں یو بات ہے

توں پھل چاک دیکھ ہور لذت کوں فام نہ کر مول سب کا سگٹ تین دام

جو کرتا یکسکا ہُنر دیک کر ہُنر وند اسے نیں کہتے ہے ہُنر

توا دل تے لیاناہے مشکل کنا کہ آسان ہے دیک کر بولنا

جکوی یوں کرے اس میں کچ فام نیں ہُنر دیک سکنا بڑا کام نیں

ہُنر وند اسس کوں کھیا جائے گا جکوی اپنے دل تے نوا لیائے گا

فرق ہے اول ہور آخیر میں تفاوت اسے نیر ہور شیر میں

ہُنر دیک سکنا ہے استاد کا فہم جور ہے آدمی زاد کا

کہیں پند کی بات اس دھات میں یو پنڈ ہے بہاں کرنے کی بات نیں

اگر کس تے نل خاص کچ جانتا اسے دل میں استاد کر مانتا

نہو سی ہُنر اس وضا کس ستی نہ کر سی قدم کوی انگے اس ستی

اگر کوئی گیانی چتر گیان ہے یدی یانچ گویا نچہ میدان ہے

دسے پرگٹ ہو عزت اس بات کا کہ درپن بجھائے کنگن ہات کا

دکھن میں جو دکھنی میٹھی بات کا ادا نیں کیا کوئی اس دھات کا

ادا یوں اناں ہوئے تو کیا عجب کہ عالم سُنیا ہے یو چو پھیر سب

جو عاقل ہے یو بات مانے وہی قدر اس ادا کی پچھانے وہی

دیوانا ہوں میں اسس رنگی بات کا کہ ہر دل میں جیو ہو کرے ٹھار آ

کہاں بات وو چنچل ہور چلبلی کہ دل کوں نخواں سوں کرے گدگُلی

مری بات سُن بات اس دھات بول کہ جیو کوں خوشی ہور دل کوں کلول

یو ہر مول ہے بات اسے مول نیں ہر یک بول ہے وحی یو بول نیں

سخن گو وہی جس کی گفتار تھے اُچھل کر پڑے آدمی ٹھار تھے

یو بولیا ہوں سب گنج نارنج ہے — اچھوں میرے دل میں بہوت گنج ہے
جو لک برس کوی سرلیوے رنج کوں — نہ پاویں کدھیں اس چھپے گنج کوں
ہُوا جیو جب شعر یو بولنے — خزینے لگیا غیب کے کھولنے
رتن یو اتھے دل کیرے کھان میں — وہاں تے لے آیا ہوں دکّان میں
گُہر یو مرے یوں لگے جھمکنے — کہ پانی ہو گئے موتی سینبسار[1] منے
اگر غوطے لک برس غواص کھائے — تو یک گوہر اس دھات امولک نہ پائے
یو موتی نہیں وو جو غواص پائیں — یو موتی نہیں وو جو کس ہات آئیں
غواصاں کتے غوطے کھا کھائے کر — مُوے ہیں سو اس سمد میں آئے کر
اپی ہو کے لیا نا سو ہے جھوٹ سب — خدا غیب تے دیوے تو کیا عجب
کہ ہنس[2] نمنے بیچ سمد یک جائے تو — مرے ڈوب تل سر اُپر پا تو ہو
نکو بول مضمون توں ہور کا — کہ کالا ہے دو جگ میں موں چور کا
چِتا چوری کر چور اپے ساؤ ہوئے — دغا باز اُچکے[3] کوں مانے نہ کوئے
چُرا کر چُراتا نہ کی[4] چور کوی — یو باتاں سمجتے سو ہیں ہور کوی
نہ مُنج کچ بڑائی نہ مُنج لاف ہے — ولے عارفاں پاس انصاف ہے
جہنم گردندی رشک تے تلملے — عنایت کے کاماں ستے کیا چلے
دکھن میں اتھیا لی طرح ہور میں — دیا یوں سلاست کوں بھی زور میں
کہ فیروزہ آ خواب میں رات کوں — دعا دے کے چومے مرے ہات کوں
کھیا ہے توں یو شعر ایسا سرس — کہ پڑنے کوں عالم کرے سب ہوس
توں یوں کر کہ خصلت یو تج آئے نا — کہ توں خوش اچھے ہور کسے بھائے نا
توں ایسی طرز دل تے تیچھا نوی — کہ دُسرے کریں سب تیری پیروی
وجیہی ترا ذہن جیوں برق ہے — تجے ہور بعضیاں میں لو فرق ہے

---

(۱) سینپیاں (۲) بغر ہنس ستے (۳) اچھپل (۴) کھر

ترا شعر سن دل پگلتا ہے یوں
کہ پانی تے ابلوج گلتا ہے جیوں

توں وجہی کھیا شعر کی دھات کا
ہُوا زیاست بچ تے مزا بات کا

شعر بولنا گرچہ اپروپ ہے
ولے فامنا کہنے تے خوب ہے

وجہی تعریفِ شعر خود گوید

کتا ہوں سنو کان دھر لوگ ہو
کہاوت منے بات جو آئی سو

اگر شعر کوی کہہ توا کر جو لیاے
تو خوباں کوں سن رشک البتہ آے

اپس میں اپے دیک سکتے نہیں
یکسکا سو یک مان رکتے نہیں

اگر کوئ چ کا کچ کدھر کا کدھر
کہے تو کتے ہیں اسی ہیچ کر

اڑانے ملیں اس کوں چوندھیر تے
فضیحت کریں پانو لگ سیر تے

اگر خوب جو بولے تو دوں اہے
وگر جو برا بولے تو یوں اہے

ہُوا شعر کا اس وضا کام جب
تو اب شعر کہنا چھُٹے کیا سبب

ولے جیو رہتا نیں کہے باج یو
عجب سرکش ہے اب جو دے راج یو

شعر خوب کہہ کر جو لیانا اہے
اپس پر بلا ایک بسانا اہے

؟ ہنر بن ہنر کوی جوتا نہیں
ترک کرنے گئے تو بھی ہوتا نہیں

یو بلوند بچن اس میں بل بھوت ہے
سہج تھوڑی لوگاں میں چھل بھوت ہے

جنے عقل دوڑاے انداز سوں
کیا نیں کنے بات اس ناز سوں

توں جھوٹے تے جھوٹے نکواچ شاد
کہ جھوٹے میں اچھی نہ ہرگز سواد

نہ کیں دیک کر کیں تے پایا ہوں میں
یو ناز اطرح دل تے لیایا ہوں میں

جکوی فہم میں ٹک ہیناں اہیں
سو دُسریاں کے وہ خوشہ چیناں اہیں

نہ سنج جوڑتا تھا نب اسمان کوں
عجب کچ پہنچ ہے میرے گیان کوں

غالباً جھوٹا

اگر ٹک جو دوڑوں بلند دھانوں کوں
اُڑوں جگ کوں سب باندکر بانوں کوں

ہُنر کیاں ہیں یو باریکیاں لاف نیں
وو ادمی نہیں جس میں انصاف نیں

کہ انصاف دیوے وہی راست ہے
کہ انصاف طاعت تے بی زیاست ہے

نہ کر بات توں نا سمج آمنا
بہوت مشکل ہے بات کوں فامنا

ہر یک بخنکے دیکنے ہور زور
ہمیں اُس تے بھی دھنڈتے کچ ہور

جھٹتے نا سمج جھنج بیتا شور کیا
سمجنے جو سمجے کہ ہے ہور کیا

اتا قطب کی مدح کر اختیار
جو رہے یو قیامت تلک یادگار

مدح ابراہیم قطب شاہ گوید

براہیم قطب شاہ راجا دھیراج
شہنشاہ ہے شاہ شاہاں ہیں آج
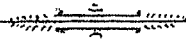
عدل بخشش ہور داد اُس تے اچھے
سدا خلق سب شاد اُس تے اچھے

جتے پادشاہاں ہیں سینسار کے
بھکاری ہیں سب اُس کے دربار کے

سلیماں تے فاضل ہے اُس بخت بل
پری دیو جن سب ہیں اُس حکم تل

اپس عدل کے بل تے وو جگ ادھار
رکھیا باگ بکری ملا ایک ٹھار

دھرے حکم حکمت سوں چوندھیر شہ
جہاں سب لیا دو جہاں گیر شہ

تو یوں عدل اب جگ میں ہونے لگیا
کہ بُھیں کا بھونک بھار ڈوھوتے لگیا

اسے شاہ عادل[1] کے غصے تے ڈر — لیا ہے گگن کوں پون ہیبت پر
بِنا بل ہے اس عدل کے فن منے — کہ بجلیاں کھڑیاں کا پتیاں کھن منے
نبر[2] تے ہیں یوں بجلیاں زیر[3] بند — تو برساتے ہیں مھوں بدل رنگ کھنڈ
بِنا داد انصاف ہور عدل تھا — کہ مرغابی کوں باز کا ڈر نہ تھا
کبوتراں کے دنداں سارنے — سو بہری کوں لاتاں لگے مارنے
اگر راجوٹ چکہ فرشتیاں سوں لائے — تو نوکھن کی گڑکیاں سو کیلیاں منگائے
سدا پادشاہی وو دھرتا ہے شہ — انند عیش عشرۃ جو کرتا ہے شہ
سو بھو نیک امید ہور آس تے — منگیا ایک فرزند خدا پاس تے
کہ فرزند تے نانو اچنت اہے — اپے گرتو بی نانوں اچنتا اہے
یہی بات پھر پھر کے کہتا اچھے — اسی دھیان میں نت وو رہتا اچھے
جو یک دیس اس شہ کوں فرزند ہُوا — وو فرزند اُس کا سو دل بند ہُوا
؟ انیح تیح لیایا وو اپنے سنگات — سکندر کے طالع خضر کی حیات
بدن سیم قد سرو جیوں راست ہے — کہ صورت میں یوسف تے گیتی زیاست ہے

تعریفِ صفتِ فرزند گوید

چھپیا سور یوں اُس کے مکھ نور آنگے — کہ جیوں چاند چھپتا اہے سور آنگے
زلف لام الف قد دہن میم ہے — یو خوبی سو اسکیچ تقسیم ہے
اُجالا پڑیا آج یوں نور کا — کہ حاجت نہیں چاند ہور سور کا
دو جگ آج نوراً علےٰ نور ہے — زمیں چاند اسمان سو سور ہے
یو نادان بالک کھنا لاڑ کا — نوا پھول اہے شاہ کے جھاڑ کا
لگیا دیکھنے فال انبر رمال — سورج چاند کے پھانسے نیت سوں گھال

---

(۱) عالم (۲) انبر سنے (۳) اند بند

کھیا علم میں دیک نہ وو آپ تے ‌ ‌ ‌ کہ فرزند یو بخت ور باپ تے
رکھے نانو کرتار کن منگ پناہ ‌ ‌ ‌ سُلکھن محمد قلی قطب شاہ
پڑے ہات جاں اس بخت وار کا ‌ ‌ ‌ سُنا ہُوے مائی سو اُس ٹھار کا
ستارے جڑیا سر شفق رنگ کُلہ ‌ ‌ ‌ ہُوا جھُن جھُنا کھیلنے سُنبلہ
دسیں نقش جیوں نجم چند ہور بھان ‌ ‌ ‌ کہ دو راہی کہکشن کرے آسمان
؟ چکر سور جیوں کرن زرتار ڈور ‌ ‌ ‌ کھلانا بدل[1] بے بدل پائی چور
سورج باپ ہور چاند سو مائی ہو ‌ ‌ ‌ گنوارا انبر ہور بدل دائی ہو
؟ عرش کرُسی قلاب رے ٹھیر کر ‌ ‌ ‌ کہ قدرت کوں باندے ہیں زنجیر کر
طرف چار پائی طرف چار ہیں ‌ ‌ ‌ ملایک اسے جم جلنہار ہیں
سو پکھوڑے ہیں شہ دائی کی یوں اچھے ‌ ‌ ‌ کچا موتی سیپی منے جیوں اچھے
عجب دود اس دائی من میت کا ‌ ‌ ‌ کہ ہر بند کوں تاثیر ہے امریت کا
سدا جگ ہیں بالک وہ جیتا اچھے ‌ ‌ ‌ کہ اس دھات کا دود پیتا اچھے
جو بھیں پر سے ٹک دود چکھ پیو کر ‌ ‌ ‌ عجب کیا جو مُردے اٹھیں جیو کر
جگوں ہی دود اس دھات پیتا اچھے ‌ ‌ ‌ سدا جگ ہیں وہ کیوں نہ جیتا اچھے
بڑے کوئی دِس ہور کوئی ماس کوں ‌ ‌ ‌ بڑے شہ ہر یک تل ہر ایک ناس کوں
کرو جم دعا جیو سوں جگ ہل اُسے ‌ ‌ ‌ حیات ہوتی ہے زیاست تلتل اُسے

صفت میزبانی

خوشیاں سوں جو شہ میزبانی کنائے ‌ ‌ ‌ سو نَرلوک کے لوگ مہمان آئے
عجب تحفے قدرت نئے آنے لگے ‌ ‌ ‌ کہ دیک اس ملک رشک کھانے لگے
چھپیا تھا جو کچ غیب میں آج لگ ‌ ‌ ‌ سو پرگٹ لگیا دیکھنے اب دو جگ

---

(1) بلی

نو یاں نعمتاں نو فلک بیچ بھر — لے کر آئے ڈھو کر ملک شہ کے گھر

کہ شہ کوں خوشی یو بڑی آج ہے — انند پر انند کاج پر کاج ہے

میا بیج تن کا مدد لیائے کر — سو توفیق کرتار تے پائے کر

محل شہ سنگارے یوں اُس کاج کوں — سنوارے تھے جیوں عرش معراج کوں

ہر یک محل کا جو چھجا عرش ہے — بدل بازو اسمان سو فرش ہے

محل جیوں ہے کعبہ دھرے جوت صاف — نو اسمان کرتا ہے نس دن طواف

عجائب طبق ہے دھرت بان کا — کہ ڈھانکے ہے سرپوش اسمان کا

تری بزم ہیں شہ عجب نور ہے — کہ کرتاں بنیاں شمع سو سور ہے

جو شہ شمع روشن کیے سور کا — ملک تیل لیا کر سیٹے نور کا

سورج شمع ہور تھال گھن ہفت رنگ — دِوا چند پیُم کا ستارے پتنگ

کلنک چاند ہیں ہے سو دِستا ہے یوں — کہ سُٹنے کی پیالی ہیں ہے مشک جیوں

دنیا ہیں دو کن لوگ پھرنے لگے — صفت شہ کی سب جگ ہیں کرنے لگے

کہ مہانی اس دھات کی آج کوی — نہ کر سکسی دنیاں ہیں شہ باج کوی

بخشش کردن ابراہیم قطب شاہ

ملایک جو خدمت کرن آئے تھے — تو یاں نعمتاں غیب کیاں لیائے تھے

مدن بھوگی شہ مست متوال ہو — خوشیاں پر خوشیاں دیکھ خوشحال ہو

بتا کچ دیے شہ فرشتیاں کوں دان — کہ باندے سُٹنے کا نوا آسمان

کھلانیں یو حد کا میری جان کوں — دیے شہ کرٹک ہست اسمان کوں

انبر دان پایا ہے زر بے شمار — تو ڈھنڈتا ہے رکھنے کوں دن رات ٹھار

بھرے بدرے شہ جو دیے مال بھر — سو دھرتی اچالی چپلی پیٹ پر

دیے دھرت کوں دان یوں پیار تے — کہ گرڑ گیاں پہ آیا پھونک بھار تے
بتا کچھ شہنشاہ بخشتے ہیں دھن — زمیں ٹھار منگتی ہے اسمان کن
دئے دان سب جگ کوں دے مان آنت — جواہر سوں کھیلے شہنشہ بسنت
کرم کی نظر کر مٹھی بات سوں — ہر یک آدمی کوں ہر یک دھات سوں
کئے کوٹ بخشش ادک لاک تے — تو ارزاں ہوا یوں سونا خاک تے
جگت اب گھر یوں بکھرنے لگیا — کہ خشکی ہیں ہنس آکے چرنے لگیا
بخشنے لگے شاہ یوں ہم سنی — تو پیلا ہوا سب سونا غم سنی
خیالاں یو دیک شہ ترے دان کے — ہوے لوگ حیران اسمان کے
گھرے گھر خوشی ہور انند کاج ہوا — کہ فرزند اس راج کوں آج ہوا
بنی داس ہوا دیس ہور رات کا — انند عیش عشرت دیکھ اس دھات کا
خوشیاں یوں لگے کرنے آکاس پر — کہ پاتال کے لوگ پائے خبر
نکو جانو جھاڑاں کوں ہیں جھاڑ کر — کہ پاتال لوگ آئے ہیں پھاڑ کر
تماشا دکھیں شہ کے کھوڑ[1] آج کا — انند سکھ بدھاوے خوشیاں کاج کا
کئے عیش یوں شہ ہر یک بات میں — کہ دیکھیا نہیں کوئی اچھوں خواب میں
جو پڑنے سٹے شہ کوں مکتب منے — ہنر سیک ہنروند ہوا سب منے
جو وستاد دیوے سبق بی تلک — پڑے ذہن سوں شہ اپی تے تلک
بتا زور تھا ذہنِ شہزاد کوں — کہ تعلیم پھر دیوے استاد کوں
جو اول لیا شہ الف کا سبق — دھرت سات ہوے کشف ہور نو طبق
سو وو جان سبحان اپس گیان تے — ہوا زیاست حکمت ہیں لقمان تے
انپر نہیں سکیا شہ کے چکہ دھانوں کوں — دو استاد استاد تھا نانوں کوں
کہ مکتب ہیں شہ بیٹ سب دیس بیس — ہوا عالم و شاعر و خوشنویس

---

(۱) کھر

صفت شباب شہزادہ

جوانی کے دریا کوں آیا ادھان — محمد قطب شہ ہُوا اب جوان

بِتا زور تھا اس کے یکدست سوں — اُچا کر پچھاڑے منے ہست کوں

عجب جان ہیمنت ماتا ہے وو — کہ باگاں سوں پنجا ملاتا ہے وو

چلے زور کر ہم سوں جس نیت اُن — زمیں ہیں گھٹنے پانو گڑ گیاں لگن

دو نو خیز او نار بُجھ بل غرور — مُکیاں سوں پہاڑاں کرے چور چور

اگر شاہ خنجر لیوے ہات ہیں — اُدھیڑے پکڑ باگ کوں بات ہیں

اگر سخت پولاد تے ہُوے جھاڑ — سٹے پیڑ تے اس کوں بُھوں سوں اپاڑ

کرے زور تعلیم خانے منے — وو تنہا چ تھا اُس زمانے منے

شہنشاہ کوں زور پر لاف ہے — کہ کھن نعل ہور نیل کیہہ قاف ہے؟

جتے لاف دھرتے اتھے بل منے — ہُوے عاجز اس کی سنپٹر گل منے

صفت مجلس طرب

شہنشہ مجالس کئے ایک رات — وزیراں کے فرزند تے سب سنگات

ہر یک خوبصورت ہر ایک خوش لقا — سو ہر ایک دلکش ہر یک دلرُبا

مہابت کے ساماں ہیں جم جم ہے جیوں — شجاعت کے کاماں ہیں رستم ہے جیوں

ہر یک خوش طبع ہور عاقل اچھے — ہر یک خوش فہم ہور فاضل اچھے

ندیم ہور مطرب سگھڑ فہم دار — اتھے شہ سوں ملکر یو سب ایک ٹھار

صراحی پیالے لے ہاتاں منے — ندیماں تے مشغول باتاں منے

لگے مطرباں گانے یوں ساز سوں — کہ دھرتی ہلی مست آواز سوں

جو مطرب تھے وصحرا میں اس دھات گاے   تو پھران کوں اس شوق نے حال آے

کیے تال سوں یوں لے[1] خوش ہتاں   کہ سُن کر سما دیویں تو آسماں

جو گاون وو شہ کوں گماتے اتھے   سوراں پہ وو راگاں جماتے اتھے

ندیماں لطافت میں جو چکہ آئیں   تو رونیاں کوں خوش کر گھڑی میں ہنسائیں

شراب ہور صراحی نُقُل ہور جام   ہوئے مست مجلس کے لوگاں تمام

جو ہُوی رات آدھی پچھے دو پہر   خبردار یاراں ہُوے بے خبر

بسر گی ندیماں طرز بات کا   گنوائے خبر مطرباں ذات کا

جو عاقل اتھے وو سو سب ہچ ہُوے   دو پیالے چڑا کوچ کا کچ ہُوے

نہ ملتے نہ خولی جھگڑتے کہیں   یکسکے اُپر ایک پڑتے کہیں

لگے مست ہو سٹنے مستی سنگات   یکسکے سو پاواں اُپر ایک ہات

سو یوں کچ وو یاراں ہُوے بے خبر   کہ پانی پیتے تھے شراب ہے کر

یکسکوں بُلا ایک اڑنا نوں سوں   گلے لگتے تھے مست ہو چھانوں سوں

بجاو و جو کیں تو اتھیں گاے کر   مسے مطرباں خوش خوشی پاے کر

صراحی پیالے سوں ہمدست ہو   کراں لرتے تھے وو دو نو مست ہو

بنا مست ساقی ہُوا سُد گنوائے   کہ پیالا منگے تو صراحی کوں لاے

(ن) وہ مدپی کے متوال اب سخت ہوا   دیکھے شاہ مجلس ہوی اس وضا

(ن) اٹھا کے چلانے کیرا وقت ہوا   کسی کوں اچھو گھر کسے دی رضا

؟ کئے شاہ کو شاد اُس وقت پر   گئے زیاستی سب رہے مختصر

دسیں چار بالشت میں شاہ یوں   کہ چو تھے برج میں اچھے ماہ جیوں

سو و لیے میں ٹک شاہ کوں نیند آی   دو نیند آتماشے عجب کچ دکھای

دِکھے خواب میں شہ کہ یک بن اچھے   وو بن نیں زمیں کے اُپر کھن اچھے

---

(1) لی

پھریں چاندسیاں سُندھریاں اُس منے — ستارے نمن کیاں پریاں اُس منے
ہلاویں جو ٹک لٹ کی زنجیر کوں — دیوانا کریں تل منے نیر کوں
دوانے ہوکر جھاڑ پھرتے اٹھے — پٹاپٹ پھلاں مست ہو پڑتے اٹھے
انتھا حوض ہور واں انتھیاں سُندریاں — کہ پانی کنارے کھڑیاں تھیاں پریاں
کہ غنچے سو کھُل پھول جھڑتے اٹھے — پنکھی آکے بے سُد ہو گرتے اٹھے
چمن در چمن سرو دورست تھے — کلیاں سرخوش ہور پھول سو مست تھے
سو جھاڑاں کوں میوا اپنا بار تھا — کہ ڈالیاں کوں پیڑاں کنے ٹھار نا
انتھا محل واں ایک ایسا بلند — پوں سارنا ہوسکے سٹ کمند
عجب پانی اُس ٹھار کا صاف تھا — کہ امریت پر بھی اسے لاف تھا
یکائیک اُس محل پر ایک نار — کتک چھند سوں آمی اپسیں سنگار
جو دکھلائی آمکھ کعبہ سو دھن — سرو سُر نوائے تھے سجدا کرن
دسے یوں دھن اُس محل کے فرش پر — سورج سار ہُوا ہے مگر عرش پر
دو برج دو مفرح کی کانسے ہے جیوں — دو زلفاں دو دھر سرک پھاسے ہے جیوں
پڑے جی کوہی اس سرک پھانسیاں منے — سٹے ہست مفرح کے کانسیاں منے
چنچل کا جو لب لعل یاقوت ہے — سو عاشق کے وو جیو کا قوت ہے
رنگا رنگ چمناں منے پھول تھے — نول شہ تماشے ہیں مشغول تھے
پری او چتی دشت اُس نار پر — اضل گُم ہُوی شہ ہُوا بے خبر
سو اس بے سُدی ہیں پی تھی وو چہ دھن — کہ لبدائی تھی بھوت زوراں سوں من
جو دیکھیا انتھا خواب ہیں ماہ کوں — ہُوا خواب ہیں خواب اُس شاہ کوں
جو اُس نیند میں تے ہُوا ٹک ہشیار — نہ تھی اُس صبوری نہ تھا اُس قرار
نہ بھُیں پر دسے وو نہ اسمان ہیں — رھیا شہ اُسی نار کے دھیان ہیں
لگیا تلملانے بہوت دھات سوں — کھیا جاسے نا پانت وو بات سوں

نہ یو بات ہر ایک کوں فام ہوے
وہی جانے جس پر جو یو کام ہوے

کدھیں چک ہنسے ہور کدھیں چک رُوے
کدھیں سُدّ پاوے کدھیں سُدّ کھوے

اسی دھات دن رات رہنا اچھے
اپس ہیں اپے یوں وہ کہتا اچھے

پڑی تل کھلی تن برہ بس ستی
گُلا لا لگے جھڑنے نرگس ستی

بھلائی چنچل دھن وو یوں شاہ کوں
کہ لیدائے جیوں کہرُبا کاہ کوں

اُٹھے ہور پھر سوے شاہ جاے کر
کہ وو نار بھی خواب میں آے کر

جو ہر بار یوں خواب میں یار آے
تو عاشق کوں بن خواب ہی کچ نہ بھائے

پریشان حیران بے تاب تھا
نہ کچ اُسکوں آرام نا خواب تھا

غزل

پیو اپنے کوں ٹک آج میں نس سپنے دیکھی سوے کر
جب پیو چلیا سٹ سیج مُنج تب سوتی اٹھی روے کر

ہٹ برہا اپنا سار نے منج چلچل لاگیا مارنے
نہ جانوں سائیں کار نے بھی اجنوں کیا کیا ہوے کر

نہ پوچھوں ہمن جو تسی کب ملنا پیو سوں ہوے سی
غم برہا سب میں سوے سی نا جانے دُکھ یو کوے کر

کیوں ٹالوں برہا جھال سکی نیں سکتی ہوں سنبھال سکی
اب کیو نکر پاٹوں لال سکی جو بیٹھی ہت تے کھوے کر

یکتا ہیں سہیلی مرنا دل دوجے پر نا دھرنا
اُس پیوں کوں اپنا کرنا اس پاپی جیوں کوں کھوے کر

لگیا شہ اُساساں بھرن آہ مار
کہ نزدیک ہیں ہے وو گُنونت نار

کدھیں بے خبر ہوے کدھیں ہوے ہشیار　　کدھیں ہیو ہیو کو کدھیں پار پار
یو سن مطرباں سب خبردار ہوے　　جو مستان تھے دوں سو ہشیار ہوے
بہوت دھات سوں بات سمجاے کر　　کہے شہ کوں نزدیک یوں آے کر
کہ اے شہ توں جم شاد خرم ہوا چ　　نہیں غم تجے کچ توں بے غم ہوا چ
جکچ تجکوں ہونا سو حاضر ہے سب　　اُناساں جو بھرتا سو توں کیا سبب
کھپیا شہ یو دل مینچ دھرنا بھلا　　کسی پاس ظاہر نہ کرنا بھلا
کہ یو خیال ہور خواب ہور وہم ہے　　خدا کوں مرا حال سب فہم ہے
کسی کوں کہ منج عشق اس کا اہے　　وہی جانے منج عشق جس کا اہے
تجکوی راز یو باب کن کھولے گا　　دیوانا ہوا کر منجے بولے گا
نہیں بات کہنے کی یو کھول کر　　کہ سمجاؤں اب کس کوں ہیں بول کر
اچھوں سیج پر موج جیوں آب میں　　کہ چٹکا لگا گئی سکی خواب میں
جتا مطرباں شہ کوں سمجا کہے　　تغافل کیئے شاہ ہور چپ رہے
کتے کیئے کہ مستی کے چاے ہیں یو　　کتے کیئے پرن کے اُلالے ہیں یو
کتے کیئے اُسے کچ او چھٹ ہوا　　کتے کیئے اُسے عشق کا چٹ ہوا
چھپی بات کے پردے کوں کھولنے　　اپسمیں اپے یوں لگے بولنے
جو ویسے میں مطرب خوش آواز نام　　اتھا شاہ کا ایک خاصا غلام
سورج سا جلا جل لیکر ہات میں　　لگیا زہرہ جیوں گانے اس رات میں
دُعا کر ثنا کر منا کر اول　　پڑیا شہ کے آنگے پچھیں یو غزل

غزل

چلو نا جائیں اے سہیلیاں ہمارا لال جاں اچھتا

وے کوی جانتا نیں ہے کہ بھوندو وو کہاں اچھتا

نشاں نیں بے نشاں ہے وہ نشاں اس کا نہ کو منجکوں
سکی اُڑجائیں پنکھی ہو اگر اُس کیں نشاں اچھتا

دو تن کے بول رسے سب ساری اسے یاد ونا چُپ رہ
اگر تجھ فام ہے تو کہہ مرا وو پیو کاں اچھتا

کسے ہیں انت دیوُں ہیرا کھلے اب بخت کیوں ہیرا
نہ ہوتا حال یوں میرا اگر وہ مہرباں اچھتا

ہوے لب خشک نیناں تر کہے جگ منج کوں عاشق کر
کہ مستی ہور پینہ ہور چھر سکی یو نیں نہاں اچھتا

آگاہی یافتن ابراہیم از عشق محمد قلی قطب شاہ

چھپی رات اُجالا ہُوا دیس کا — لگیا جگ کرن سیو پرمیس کا

شفق صبح کا نیں ہے اسمان ہیں — کہ لالے کھلے سنبلستان ہیں

جو آیا جھمکتا سورج داٹ کر — اندھارا جو تھا سو گیا نھاٹ کر

سورج یوں ہے رنگ آسمانی منے — کہ کھلیا کمل پھول پانی منے

ہر ایکسکوں ہر ایک کچھ کام تھا — نول شہ کوں اُس نار کا فام تھا

کھیا شاہ اب حال نیں منج منے — بھلا ہے جو گنج ہو اچھو[1] کنج منے

اپسیں اپے فکر کچھ گوند کر — رھیا غنچے کے نمنے مکھ موند کر

کہ دھرتا ہوں دل میں کچھ بات ہیں — کروں جا کے وو بات کس سات ہیں

نکوی یار دلسوز محرم ہے منج — نکوی ہم نفس ہور ہمدم ہے منج

اپس سوں اچھ آج محرم ہوں ہیں — اپس سوں اچھ آج ہمدم ہوں ہیں

---

(۱) اچھول

جتے اِس زمانے منے یار ہیں ۔ دغا باز عیباں چُنن ہار ہیں
اُننکوں پنیا بات بولیا نہ جاے ۔ اُنو کے کنے دل کوں کھولیا نہ جاے
پنیانا انوکوں کہو کیوں کر ۔ کہ دل ہیں بُرے خوب ہیں موں اُپر
یو یاری ہیں کس دھات کا قہر اچھے ۔ جو مو ہیں شکر دل منے زہر اچھے
جکوی یار یاراں سے نیک ہے ۔ زباں ہور دل دو نو اُس ایک ہے
چلنت دیک کرتوں ہر یک کوں سچ ۔ کہ دھوتا سو لکھن ہے بیسیا سو لچ
نہ ہیں بھائی ہیں ہوں نہ ہیں مائی ہیں ۔ کہ طالب کوں ہے لاف تنہائی ہیں
جکوی گھر ہیں مشغول اچھے یار سوں ۔ نہیں کام کچ اُس کوں بازار سوں
جو مشتاق عاشق ہے دیدار کا ۔ غنیمت ہے اُس یاد بھی یار کا
کرز سعد و وکال جو دلشاد سوں ۔ کمر نکہ وقت یار کی یاد سوں (؟)
جسے یار کا دھیان نت یار ہے ۔ دو عالم کی صحبت تے بیزار ہے
پرت شہ کوں داٹیا بہوت زور سوں ۔ ہُوا فارغ اِس جگ کے شر شور سوں
کیا لوگ نزدیک کے دور سب ۔ ندیم ہور مطرب بورے سب عجب
انجھو لال منے بن پیالا ہُوا ۔ ندیم آہ مطرب سو نالا ہُوا
جو دہلیز دے شہ ستا گھر منے ۔ پڑے مطرباں شور ہور شر منے
درونی تے آواز سُن آہ کا ۔ کہے حال تغییر ہُوا شاہ کا
اپے ہے گنبھیر ہور من تغییر نیں ۔ ہمیں کیا کریں اب کے تدبیر نیں
براہیم شہ کن کہن مطرب آے ۔ کہ قصا یو شہ کا چ پایا نہ جاے
کہے شہ کوں شہزادے کا حال سب ۔ کہ یوں حال اُس کا ہے پامال سب
نکلتی ہر یک آہ یوں شاہ تے ۔ کہ نو کھن کباب ہوئیں اس آہ تے
چمن سیج پر آپ سب پاڑ کر ۔ سٹیا کپڑے جوں پھول سب پھاڑ کر

شہنشہ سُنیا بات یو سر بسر — چلیا فکروند ہو حرم کے ادھر
کھیا ماہی کوں باپ وو آے کر — کہ فرزند کوں ویک ٹک جاے کر
کہ فرزند کا کچ خبر نیں تجے — خبر لے خبر یو اگر نیں تجے
نہ دن ٹک قرار اُس نہ نس خواب ہے — کہ آرام نیئں ہور بے تاب ہے
اپس میں اپے آہ بھرتا اہے — دیوانا ہو کر سشاند کرتا اہے
سُنی بات اس دھات جب ماجنی — جو ساری تھی سو فکر سوں ہوی گھنی
وو ماباپ بے ہوش ہو بھر اُساس — چلے ملکر اپنے سو فرزند پاس

جو اُس حال سوں دیکھے فرزند کوں — بسر گئے اپس کے سُک آنند کوں
مہربان ماباپ وو دو سگے — سو شہزادے کے پانوں پڑنے لگے
کہے شہ نہ کر غم توں خوشحال اچ — سدا سُرخرو جیوں توں گلّال اچ
نکو دل کوں اپنے فکروند کر — فکروند کی ہے توں آنند کر
دو نوں کے لاک آرزو ہور چاؤ — کہے شہ ترا درد ہمناں کوں آؤ
اپس دل کی توں گانٹ اب کھول شہ — ترا حال یوں کی ہُوا بول شہ
اٹھیا شاہ تب آہ پر آہ مار — کھیا باپ ہور ما کوں بیشک پکار
عجب یک درد مُنج ہے دارو نہیں — سمد پور ہے ہور کوہی اُتار و نہیں
دوا کرنے یاں آدمی کام نیں — کہ یو درد ادمیں کوں کچ فام نیں
محبت کے بھونرے میں لگیا ہوں میں — دیوانا ہو یاری کوں لگیا ہوں میں
جو دیکھیا اتھا خواب اُس رات کوں — سو اُس خواب کے راز کی بات کوں
کدھیں دل میں راکھے کدھیں موں میں لیا — کدھیں کوچ بولے کدھیں کچ چھپاے
براہیم شہ جاں پیچان کر — کھیا شاہ کا حال سب جان کر

کہ یو جان نو خیز ہور فرد ہے
بہوتیک اُسے عشق کا درد ہے

محبت تو لئی گرم دھرتا اہے
وے کہنے کوں شرم کرتا اہے

کہے شہ کی تدبیر یو سہل ہے
اگر نا کریں تو بہوت جہل ہے

مشورہ مادر و پدر شہزادہ

براہیم قطب شاہ مجلس سنگار
کئے مستعد موہب عشرت اپار

جتنیاں خوب خوش شکل تھیاں سندریاں
سو کرناٹک ہور گور گجرات کیاں

جو چین ہور ماچین کے تھے بتاں
سو خوش طبع خوش فہم خوش صورتاں

ہر یک خوب محبوب بُتِ فارسی
بدن جیوں جلتی اچھے آرسی

جو سہیلیاں وو جھمکائیں مکھ نور کوں
دیوانا کریں چاند ہور سور کوں

اگر دیکتا جوت اُنن نور کا
فرشتا نہ کرتا صفت حور کا

جو آویں چمن میں سکیاں ساج سوں
پُھلاں غنچے ہو جائیں پھر لاج سوں

ملیاں آج ناریاں سو سینسار کیاں
انکھیاں لال گھنگھیاں ہر یک نار کیاں

مجالس عجب شاہ عالی کئے
کہ حوراں کوں لیا بہشت خالی کئے

پریاں سندریاں ہور اپچھل پراں
چندا مکھ ہے چند نا سو تن گوہراں

اچھنبا کئے کام شہ جگ ادھار
پریاں ہور حوراں ملیاں ایک ٹھار

کہے شاہ کوں لیو بھلا کر تمیں
اپس میں اپے مل رچھا کر تمیں

قطب شہ کوں جیکوئی ریجھا یگی
بڑا مرتبا سب میں وو پایگی

بڑی نار وو ہے جو بھاوے اُسے
کیسے بخت ہیں جو ریجھاوے اُسے

تدبیر تسکین شہزادہ

بُلا شاہ کوں شاہ بھیجیا دہاں
پریاں ہور حوراں ملیاں تھیاں جہاں

رضا ہُوی تھی جیوں شاہ عالم ستی | اپس میں اپے تیوں سکیاں ہم ستی
رِجھانے لگیاں شہ کوں من میں ثتال | پریاں چھند بھریاں چھند سوں سب لگ دنبال
کدھیں کوئی کھڑی رہتی آسامنے | کدھیں شہ اُپر کرتی کوی آمنے
کدھیں بند پکڑتی تھی کوی ناز سوں | کدھیں دوُر کوی جھاڑتی ساز سوں
کدھیں کوی کھلاتی اتھی پان آ | کدھیں کوی پکڑتی تھی پیکدان آ
کدھیں گُڑ دیے کوئی آتی اتھی | کدھیں نیہ سوں کوی جیولاتی اتھی
کدھیں کوئی پیالا پلانے کوں آے | کدھیں کوی نُقل لیاکے شہ کوں چکاے
کدھیں پھول ستی تھی کوی بر منے | کدھیں کوی بُلاتی اتھی گھر منے
کدھیں کوی دکھاتی سِنا کھول کر | کدھیں کوی رِجھاتی بچن بول کر
کدھیں کوی دیوانی ہو پھرتی اتھی | کدھیں کوی بے سُد ہو گرتی اتھی
کتنیاں سُد ستیاں ہور کتنیاں جیودیاں | رِجھانے کوں تقصیر نیں کچ کیاں
شہنشہ پہ جیو بھوت دھرتیاں اتھیاں | اشارت انکھیاں مار کرتیاں اتھیاں
چھنداں ہور نازاں کے کارے منتر | سکیاں چنچلیاں پر پھونکیاں شاہ پر
سو بینہ شاہ کوں ایک کا صد ہُوا | منتر تھا اُنو کا سو سب رد ہوا
کہ اُس شہ کے دل میں سو دھن مہر تھا | نہ تھا مہر وو باطلُ السحر تھا
جو ایک کوں جس دل منے ٹھار اچھے | ضرور ہے جو دُسرا وہاں بھار اچھے
سو ویسے منے شاہ وو آے کر | گلے سوں لگا شہ کوں سمجاے کر
کھیا پیار سوں شاہزادے کوں شہ | ترا جیو اِتنیاں میں کس پر ہے کہہ
دیا شہ کوں یوں شاہزادا جواب | کہ اے شہ نکو کر توں مُنج پر عتاب
ہریک نار اس ٹھار او نار ہے | سگھڑ ہور چھنور چو سار ہے
ولے کوی مرے دل کوں بھاتی نہیں | کسی میں سو وو توک آتی نہیں

اگر نار اچھتی وو اُس ٹھار پر
تو جھلتیاں سکیاں سب یو اُس نار پر

دیوانی ہر یک اُس کی یوں نار ہوی
کہ سر تے منجے رشک کا ٹھار ہوی

جو یو دیکھتیاں اُس کوں چک نین بھر
تو پانی پنتیاں اُس اُپر وار کر

جو دھن منجکوں لبدائی سویاں نہیں
پنیاں ہیں وے ایک وویاں نہیں

انو ہیں کسی پر مرا دل نہیں
انو تے منجے کوچ حاصل نہیں

جو پنکھی دیکھے چاند کارن جفا
ستارے جھمکنے تے اُس کیا نفا

کہ عاشق اسے شمع کا جو پتنگ
نہ بھاوے اُسے پھول کا کوچ سنگ

کمل پھول طالب جو ہے سور کا
وو محتاج نیں چاند کے نور کا

منجے اُس سکیاں کا سو یو چھند نہ بھاے
سمندر کوں امریت کیا کام آے

سو دھن باج شہ کس پہ جیوں نیں دھرے
کہ ہنس موتی کھاتا ہے نا کنکرے

ضرور اب ہوا بھید یو بولنا
معما جو ہے سو اسے کھولنا

کیتا بات ما باپ تے ہیں چھپا ووں
کسی ہور دوسرے کوں درمیانی لیاووں

اپس کوں اپچ ہو کے رکھتا سنبھال
اپس کا اپے حال کہتا اتال

نبستا اسے کام کچ لاج تے
منجے بات یو فام ہوی آج تے

اسی بات پر کام لیایا اُنے
بڑیاں تے جو یو پند پایا اُنے

سو رازاں کی غنچیاں کوں کر پھول تب
کھیا خواب دیکھیا سو شہ پاس سب

سُنیا بات جب شہ نے اُس دھات کی
اُڑی سب خبر شاہ کی ذات کی

کھیا شاہ شہ کا عجب حال ہے
کہ قصّا یو سب خواب ہور خیال ہے

میادا یو آخر دیوانا ہووے
کدھر کا کدھریاں تے جانا ہووے

خدا یاد دے توں صبر و آرام اُسے
پلا دھن کیرے وصل کا جام اُسے
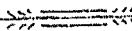
مشورہ باعطارد

عجب ایک اُسوقت پرمرد تھا
ہُنر وند عاقل جہاں گرد تھا

دنیا کے اپیں بند تے آزاد ہو
پھرے شرق تے غرب لگ بادہو

کدھیں روم میں تھا کدھیں شام میں
کہ وُستاد تھا وو ہریک کام میں

عطارد سو نقاش کا نام تھا
بھلا ہور بُرا سب اُسے فام تھا

ہریک ملک اوپر گذر تھا اُسے
ہریک شہر کا سب خبر تھا اُسے

ہریک ٹھار اوپر اُسے ٹھار تھا
کہ خوش طبع مسکیں ادب دار تھا

ہریک شہر پھرنے ہوس تھا اُسے
ہریک کام کرنے کو جس تھا اُسے

سو نقاش ہنس مکھ جیوں ورد تھا
عجب کوچ شیریں زباں مرد تھا

دھرے کام میں لاف مانی اُپر
کرے باو جیوں نقش پانی اُپر

اگر خیال دوڑاے وو دور کا
انکھیاں موند صورت لکھے حور کا

جہاں خوب خوش شکل دیکھے سُندھر
لکھے نقش اُس کا وو نقاش کر

جتنیاں خوب تھیاں سندریاں جگ منے
رکھیا تھا اُنن نقش لِک اپ کنے

کرے زندگانی وو اس دھات سوں
سرانا سکے کوی اُسے بات سوں

یو نقاش کی شہ خبر پاے کر
اُسے اپنے خلوت منے لیاے کر

سنگات اپنے بُلا اُسے چاو سوں
لگے کرنے تعظیم بھو بھاؤ سوں

کہیے تو جو دیکھیا جتنیاں سُندریاں
سلکھن چھبیلیاں چنچل چھندبھریاں

تجے کون اِتنیاں میں خوش آی ہے
تجے کون کہہ سُندھری بھائی ہے

سُنیا شاہ تے بات یو کان دھر
انکھیا شہ کوں نقاش تسلیم کر

کہ خوباں تو شاہا بہوت خوب ہے
یکستی سو یک خوب محبوب ہے

کِسے باس ہے ہور کِسے رنگ ہے
کِسے باس ہور رنگ بھی سنگ ہے

پھُلاں ہور خوباں یو یک ذات ہے
کہ یک رنگ یک روپ یکدھات ہے

کِسی ہیں سو چھند بند ہور ناز بھوت
کسی ہیں صورت شکل کا ساز بھوت

کِسے ہیں بڑا کوں کسے ہیں سراوں
کہ خوباں ہے شہ خوب سب اپنے ٹھاوں

نہیں باس سُنبل کی نرگس منے
جو اس ہیں اچھے سو نہیں اُس منے

نہ یک جنس لک جنس محبوب ہے
جو بھاوے اپسکوں وہی خوب ہے

جو عاشق لبدتا ہے دیک آس تے
وو کچھ خارج ہے رنگ ہور باس تے

جنم سب گھٹاشہ اسی کام ہیں
جو توں پوچھتا تو مرے فام ہیں

بھتے مُلک دیکھیا ولے کوئی نار
نہ دیکھیا کہیں مشتری نار سار

پریاں سُندریاں سب سو دھن حور ہے
کہ باقی سو چانداں وو جیوں سور ہے

نوے چھند ہور ناز نلتل نہ پای
کہ فتنے اچھے باپ غمزا سو مائی

سو سنگار کر آئے دھن ساج سوں
ستارے تے گم ہوئے اجنت لاج سوں

جھمک کھن ہیں جھمکا کے مُکھ نور کا
شرم کھائے خوبی ہیں دھن حور کا

جو باتاں ہیں وو نار ٹک آئے گی
ہتیلی ہیں لیا بہشت دکھلائے گی

عجب کچ سو خوبی ہے اُس دھن منے
کہ پھرتے اُسے دیکھ ٹک بن منے

رہے رشک تے پھول لھو گھوٹ کر
مریں جھل تے غنچے سِنا پھوٹ کر

گرفتار ہوئے پھول دھن قہر ہیں
تو یوں ٹانکتے سیاست کر شہر ہیں

سو بجلیاں سو دھن سم ہو آتی اہیں
شکم درد تے تلملاتی اہیں

انکھیاں لال اُس نار ناراں کیاں
کہ موتی اُپر جیوں جڑے مانکیاں

اچھے مول بچ نین دو جھم کنے
کہ بجلیاں ہیں سورج کے چشمے منے

تماشے دِسے اس منے دھات دھات
غضب زہر ہور لطف آبِ حیات

دِسے پُتلی یوں نار کی آنک میں — کہ بیٹھیا بھنور آنب کی پھانک میں
جو عاشق ہو کر جیو اُس سات لاے — غصے تے مرے پیار تے جیو پاے
جسے حور کہتے سو دھن چھانوں ہے — دنیا میں جھوٹی حور کا ناؤں ہے
جو بنگالے کا سحر جیو گھات ہے — سو اُس مشتری نار کی بات ہے
بنگالے شکر کوں جو یاں لاتے ہیں — سو اُس کے ادھر اُسکوں پیچانتے ہیں
بنگالے شکر کوں جو میٹھائی ہے — سو میٹھائی دھن لب تے وو پائی ہے
اپس سینچ دکھلا کے وو شوخ نار — سورج چاند تارے ملا ایک ٹھار
سنپر سحر منتر کے داواں تلیں — اچھالاں لڑیں اس کے پاواں تلیں
انچل اُس مُصلا ہے جبریل کا — سپہ زُل سو سبحہ سرافیل کا
رکھے نار وو ناز سوں یک جہاں — سورج چاند سجدا کریں آ وہاں
لگیا نیں اجھوں ہات کس غیر کا — کہ نیں روح کوں ٹھانوں واں سیر کا
بنگالے میں ہے ٹھار اُس نار کا — نہ ہے چاندنا سورج اُس سار کا
دھرے نار وو مشتری شاہ نام — کتے بادشاہاں ہے اُس کے غلام
بیوے ناؤں رکن مرد کا اُس انگے — نہیں کوئی ایسا جو اُس کوں منگے
بنگالے کی اُس پادشاہی اچھے — اُسی نار کی واں دُراہی اچھے
اُسے ایک زُہرا سگی بھان ہے — سو داؤدتے وو خوش الحان ہے
بڑی حور ہے جیوں نھنی جیوں پری — سو زُہرا اچھے یک دوجی مشتری
اگر اُس سکی کا تجے آس ہے — تو اُس کی صورت اب مرے پاس ہے
اگر توں منگیگا تو میں لاؤں گا — تجے اُس کی صورت سو دکھلاؤں گا
کہا شہ مُنجے بیگ دکھلا اتال — کہ مُنج میں رہیا نیں ہے اب کچ حال
اگر صورت اُس کی جو دکھلاے گا — تو توں دل کے مقصود سب پاے گا

اتال اُس کی صورت دکھانا بھلا — وو صورت کہاں ہے سو لیانا بھلا
عطارد لگا اُس کوں سمجاے کر — شہنشہ کوں باتاں میں ٹک لاے کر
جو دھن کا صورت شہ کوں دکھلائیا — سو شہ لبدی کوں سرتے لیدائیا
سو دھن کا صورت قطب شہ دیکر — پچھانا کہ وُہی ہے یو من ہر سُندھر
نشاں اُس کے اِس میں جو پانے لگیا — سو چُم چاٹ چھاتی سوں لانے لگیا
اُسے میرے دل کے بھِتر ٹھار ہے — دیوانا کری مُنج سو یو نار ہے
دغا دے گئی تھی و لے آئی بھی — لگیا تھا مرا جیو ہور لائی بھی
عجب حور خصلت اہے یو پری — کہ سپنے میں آ مُنج دِوانا کری
سو دھن خواب میں جانی مُنج پل نہیں — پیا وو کل پِرہ کی ہے اُس کل نہیں
جنم سب اسی دھن کوں جپتا ہوں میں — اسی دھن کی خاطر سو تپتا ہوں میں
میرے خواب میں آ ی سو یو چ ہے — مُنجے یوں جو لبدائی سو یو چ ہے
یہی نار اُس محل پر آئی تھی — یہی نار واں اپسے جھمکائی تھی
اِسی نار کوں دیک میں سُد ستیا — اُسی نار کے عشق میں یوں گھٹیا
میرا دل لیکر گئی ہے یو سُندری — پریشان کی ہے مُنجے یو پری
چِتا را جو دھن روپ لیا یا چِتار — تو ٹک آج میرا ہے خاطر قرار
نہیں تو مِرا حال مشکل اتھا — کہ بھو تیچ بیتاب یو دل اتھا
سو نقاش کا بھوت اُپکار جان — کرُوڑ ہور لاکھاں دِیے اُسکوں دان
کہ یا قوت الماس ہیرے رتن — دیے بے حساب اُسکوں شہ مال دھن
نہیں انت کیتی کچ اُس دان کوں — گلستاں کیے شہ بیابان کوں
پڑیا شہ کے خوشحال ہو کرو و پگ — سُنے میں ہوا غرق سر پانو لگ
جو دھن کی صورت شہ دیکھی شوق سوں — پڑی اُس وقت یو غزل ذوق سوں

غزل

دسیں دھن مکھ بیچ نیناں کہ موتی تھال میں ڈھلتے
لٹاں چھٹ تن اُپر یوں ہے بھونگ جیوں نیر پہ چھلتے

بدل رنگ سیام کھن کنتل نین ابلق نپٹ اچپل
کہ کالے ڈونگراں کے تل بچے ہرناں کے اوچھلتے

لنبی لڑاپ اپس کتکی نپٹ سرزد ادک ہٹ کی
چھُرالے ناگ تج لٹ کے سنپارے دیک کر جھلتے

دیکھت دھن نین چھل کھا کر مچھیاں دعویٰ کیاں آ کر
تو سب جگ یوں پکڑ لیا کر کڑائی بیچ لیا تلتے

نین دو مست چنچل کے اچھیں بیچ مکھ نرمل کے
کنول پر بند جیوں جل کے سورہ رہ باوٹے ہلتے

دسن تے جگمگی جوتی امولک دھال گج موتی
دریا دیک رشک تے روتی ستارے حسد تے جلتے

دُدُل دھن پہنے کاناں میں کہ سُرج پھول پاناں میں
سورج چاند آسماناں میں بچارے لاج تے گلتے

تلک پھندنا نہ ساجے کیوں کہ منک موتیاں کی لڑ جھے یوں
کجل مخمل کنتل پر جیوں سو موتی آج جھل جھلتے

عطارد کوں شہ حال سب بول کر
کہے خواب دیکھے تھے سو کھول کر

کہ اس دھن سوں مُنج عشق اس دھات ہے
کہیا ہوں تجے میں جو کچ بات ہے

کہ عاشق اہے توں اپی دردمند
تجے فام اُس کام کی سب ہے چھند

اتال اُس کے ملنے کی تدبیر کر
توں بیگ ہو نکو کام تاخیر کر

جو دکھلائے گا توں سو دھن کوں تجے
جکچ توں منگے گا سو دیونگا تجے

سنگاتی تج ایسا کہاں پاؤں گا جدھر توں لیجا گا اُدھر آؤں گ
کہ بش یار تیرا اسیرا یار توں لے چل جاں ہے وو دھن مُنج اُس ٹھاز
عطارد یو سُن بات حیران ہو اپس میں اپے ٹک پشیمان ہ
کھیاشہ کوں یو کام مشکل اہے کرن کام اس دھات کس دل اہے
کہ یو کام اندیش کرنا بھلا اگر سچ پوچھے تو بسرنا بھلا
توں دیکھیا نہیں درد اجھوں دوک کا توں نیں جانتا کچ قدر سوک ک
توں عاقل ہے شہ ٹک اپس میں بچار نکو ہو توں اس کام پر اختیار
کدھیں ٹک بکیلا رھیا نیں ہے توں اجھوں دُکھ درد غم سھیا نیں ہے توں
کہ یو کام ہنسی کھیل کا کام نیں فن اس کام کا ہر کسے فام نیں
توں جس ملک جانے کوں ہے اختیار پری دیو جن پنت میں ٹھار ٹھار
کہیں بات میں خیر کیتیں شرا ہے کہیں آس اُمید کیتیں ڈر اہے
توں نو خیز ہور جان مغرور ہے بُڈھیاں کا اندیشا بہوت دور ہے
عقل جوانی دیوانی اچھل وند کھیں جوانی یو بے بند اسے بند کھیں
توں اپنی جوانی میں شہ غرق ہے کچے ہور پختے میں لئی فرق ہے
سکندر پڑیا تھا جو ظلمات میں رھیا تھا بلا کے سنپڑ ہات میں
بُڈھیاں سو پنج اُنے تو بچار یار بچار بُڈھیاں کیچ حکمت تے نکلیا بہار
بُڈھیاں کوں جواو پیچ تے پوچھتا تو ہرگز اُسے دُکھ نہ ہوتا بہتا
جواناں کی سن ہے سو شر شور ہے بُڈھیاں کی سو تدبیر کچ ہور ہے
خاماں پکے باج رنگ خوب پاناں ہیں نیں بُڈھیاں میں پُختگی ہے سو خاماں میں نیں
دنیا وار صاحب جو سکتے اہیں بُڈھیاں کوں نزیک اپنے رکھتے اہیں
گنبھیر ہیں بُڈے نت گنبھیراں کنے جواناں دُعا منگتے پیراں کنے

بڈے خوب معقول ہر ایک باب | بڈھیاں کی دعا ہوتی ہے مستجاب

نہیں جھوٹ یو سچ ہے سچ جان توں | بڈھیاں کی یو پند خوب ہے مان توں

کہ ہے گھات بھو دھات ہر گھاٹ ہیں | کہ ٹھنڈ دھوپ ہور باد ہے باٹ ہیں

دکھن تے بنگالا بہوت دور ہے | بندا ایسے کاماں تے معذور ہے

سو یو بول اس شہ کوں بھایا نہیں | ادا بے روشس کچ خوش آیا نہیں

سو خاطر پہ ٹک ماندگی لیا ہے کر | کھیا شاہ غصے منے آ کے کر

توں سست ہور باتاں بی تیریاں سست ہے | درست نیں تو کہنا ہے سونا درست

زینت میں رکیا ہوں ادھر جانے کا | نہیں حاجت اب تیرے سکلانے کا

بڈھیاں کوں سو کھنواد کی عقل ہے | کتاباں میں لیکھے سو یو نقل ہے

بڈھیاں کوں کہاں عقل سپنور ہے | کہ ساٹے و بدنھاٹے مشہور ہے

بڈھیاں کوں نہ کچ عقل نا فام ہے | بڈھیاں کا جھٹے نا نو بدنام ہے

جفا پیری ہور نا توانی منے | ہر ایکس کوں لذت جوانی منے

بڈھیاں کے سو کاماں میں اب رنجہ نہیں | بڈھیاں میں بھرم باج بھی کچھ نہیں

بڈھیاں میں سو کچ گیان کا بل نہیں | درست ہے بڈھے جھاڑ کوں پھل نہیں

بڈھے پیس کر کھانے کوں خوب ہے | بڈھے پینگرٹی پھسلانے کوں خوب ہے

طرز عشق کا توں نہ پیچھان نا | نہیں کی تو بھی آپے نا جان نا

یو قصا و و مسلا ہوا دکھنی | بھروسے کیرے بھینس کٹڑا جنی

توں اتنیچ میں یوں ہوا ہم سوں | پینے ملک دیکھیا سو کس فہم سوں

رکنے کئی نہ نخی بات یو اس سنگات | دیے مصلحت کوں کہی شہ یو بات

توں عاقل ہے کر تج پتیایا ہوں میں | تجے اپنے نزدیک لیایا ہوں میں

لگے دل کوں عاشق کے نا توڑنا | ٹٹیا گر اچھیگا تو بھی جوڑنا

ہمت کر توں تقوے کوں کی چھوڑ تا — جڑیا دل میرا کیا سبب توڑ تا

عطارد کھیا شہ توں شاداچ مدام — توں صاحب میرا میں ہوں تیرا غلام

تجے عشق میں آزماتا اتھا — سنتم بات اس دھات لاتا اتھا

سدا راج کر ہور جی جگ میں جم — سچا پاک عاشق توں ثابت قدم

جکوی یار سوں اختیار ہوئے گا — تو اس یار سوں اختیار ہوئے گا

اگر یار دلدار ہور اہل ہے — تو یو کام کرنا بہوت سہل ہے

جو شہ تج سو دھن⁽¹⁾ کا پتا فام ہے — تو یو کام کرنا میرا کام ہے

سو یو بات سن شاہ خوشحال ہوا — جو پیلا ہوا تھا سو پھر لال ہوا

جو طالب کے من میں مطلوب ہے — برا ہونے کی ٹھار اسے خوب ہے

کھیا شہ عطارد میرے پاس ہے — اناں اس کے ملنے کی تج آس ہے

ہوا شہ سو دھر پت میں اختیار — کہ بندے نے کوشش خدا کرنہار

سو گنونت چتارا بہوت دھات دھات — کھیا شہ کوں سمجا کے بہو دھات بات

کہ چلنے کوں اب مستعد ہو پہ کر — شہنشاہ کوں بیگ دے توں خبر

جو سنگات⁽²⁾ ہر جنس کا لے قماش — کہ عالم میں نا ہوئے یو بات فاش

اگر کام کرتا تو یوں کر یو کام — کہ دشمن کوں نا ہوئے یو کام فام

لے شہ آج سوداگری کا لباس — کہ تیرے وندی آس تے ہوئیں نراس

سو یوں جائیں اب شہ کہ جانے نہ کوی — ہمیں کون ہیں یو پچھانے⁽³⁾ نہ کوی

پھراکراپس کے سو اس بھیس کوں — یو سٹ دیس چل جائیں پردیس کوں

جو منگتا ہے شہ یوں کہ مقصود پائیں — تو باٹ اب ہمیں سٹ کواڑ باٹ جائیں

کنا تھا سو کہیا تجے میں بچار — اناں ای شہنشہ ترا اختیار

اگے پائیں ہے ہور پیچھیں گوا — اندیشا نکو کر ہوا سو ہوا

---

(۱) سبب (۲) سنگھائیں تو (۳) کر

دونوں کے یکدل ہو کر را جوٹ — رکئے کام اُدھر جانے کا آج گھٹ
اگر نا پچنا پچ ہے تو گھنگھٹ ہے کیا — نکل جائیں چل بیگ یاں ہٹ ہے کیا

اجازت خواستن محمدؐ قلی قطب شاہ از پدر و مادر

چھپا راز پرگٹ ہوا شاہ کا — کہ عاشق اہے شاہ اُس ماہ کا
چھپی بات نیں یو جتا شہ چھپاے — کہ عشق ہور مستی چھپایا نہ جاے
رکیا بات ظاہر دو اُس بات میں — رکتا کوی رکھے آگ کوں ہات میں
جو یک گھر منے عود کوں کوی جاے — تو سو گھر لگ[1] اس عود کا باس جاے
کہ پھل کیوڑے کا جو باس ہے چھنال — نہ رکھ سکسی ہرگز اِسے کوی سنبھال
پِرت کوں چھپانے کہیں ٹھار نیں — پِرت باولی ہے چھپن ہار نیں
جداں تے جو پیدا ہوا ہے یو جگ — پِرت کوی چھپا نیں سکیا آج لگ
پڑی خلق مکھ بات یو پھانک کر — رکھیا جاے اسمان کیوں ڈھانک کر
جو اہرا جل سیں جھر سر نوشت — جو جل گزرے جس سرتے ہو سرگزشت
محبت او لینچ توں کر نکو — کریگا تو رسوائی تے ڈر نکو
محبت کنتے ہے سو رسوائی ہے — یو رسوائی عاشق کوں ہو آئی ہے
وہی پار بھاتا اہے یار کوں — مشقت سوں ڈھوے یار کی بھار کوں
محبت لگیا ہے جسے پیو کا — نہیں کوچ پروا اُسے جیو کا
اول جیو تے ہات دھوتے اہیں — پچھیں عاشقاں عاشق ہوتے اہیں
سو ہاتی ہے رُسوائی یاری منے — کہ عاشق کوں عزت ہے خواری منے
یہاں پادشاہی غلامی اہے — یو بدنامی ہیں نیک نامی اہے
محبت ہیں ہوتا جہاں جگ اسیر — برابر ہے واں پادشا ہور فقیر

---

(۱) سنیے

ندیم اپنے کوں شہ بُلا بھیج کر   یو قصّا کھیا اس سکنے سربسر

کھیا ہیں کھیا جیوں تجھے تیو تج توں   کہہ یو بات بھو دھات اس شاہ سوں

رضا منگ بھیجیا شہ شہنشاہ کن   کہ جاتا ہوں اب ہیں بنگلے کے دھن

کھیا جب ندیم اُسکوں جاکر یو بات   اندیشا لگیا کرنے شہ مکھ دے ہات

کھیا کوی کہو ہیرے فرزند کوں   کہ سُن کان دھر باپ کی پند کوں

توں سورج ہے نکو دور ہو اسمان تے   توں ہیرا اچھے نا بچھڑ کھان تے

توں پھل ہور ہے ٹھانو تج پھول بن   توں سرو ہور جاگا ہے تیرا چمن

توں شاہی کیرے بزم کا شمع ہے   توں جم جیو تج نِمے ہیرا جمع ہے

نکو کر پریشاں دل جمع کوں   نکو توں بجھا جھمکتی شمع کوں

جسے یار کہتے سو کیش یار نیں   اگر ہے تو بھی کوی وفادار نیں

وفادار سو یار کرتار ہے   توں اُس سات ہو یار اگر یار ہے

اپے اُس سوں ہور وو اپس سوں اچھے   توں وو عین ہور عین دوتوں اچھے

نکل ایسے کاماں سے تے آنا بھلا   محبت خدا سوں لگانا بھلا

توں جس سات جیو لانے کوں جائے گا   تجھے سٹ وو دُسریاں سوں جیو لائے گا

کہ کامل مثل کہہ گئے یوں انگے   منگوں ویدیں وید سو دھنک کوں منگے

نہ یاری کے لایق ہریک یار ہے   ہزاراں ہیں یک کوی وفادار ہے

ہر ایکسکوں جیو یو کہ لایا نہ جائے   زمانا بُرا کس پتیایا نہ جائے

کہ جسکوں پتیاکر توں جیو لائے گا   اُسی تے توں آخر دغا کھائے گا

اپس گھر ہیں اچ نا نکلنا بھلا   بُرا وقت ہے دیک چلنا بھلا

نہیں خواب یو خیال توں بیگ سٹ   نکو کر توں اس کام کے تائیں ہٹ

ہیرا جیو ہور دل ہے تجھ پر فدا   نکو ہو توں بُڈھے پن ہیں منج تے جدا

نکو نھا اُس جا توں میرے پاس تے — نکر مُنج زرا اس اِس امید آس تے
کِیا باپ شہ مجنُوں کہہ کیا بُرا — کہ توں آج ہوتا ہے اُس تے جُدا
ندیم اُس جنس(۱) کی خبر لیائے کر — کھیا شاہ کوں یو بچ سمجائے کر
خبر اس تے اِس دھات جو شاہ پائے — ندیم کوں جھڑک سٹ کہ غصے میں آئے
کہ نیہہ کا خبر نیں یو دھرتے اہیں — جھوٹی بات پچُھلچ کرتے اہیں
توں یاری ہر ایکس سوں نا جوڑیوں — توں دل کوں نکو موکلا چھوڑ یوں
یو دل نھیں بلا غیب کی کُچ اَسے — دیوانا عشق باز ہور ہُچ اسے
کئے عشق اول تے یوں عشق باز — کہ مندھر حقیقت اہے سیڑی مجاز
سڑی اُس اُپر پانوں رکھ بعد ازاں — توں مندھر میں جا جیو منگتا جہاں
کہ جس یار کوں یار سوں غرض ہے — یو دُکھ سو سنا اُس اُپر فرض ہے
جفا نیں مُنجے عشق کے بند تے — نفا نیں ہے کُچ جگ کیرے پند تے
سُنے نیں کے مجنوں دُکھیں تب سیا — سو لیلیٰ کی خاطر دو کیا کیا کیا
سُنے نیں کے فرہاد سے یار نے — دیا جیو شیریں کے کارنے
محبت کے مارگ نہیں جانتے — جھوٹے چُپکے کی مُنج کوں رنجانتے
مُنجے اُس چنچل دھن کنے تیں جیون دیو — جو ہوتا سو میرے اُپر ہون دیو
لگیا نیں ہے یو جیو اس دھات سوں — جو ٹوٹے یکا ایک کس بات سوں
خدا عاشقاں کے لکھیا بھاگ میں — کہ جلنا اہے عشق کی آگ میں
میں راضی ہوں اپنے اِسی بھاگ تے — سمندر کوں نیں خوف کُچ آگ تے
مُنجے اُس تے شادی اہے غم نہیں — کہ دُکھ عشق کا شاک تے کُچ کم نہیں
خوشی ہے وے عشق کا درد کاں — جسے درد یو ہے سو وو مرد کاں
یو ایسا درد نیں جو ہوئے ہر کسے — بڑے بخت اُس کے خدا دے جسے

---

(۱) وطنا

منا کرنے پیبرت پڑیا جگ گلے — مجکوی سمجے نا اُسس سنی کیا چلے
نہ کچ مجکوں حاجت ہے پند سنا یوں — سمجتے تو نا بولتے بات یوں
جو عاشق پرت پھند میں بند ہے — اُسے داغ پر داغ یو پند ہے
کہ عاشق سچا ہور جاں باز ہوں — پنداں تے یو لوگاں کی ہیں واز ہوں
یو وارنا کے دیکھیا ہوں میں بار بار — کہ عاشق کوں نہیں ہوتی پند سازگار

رُباعی

میں نار ہوں اُس شہر تلک جاے بن — چنچل سکی کا چک درس پاے بن
اس جیو دِوانے کوں کیوں ہوے قرار — اُس نار کو اِس ٹھارے کر آے بن

رضا باپ جانے کوں جو نیں دیا — منا کر منا کر منا جو کیا
سو شہ ماں کے نزدیک جا بیٹس کر — نپٹ عجز سوں پانو پر سیس دھر
جسے عشق اُچھالے وو کیوں چپ رہے — سو اُس ماں کی پاس شہ یوں کہے
مُنجے سوں ہے اُس دھن کے دیدار کا — منجے سوں ہے اُس چھند بھری نار کا
مُنجے سوں ہے اُس دھن کے دو نین کی — مُنجے سوں ہے اُس کے میٹھے بین کی
مُنجے سوں ہے اُس رنگ بھرے گال کا — مُنجے سوں ہے دھن مشک رنگ بال کا

پر پر پڑے نہ بوجے جس پر پڑے سو بوجے
کیا پر کروں کہو ہوں کو بر مُنجے نہ سوجے

کہ میں شہر بنگالے کوں جاوں گا — خدا لیاے تو بیگ پھر آوں گا
جنی ماں اپن مہر سوں آے کر — کہی شاہ توں یوں سواں کھاے کر

سُنی نا جو یو بات شہ پیو تے
ڈری شاہ کے نازنیں جیو تے

مبادا اپس پر کرے گھات کچ
کہ سُنتا نہیں کس کی یو بات کچ

اُسے عشق اُس نار کا زور ہے
دیوانا ہُوا فکر اسے ہور ہے

جو ماں کی پی نیں بات شہ ٹک سُنیا
ہزاراں نقش ناصحاں پر چُنیا

ہُوا شہ کوں معلوم خوب ہچ اتال
کہ شہزادے کوں کوہی نہ رکھ سی سنبھال

رباعی گفتن ابراہیم شاہ

عاشق ہے جکوی پند اسے بھاسی نا
مر ہے ملک اس باٹ ہیں تے جاسی نا

کیا کام منا عشق تے کرتے ہیں اُسے
ہرگز کسی کے کُو[1] منے وہ آسی نا

کہے شہ کوں توشا دینا باٹ کوں
کہ جاتا ہے شہ عشق کے ہاٹ کوں

گئے دور شہ دل ہیں تے کوپ سب
لگے مستعد کرنے اب موپ سب

سو دلدار غمخوار یاراں ملے
شہنشاہ کے دوستداراں ملے

جو توشا پکا کر دئے شہ اپے
چُرا کھانے کوں لوگ اُسے لی چپے

جھٹالے سو توشے کوں چور آئے کر
کہ اُس ٹھار شہ بیگ پھر آئے کر

تماشاں کے بندلے دئے بے شمار
ہتیاں کی انباریاں اُپر کر انبار (انبارنا)

غلام ہور باندیاں ندیم ہور قوال
دئے شہ کوں خدمت کی خاطر دنبال

گلے شاہزادے کوں شہ لا لئے
جچکچ شاہزادا منگیا سو دئے

کہ فرزند سفر کرنے جاتا اہے
خدا جانے بھی پھر کو آنا اہے

خزینا دیا شہ کوں شہ شاد کر
سو اونٹاں اُپر شہ چلے لاد کر

اٹھیانا دکھانتیاں کیرا سر بسر
فرشتے[2] جو تھے سب اُٹھے جاگ کر

(۱) پندیں (۲) سُتے

رین کا سو تیسرا دو پارا اٹھا — کہ نکلیا صبح کا ستارا اٹھا
حشم کی سو چوندھیر تے فوجاں اٹھیاں — دکھن کے سو دریا تے موجاں اٹھیاں
علم یوں دسیں شاہ کے ساز سوں — کہ خوباں لئے دور اچھا[1] ناز سوں

رخصت شدن شہزادہ

کھڑے سعد سشہ دیک ہستی — چلیا بھار سب باند کر گھر ستی
لگے کرنے ما باپ سشہ کوں دعا — خدا دیوے سشہ تج تیرا مدعا
پنم چاند جیوں دو نو گھٹنے لگے — ستارے انکھیاں ہیں تے ٹٹنے لگے
کہے شاہ ما باپ کوں پھر یو بات — کہ ہیں دل کے ہت ہیں نہ دل میرے ہات
نکلنا کسے گھر تے بھاتا اچھے — منجے دل یو ستی لجاتا اچھے
رکتا ہیں رکھوں دل کوں رہتا نہیں — یو کیا بھید ہے کوئی کہتا نہیں
بھوت منج کوں لگتا اچھے یو عجب — کہ آدم پہ غالب ہے دل کیا سبب
منجے یاں رہنا بھوت مشکل اچھے — کہ اتنا کیا سب سو یو دل اچھے
ہوا رام ہیں دل میرا رام نیں — یو دل کیا کرے گا منجے قام نیں
کسے بل ہے جو حرص کوں ڈال کر — رکھے اپنے اس دل کوں سنبھال کر
اُسے آج سنبھال رکسی نہ کوی — یو سر زور ہے لڑنے سکسی نہ کوی
شہاں عجز[2] ہیں دل کیرے زور تے — تو کیا ہوئے گا اب کسی ہور تے
پنکھی ہور پری ہور دیو ہور جن — یو سب دل کی خدمت کریں رات دن
سو ما باپ کوں سشہ دلاسا دیکر — چلیا اپنے معشوق کے شہر ادھر
تو انپڑا وتے آئے منزل تلگ — پھرے شہ کے ماں باپ پڑ شہ کے پگ
چلے شاہ منزل کوں یوں داٹ داٹ — کہ یک دیس ہیں جائیں ہینے کی باٹ

---

(۱) اچھا (۲) عاجز

ہر یک ڈگ میں شہ دھن کوں جو بنا اتھا　　تلیں تل پرت زیاست ہوتا اتھا
محبت کے کاماں میں سارا ہو کر　　لگیا پھرنے صحرا میں یارا ہو کر
عبیر اُس سو دھن پنبہ کا دھول تھا　　انی دار کانٹا اُسے پھول تھا
جسے عشق کی آگ جالی اسے　　لحاف اس اگن بچھیں نھالی اسے
(ن) سٹیا راحت اپنا نپٹ دیہ کا　　کہ جوں حق ہی تیوں پنت چلیا نیہ کا

غزل گفتن محمد قلی قطب شاہ

مد عشق میں پیا سو چڑیا ہے اثر منجے
سُد عقل فہم چھین کیا بے خبر منجے
دھن مکھ اگن میں پڑنے سمندر ہوا ہوں آج
طوطی نہیں ہوں میں کہ جو بھاوے شکر منجے
پھُسلا کے خوبی سوں لجاتا بُلا[1] سے کر
شاندے یو عشق آج کدھر کا کدھر منجے
ہاتف خبر دے بیگ اگر دوست ہے مرا
کس رات آملے گی وہ چنچل سندر منجے
باول ہو باونا[2]د پھروں دشت میں اتال
نا بھاوے سنگ چلکہ کسی کا نہ گھر منجے
(ن) ہاتف مجھے خبر دے اگر دوست ہے مرا
کس رات آملے گی وہ چنچل سندر مجے
اپ بھاوتا ہوا ہوں سبھیں بھاونیاں کوں چھوڑ
دھن بھاوتے وو کھینچ لے اپنے ادھر منجے

---

(۱) بھلاسے　(۲) بنے

کشتن محمد قلی اژدھارا

لگا آس امید سبحان سوں — جو شہ بات چلتے اتھے دھیان سوں

یکا ایک اِس بات میں دور تے — نورانی سو نیناں کیرے نور تے

دیکھی گرد اند کار ہے بے شمار — کہے یو ابھالاں رتنے کا ہے بھار

اسی سات شہ دل میں کچھ لیاے کر — سو نزدیک اس پہاڑ کے آے کر

کہے شہ عطارد کوں کہ کیا ہے یو — کہ اند کار دستا ہے اِس دھات سو

عطارد دیا شہ کے تیں یوں جواب — کہ اے شہ جہانگیر عالی جناب

بلند گرڈ یو بی مثل گگن سار ہے — دیواں ہور سانپاں کا یو ٹھار ہے

بنی آدم اس ٹھار نیں ٹھارتا — پنکھی پنکھ اس ٹھار نیں مارتا

انبر تے بی اونچا ہے اونچائی میں — دھرت تے بی چوڑا ہے چوڑائی میں

جو یک سنگ تے اِس پہڑ پرتے کو ہے — تو بھیں ہور اسماں مِل ایک ہوے

بلٹ پہاڑ اس پہاڑ کا ناو ہے — یو اسمان اس پہاڑ کا چھانو ہے

کہ ٹک فہم اس پر جو چڑتا اہے — تو ماندا ہو اس ٹھار پڑتا اہے

اندیشا نہ چڑ لنگ ہو پکڑے کمر — نظر ٹھیبنس کھا کھا پڑے اُس اپر

نہ اُس پہڑ(1) پر سنگریزے اہیں — لھو سے خنجراں ہور نیزے اہیں

جو اس پہاڑ پر جانے اچھنا محال — تو ٹکڑے ہو پڑتا فلک جیوں ابھال

جو ہلتی نہیں ہے زمیں ٹھار تے — سو اس پہاڑ سنگین کے بھار تے

جو شہ دیکھتے تھے نین لاے کر — یکایک یک کبیں سوں آے کر

بلند ایک بنڈا پڑا واں نظر — دو مشعل جھمکتے اتھے اس اپر

دو رنگ تھے اُسے رنگ سیہ ہور سفید — کدھیں ہوے پرگٹ کدھیں ہوے نہ بید

---

(1) پہاڑ

جو بنڈا وو تھا سو یکایک وہاں　　لگیا دینے چنگیاں سوں ملکر دھواں
کہے اس عطاروکوں شاہِ جہاں　　کینے آگ روشن کیا ہے یہاں
جواب اُس دیا یوں عطارو پھرا　　بڑا ایک رہتا ہے یاں اژدہا
پنڈا نیں یو اُس اژدہا کا ہے تن　　دو مشعل ہیں اُس اژدہا کے نین
کہ جبڑا سو جیوں غار محکم اچھے　　دھواں نیں یو اُس سانپ کا دم اچھے
اٹھی آگ شعلے شفق کھم سکتی　　سو اس ناگ کے آتشیں دم ستی
نکلتا ہے شعلیاں سوں دم ناگ کا　　کہ بادل برستا ہے مینوں آگ کا
چل ای شہ پھریں اب ہم اس گھاٹ تے　　سلامت گیا نیں کوی اس باٹ تے
جو دیکھے نہیں باٹ انگے جانے کوں　　لگے کرنے تدبیر پھر آنے کوں
کہے شہ کہ مردانے مرداں کہیں　　انگے کا پچھیں پانو رکھتے نہیں
مرد وو جو مرداں سنے ناتوں کر　　چلے عشق کی باٹ سر پانو کر
منجے کام نیں کس کی تدبیر سوں　　کہ راضی ہوں میں اُس کی تقدیر سوں
توکل خدا پر جو کرتا اچھے　　وو ہرگز نہیں کس تے ڈرتا اچھے
مردنے پکڑنا بڑا کام دست　　کہ لوٹے تو بھنڈار مارے تو ہست
کہی بات یو شہ عطارد کنے　　یکایک آکر سو ویسے منے
جو اُٹ اژدہا شہ کے سنمک چلیا　　کہ محشر کے بارے تے ڈونگر ہلیا
بتا کچ دو دھرتا اتھا ناگ بل　　کہ اسمان کوں مارتا پھن اُچھل
جو نزدیک آیا وو ٹک ڈاٹ کر　　گئے لوگ سنگات کے نھاٹ کر
علی ولی تھے مددگار واں　　خدا بن نہ کوی شہ کوں تھا یار واں
جو حملا کر آیا وو شہ کے ادھر　　کھڑے رہے وہاں شہ فرنگ کھینچ کر
سو شہ ہات کا ایک اسے گھاو لگ　　دو ٹکڑے ہوا سب تے پانو لگ

جو جلاب چاک وو ستیا تھے تے | زمیں سب ہری ہو رہی زہر تے
نظر زہر تے اس کی نا ہوئے کیوں | کہ تھوں شاہ کے زہر بھرا ہو جیوں
ہر ایک زہر بھرا سو پر چیت کا | کہ کرتا اسے کام امریت کا
فرنگ لال سب تھو بیں ہوی سر بسر | کہ بجلی پڑی جا شفق کے بھتر
کہے سب کہ رستم ہے شہ راست توں | شجاعت ہیں اس تے بی ہے زیاست توں
مدد جم تجے شاہ یاسین ہے | کہ توں ایک لاکھاں پہ سنگین ہے
حشم سب پڑیا پانو اس بات کوں | لگیا گڑ دینے شاہ کے ہات کوں
ہنسے شاہ اسوقت خوشحال ہو | چلے لوگ سب شہ کے دنبال ہو

نیتن بھکاری درس کے اورنت اُٹھ مانگے بھیک
پھٹوے رنین نلحری سوا جنون نہ لاگے سیک

جو یک ٹھار اترے تھے اس ٹھارتے | پڑیا شاہ کے دشت کو چار تے
سورج تاپ سب شاہ سوں جگ مگیا | سو یک پنچرسی کوٹ دسنے لگیا
کہ وو کوٹ شہ دیک حیراں ہوئے | بلاکر عطارد کوں نزدیک کہے
کہ یو کوٹ دِستا سو کس کا اہے | تجے فام ہے کہہ توں جس کا اہے
کھیا شہ کوں راکس ہے اس ٹھار پر | نہیں واں کہیں آدمی کا گذر
خندق سات ہیں سات سمر رساں | ہر یک برج اس کا ہے جیو آسماں
کنگورے بلند جو دسے دیس کوں | کنگوئی کرتے تھے سورکے کیس کوں
سو نین اُس کے دو چاہ غدار ہیں | کہ سر تین ہور ہات سو چار ہیں
دو راکس بی ایسا ہے کالا بلا ہے | جو شیطان دیکھے تو اُس نھاس جاے
خندق بے بدل وہ عجب غار ہے | کہ بھیں کے بھون کا مگر ٹھار ہے

وو راکس کے بالاں ہیں سانپاں ہیں یوں ۔ پچھونڈے پڑے راچتے بیلاں ہیں جیوں
صبح اُٹھ نہاری کرے نوسہتی ۔ کہ ملعون ہے وو بڑا نکبتی
بُرا ہے وو دجّال تے سو ہے ۔ خُدا موُں نہ دکھلاے اُس کا کِسے
نہ کوی سکسی اُس سات دندسارنے ۔ اجل کا نہیں کام اُسے مارنے
بھوت مشکل ہے سب سے یو چہ ٹھار ۔ کہ وو جھر سے چیوندجیر کو چار چار
نہیں بات انگے شاہ جانے کدھر ۔ سو ہمنا کوں یو کوٹ اُنگے بغر
اجھوں یاں تے پھر جائیں تو خوب ہے ۔ کہ جیفی انگے کھائیں تو خوب[1] ہے
کہ کوئی دیو سوں دندبسا یا نہیں ۔ ہنیاں سوں کنے گانڈے کھایا نہیں
نہ کوی سکسی اب اس سوں دندسارنے ۔ کہ اُسکوں اجل نیں سکی مارنے
کہے شہ ڈرالوُ اہے توں عجب ۔ ڈراتا ہے اننیاں کوں سو تو یچ سب
تیرے ڈرنے تے سب یو ڈرتے اہیں ۔ فکر نھاسنے کی یو کرتے اہیں
سنگاتی کے لوگاں تیری بات تے ۔ نکل جائیں گے ایکدن ہات تے
نہ ڈر کر کسی تے نڈر ہوڑنا ۔ اگر ڈر اچھے تو بی ڈر نیں کنا
جو لوگاں کو تقوا ہُوی اس بات تے ۔ جو نا جائیں ڈر کر وہ سنگات تے
بُڈا ہے توں یو بات نیں تجکوں فام ۔ کہ مرداں کی ہمت تے ہوتا ہے کام
زرہ ہیچ ہے تن شہ بُلند بھاگ کا ۔ کہ شعلا لھوے بیں پڑیا آگ کا
مکر ہے مکر دیو کالے منے ۔ کہ یا باگ بیٹھا ہے جالے منے
دِسیں شاہ جھگڑے کے میدان میں ۔ کہ شرزا کھڑا ہے بیابان میں
عطارد سوں بات کر شہ جواں ۔ سنگاتیر ترکش ترنگ ہور کماں
کہ قوس و قزح فتح بخش ہے کماں ۔ شہابان تیراں ہور ترکش آسماں

---

[1] اصل نسخے میں "خوپ" لکھا ہے۔ غالباً "معیوب" ہوگا۔

سو نیزا ہے کہکشں کہ خنجر ہلال — سپہر ہات ماوے اچھے جیوں اُبھال
سلے خوب ہے جس کوں اس دھات کا — اُسے ڈر نہیں کچھ کسی بات کا
ہتیارے کے لے سات بارہ نفر — چلے شاہ اس پنجرسی کوٹ ادھر
خدا ہور محمدؐ علیؑ کا لے نانوں — رکھے کوٹ میں شاہ بیشنک پانوں
ہُوے جیو سوں سب شہ سنگات اختیار — لگے پھرنے اس کوٹ میں ٹھار ٹھار
دیکھے ایک واں آدمی زاد تھا — پریشان حیران ناشاد تھا
جو دیکھیا و شہ کوں اُٹھیا آہ مار — کھیا کی تمیں آئے ہیں ایسی ٹھار
لعیں ایک بدبخت راکس ہے یاں — پکڑتا ہے آدمی کوں دیکتا جہاں
تمیں پادشہ ہیں چھوٹے یاں نہ آو — کہ یو ٹھار کچھ خوب نیں نیک[1] جاؤ
اگر شہ سنے گا تو ہیری یو بات — غلام ہو کے میں آوں گا تجھ سنگات
رکھیا ہے یو راکس منجے بند کر — نہیں جانے دیتا ہے یک تل کدھر
یکیلا ہوں میں یاں کدر نہاٹ جاوں — کہ کہیں نہاٹنے نیں پڑتی ہے ٹھانوں
اگر توں نہ آتا تو منج کیوں ہوتا — خدا جس کوں منگتا اُسے یوں ہوتا
منج اس وقت تج سا ملیا شہ گنبھیر — کہ درماندے کوں ہے خدا دستگیر
کھیا شاہ اُس آدمی زاد کوں — فقیر ہور مسکین ناشاد کوں
توں آیا ہے کاں تے تیرا ٹھانوں کیا — کہ توں کون ہے ہور تیرا نانوں کیا
کھیا شہ کوں وو بھوت زاری سنی — عزیز ہور محبت سوں یاری سنی
یکا ایک انپڑیا ہوں میں تج لگن — کتا ہوں میرا حال میں شاہ سن
حلب میں جو شہ شاہ سرطان ہے — جو پردھان اُس کا اسد خان ہے
اسد خاں جو ہے شاہ سرطان کا — سو فرزند ہوں میں (اس) اسد خان کا

---

[1] غالباً "بیگ" ہوگا۔

نہ منج بھان نامنجکوں بھائی اچھے — اسد خان باپ ہور یک مائی اچھے
بندا ہیں تیرا ہوں منجے توں پچھان — کہے ناؤ میرا سو مریخ خان
انند عیش سکھ گھر میں دھرتا اتھا — جگج جیو منگتا سو کرتا اتھا
بچائیک یک رات من ہر ستندھر — دیوانا ہوا خواب ہیں دیک کر
سو پردیسی یک کوی میرا یار تھا — ہر یک علم تے وو خبردار تھا
کہا خواب ہیں یو اسے کھول کر — بشارت دیا اُن منجے بول کر
سو تعبیر اس کا انے یوں کہیا — کہ جیوں ہیں جو دیکھیا اتھا یوں کہیا
تفحص بھوت دھات اس دن کیا — سو تحقیق خوبی خبر یوں لیا
کہ دو شاہزادیاں ہے بنگالے ہیں — سو استاد ہے ناز ہور چالے ہیں
یکن زہرہ ہے دوسری مشتری — یکس تے اچھے خوب یک سندری
منجے جو بھلای سو زہرا اچھے — کہ اس نار کوں حسن دھریا اچھے
بھوت زہرا پر شاہ میرا جیو ہے — وہی جیو میرا وہی پیو ہے
نپٹ جیو منگتا ہے اس پیو کوں — کتا ہیں رکھوں لالچی جیو کوں
تجکوی بوالہوس ہور طمع دار ہے — جہاں جاے گا وو وہاں خوار ہے
جسے کچ طمع نیں ہے وو خوار نیں — بھلا ہے وہی جو طمع دار نیں
طمع تے جو حرمت کوں نقصان ہے — طمع بھوت ادیبن کوں زیان ہے
ولے جن قباحت کوں نافام ہے — اسے ایسی باتاں سوں کیا کام ہے
منجے یاد بن اس کے کچ کام نیں — منجے ایکتل اس بن آرام نیں
لٹا جیو میرا ہیبت اس ٹھار کا — نہ اچھتا اگر یاد اس نار کا
جو جیوتا ہوں ہیں دیکٹ کہ دھات دھات — کہ عشق اس سکی کا ہے آب حیات
جو شہ میں بنگالے کوں آتے کیا — منا کر منجے باپ بی بند دیا

بھوت دھات سمجا کھیا خوب نیں
عشق بازی کرتے نہیں یوں کہیں

جتا باپ کہہ کہہ منجے سر دُھنیا
سو اس باپ کی بات میں نیں سُنیا

چلیا وو یچ بنگالے کے شہر ادھر
سو ماباپ کی بات کوں ٹھیل کر

سو دھن عشق کے مدسوں ماتا اتھا
پکڑ باٹ میں اپنی جاتا اتھا

پو راکس نے آ بند پکڑیا منجے
کہیں جانے نا دیکے جکڑیا منجے

سنگاتی جو لوگاں اتھے آس کر
یکیلا منجے سٹ کے گئے نھاس کر

سو ایسے خرابے میں یاں آج کوی
نہیں دوسرا بھی خدا باج کوی

توں یاں کیا سبب شاہ آیا اہے
تجے کون اس ٹھار لیایا اہے

پو راکس کے آنے کیرا وقت ہے
توں جاتا نہیں جیو کیا سخت ہے

کہے شہ کہ ای گنونتی گن سنگھار
توں دِستا ہے میرا بھوت دوستدار

ترا ہور میرا سو یک حال ہے
دو مچھلیاں بچاریاں کوں یک جال ہے

کہ میں خستہ دل ہور توں دل فگا
ہمیں دونو مل اب اچھیں ایک ٹھار

ہمیں دونو عاشق دردمند ہے
ہمیں دونو یک پھند میں بند ہے

ہمیں دونو پنکھی ہیں یک باغ کے
ہمیں دونو شعلے ہیں یک داغ کے

ہمیں دونو یک باٹ کے چلنہار
ہمیں دونو یک گھاٹ پر ہیں سوار

ہمیں لاآبالی اہیں باولے
ہمیں جان خیالی ہیں اوتاولے

ہمیں دونو شوقی ہیں یک شوق کے
ہمیں دونو ذوقی ہیں یک ذوق کے

ہمیں دونو بدلاسے ہیں بھیس کوں
ہمیں دونو جاتے ہیں پردیس کوں

ہمیں دو پریشان یک جمع کے
ہمیں دو پتنگاں ہیں یک شمع کے

ہر ایک ٹھار دو ہیں محبت اہے
کہ عاشق کوں عاشق کی صحبت اہے

دنیاں میں نہیں کوی عاشق بغر
جو دُکھ کوی کس کا سُنے کان دھر

کہ عاشق دُکھی دُکھ بھاتا ہے اُس　　دُکھی ہے وو سچ دُکھ سُہاتا ہے اُس
دُکھی کوی تو اس دور ہیں آج کس　　نہ کہہ دُو کہ اپنا دُکھیا باج کس
دُکھیا تیرے دُکھ کا سنگاتی اہے　　تیرے دُکھ کی بات اُسکوں بھاتی اچھے
سُکیا کے کنے جاکے دُکھ بولے جو　　اپس پر ہنسا لینے منگتا ہے وو
جو طاقت سچے نیں ہے دُکھ سونے　　تو دُک کہہ اپس جاے دُکھیا کنے
دُکھیا دُکھ تے خوش ہور سُکیا سُکھ ستی　　نہیں سُک کوں نسبت ہے کچھ دُکھ ستی
سُکیا کس کے دُکھ کوں اپڑتا نہیں　　کہ سُکھیاں کوں دُکھیاں سوں پڑتا نہیں
پرت جس کے من میں پچ بیٹی اہے　　وو کیا جانے خوشحالی کیسی اہے
جو کوی شادمانی سوں سپنور ہے　　سو اُس غم کی لذت تے وو دور ہے

کھنتی ہوں دُکھ میرا روکر مری پنی سکیاں کوں
باتاں - وکد پلیٹی آپو نچتے انکھیاں کوں

اسی عشق کی بات کوں دھانت دھات　　جو کرتے اتھے شاہ اُس کے سنگات
سو راکس دیکھے دور تے آوتا　　وو نا سعد جیوں رعد ارڑا وتا
جو بھو بیچ انگے دھس کر آنے لگیا　　شکل بد شکل کر ڈرانے لگیا
سو شہ آیتہ الکرسی پڑ پھونک کر　　گئے دور اُسے موں اُپر تھونک کر
تو راکس وو نزدیک آنیں سکیا　　رھیا دور ٹک ہات لانیں سکیا
ڈرے نیں جو شہ دیو مغرور تے　　لگیا سنگ بھر کانے وو دور تے
جو اُٹ شہ کیا جیو اپنا بڑا　　کماں اُتری تھی اُس کوں چیلا چڑھا
کشش کر جو شہ تیر مارے سو وو　　پڑیا جھیں پہ تل سپر اُپر پانوں ہو
اُلٹ یوں دسے زخم کھا سپر ہیں　　کہ جیوں عکس اچھے جھاڑ کا نیر ہیں

ڈھلا را اُٹھیا یوں وہاں سر بسر — زمیں اُڑ چلی جانوں اسمان پر
فرنگ میان تے کاڑی شہ جان یوں — نکلتا ہے کنچلی میں تے سانپ جیوں
کیئے چوٹ یوں شاہ نزدیک آ — کہ کو ہیں اوپر پڑیا سیں جا
علامت قیامت کی پیدا ہوی — زمیں چور آٹا ہو میدا ہوی
اُڑے سنگ یوں اس ڈھلار سے — کہ تیراں ہو لگتے تھے بارے سے
اُڑیا گرد چوندھر کیئے شہ جو جنگ — چھپیا پاک پرگٹ ہوا ہے بھونک
لہوا لہو سوں ہے لال شہ جان کا — کہ یا ہت ہیں ہے شاخ مرجان کا
رگت سمد یوں بھر وہاں رہ گیا — کہ دھرتی ڈبی ہور انبر بہہ گیا
طبق تو شفق رنگ رگت سو بھرے — نزیک ہے جو دھرتی اجل جھل مرے
تول شہ عجب بل سے تیغ کھرگ کوں — کہ ادمو ی کیا مار کر مرگ کوں
عرق سوں غرق کر سپٹ فرش کوں — کہ تھیں ہو لگی موج جا عرش کوں
جو آیا مسلّم وو دھم داٹ کر — فرشتے عرش پر تے گئے نھاٹ کر
حیات آکے دی شاہ کوں خوش خبر — لہو پی دندیاں کا اجل پیاس بھر
عطارد قطب ہور مرّیخ خاں — ملے آکے تینو یو نوخیز جاں
کیئے شہ ہلاک اُس یداقبال کوں — کہ مہدی سٹے مار دجّال کوں
علی دست تھے شہ کوں ہر ٹھار فتح — کہ نصرت رفیق ہور ہے یار فتح
کیئے شکر تب شاہ کرتار کا — پکڑ پنت چلے بھی اُسی نار کا

دو باٹاں ملیاں باٹ میں ایک ٹھار — کہے شہ عطارد کوں واں ٹک بچار
ہمیں یاں تے کس باٹ جانا اتال — کہ دل شاد ہو پائیں دھن کا وصال
کھیا یو برابر دو باٹاں اہیں — ہر یک باٹ کوں چھار گھاٹاں اہیں

پھر نہار نیں ہے قدر ہور قضا
کدھر جائے گا شہ توں تیرا رضا

اِدھر بی پریاں ہور اُدھر بی پریاں
کہ اچھتیاں اہیں یاں کدھر بی پریاں

جنگل کے جنادر نے پا خوش شگن
عطارد ستی بات اِس دھات سُن

چلیا دل میں رکھ دھن کے مُکھ کا سودھیان
سبد ہے بازو کی باٹ دو شہ جوان

روانا ہُوا واں تے شہ باز صف
کہ مرداں کوں ہے فتح سبدی طرف

دِسیا ایک جاگا فرح بخش واں
پنکھی کرتے تھے چوچہ سوں نقش واں

کہ بہتے تھے واں کالوے نیر کے
اُتھے جھاڑ انار ہور انجیر کے

کہ سبزا ہریا ہور ہوا نرا اُتھا
گھڑی بھر وہی شاہ کوں گھر اُتھا

شہنشہ ابی آکے اُترے تھے جاں
سو یاقوت ریزیاں کی بالو تھی واں

سو قطعہ گلستان کا دو نہ تھا
چمن بہشت کا بھیں پر اُتریا اتھا

بنیا خوب تھا وو ہوادار ٹھار
کہ جنت لیوے واں تے رونق اُدھار

یکایک دِسیا ایک نزدیک باغ
ہُوا اُس کی باساں تے ترسب دماغ

کہ پاناں کے پردیاں کوں سب پھاڑ کر
پھلاں جھانکتے تھے سراں کاڑ کر

بنفشہ مشک پاہی تھی بال میں
سرو رقص کرتے تھے آحال میں

دو بازو دودھر جھاڑ دو رست ہو
پون مد سوں ڈُلتے تھے سب مست ہو

سرو واں سو مرغاں کے نالے تھے والے
ٹھرّیاں کلیاں پھول پیالے تھے واں

سو رنگ سانوے خوب باتاں بھرے
ندیم ہو کے بلبل جو چالے کرے

سو طاؤس پنکھی طوطی کبک ہنس
پکڑ پیٹ لُٹنے لگے ہنس ہنس

وو سب خوش ہو بلبل کے چالیاں اُپر
اُچھلتے اُتھے مست ہو ڈالیاں اُپر

رہے بیچ چمن پھول احمری
کہ ہنستی ہے خوشحال ہو دھرتری

بھنور جھونڈ ہو بن میں گھمتے اُتھے
سو پھولاں کرے مو کہ چُمتے اُتھے

چمن تر نہ شبنم کے ہے آب سوں — کہ موں دھوئے ہیں پھول گلاب سوں

برگ بار آئے ہیں اس دھات سب — کہ چھپ گئے پھلاں کے تلیں پات سب

بکستی چمن ایک مقبول ہیں — کہ بھونرے پتنگ ہور دیوے پھول ہیں

سو شہ آنے کی یو خبر سون کر — بندیاں سرخکاں چونڑیاں چون کر

نکٹ ساز کر مور سب آئے ہیں — سراں پر جڑت کے تڑے لائے ہیں

چمن کی چنگیریاں ہیں بھر پھول اپار — لگیا لیا نے شہ تائیں مالی بہار

بنا پیک ہوا تھا وہاں کشت کوں — کہ رشک آئے اس باغ کا بہشت کوں

خزاں کوں نہ تھا آنے اس ٹھار ٹھار — بھار ہور بھینترا تھا سب بہار

کہے شہ عطارد کوں یو کیا اہے — عجب ٹھار ہور خوش تماشا اہے

عطارد کھیا شہ پریاں ہے یہاں — پریاں کم نہیں کچ بھریاں ہیں یہاں

بڑی یک پری یاں ہے مہتاب ناؤں — کرے ہے وو اس باغ میں آج ٹھانوں

یو پنکھیاں جو دستے سو پنکھیاں نہیں — پریاں اس پری کیاں ہیں شہ یو سمجھیں

کہے شہ کہ خوش ٹھار پر آئے ہیں — تماشا عجب دیکھنے پائے ہیں

سُلکھن پری ناؤں جو داس تھی — ستارا ہو مہتاب کے پاس تھی

ہر یک بات میں اُس سوں محرم اچھے — سو جم جیو جیوں دھن وو ہمدم اچھے

اتھا انت مہتاب کا قام آسے — کہ فرمائے مہتاب ہر یک کام اُسے

اچ تھیاں سکیاں سب بڑی وو چہ تھی — سو اس دھن کے گھر کی بڑی وو چہ تھی

جکچھ بات بولے یو مہتاب سات — سو سنتی تھی مہتاب سب اُس کی بات

محبت سو دونو سنے یوں اتھا — کہ باندی بی بی کا فرق کچ نہ تھا

لگے اب خودی عشق تو ہر کہیں — دیوانا اہے ذات دھنڈتا نہیں

نہ مسجد نہ بتخانے کا قام ہے — کہ پروانے کوں شمع سوں کام ہے

نہ بوجھے بھلی اور بری ٹھار کوں — شمع ہوی تو بس اس جلنہار کوں
اچھے جیو پر جیو جاں یار ہووے — پتنگ جل مرے شمع جس ٹھار ہووے
اسے چاشنی نہہ کی انپڑی اچھے — لذت خوب جلنے کی سنپڑی اچھے
محبت میں سب کوی سارا نہیں — یو کام عقل میں آن ہارا نہیں
شہنشاہ غازی کوں دیکھی وو جیوں — کہی جاکے مہتاب کے پاس یوں
سو یک آدمی زاد آیا اچھے یاں — سو لی لوگ سنگات لیایا اچھے یاں
صفت اُس کی تجہ پاس کیتا کروں — نہ سرسے صفت اُس کی جیتا کروں
اول تے ترے کان بھرتی ہوں میں — کہ متوالی ہووے گی کہ ڈرتی ہوں میں
کہ میں دیک کر تاب لیا نیں سکی — یو بات اپنے دل میں چھپا نیں سکی
جو ٹک دیکھتی زیاست دیدار میں — نہ آسکتی پھر واں تے اس ٹھار میں
سنا لیا وہاں شوق مہتاب کوں — کیا آتش اس دھات اپس آب کوں
کہی چل وو شہ کاں اچھے دکھلا منجے — کہ اوّل تے معلوم یو تھا منجے
جو سنگات مہتاب کوں لیائی وو — سُلکھن سکی شہ کوں دکھلائی وو
سو مہتاب دیکھ شہ کوں بے تاب ہوی — محبت سوں گُل جیوں وو گُلاب ہوی
پڑی مست ہو یوں وو یک ڈک منے — کہ اُٹھنے کی طاقت نہ تھی اُس منے
لگا جیو وو نار اُس لال سوں — وہاں تے اُٹھی بارے سرحال سوں
کہی یو فرشتا اچھے یا بشر — یکایک اسے یاں ہوا کیوں گذر
کہ اس باٹ کوں آدم آتا نہیں — جو آتا سو بھی پھیر جاتا نہیں
خدایا سلامت رکھ اس شاہ کوں — پریاں تے امانت رکھ اس شاہ کوں
کہی شہ عجب خوب محبوب اچھے — اچھے دل جو منج پر تو کیا خوب اچھے
اندیشا بھی دل میں اُنے یوں کری — کہ یو آدمی ہور میں ہوں پری

دیوانی ہو باتاں کروں سودہ کھوے ۔۔۔ پری ہور آدم سوں کیوں جوڑ ہوئے

رباعی

کوئی شاہ یو اس باغ منے آوے گا ۔۔۔ کوئی شاہ تنجے نیہ سوں گلے لاوے گا
کوئی شاہ ہمیں ملکے یہاں بیٹھیں گے ۔۔۔ کوئی شاہ سوں مل جیو خوشی پاوے گا

شالکھن سکھی ناز پرورد کوں ۔۔۔ لطافت کیرے باغ کے وردکوں
کہی پانوں پر ہات رک ماہتاب ۔۔۔ کہ شہ کوں بُلالیا توں جااب شتاب
تہیں دوست منج ہور تہیں یار ہے ۔۔۔ ترا منج اُپر لی یو اُپکار ہے
کہ شہ ایسے کوں منج کوں دکھلائی توں ۔۔۔ نہیں آتی تھی ہیں سِتم لیائی توں
ہرا پانوں پڑنا توں کہہ ہور سلام ۔۔۔ یو شہ کاں تے آیا خبر لے تمام
کہ سکنی تہیں ہیں وہاں لگ انپڑ ۔۔۔ بدل میرے توں شاہ کے پانوں پڑ
چھپائی ہوں ہیں اس سبب آپ کوں ۔۔۔ مبادا خبر کوی کرے باپ کوں
توں بیگ اب ریجھا کر میٹھی بات سوں ۔۔۔ بُلا لیا یہاں لگ ہر یک دھات سوں
سلاکھن سکی بات اس دھات سُن ۔۔۔ اُچھلنی خوشیاں سوں چلی شاہ کن
اُسے دیک کر شاہ حیراں رہے ۔۔۔ مگر حور ہے یو پری نیں کہے
سو نزدیک پسلا اُسے پیار سوں ۔۔۔ لگے بات شہ کرنے اُس نار سوں
تیرا کیوں سکی یاں لگ آنا ہوا ۔۔۔ تُجے دیک کر ہیں دیوانا ہوا
دو ابروپ دلدار حوری خطاب ۔۔۔ ادب سوں دئی شاہ کوں یوں جواب
کہ تُج تائیں ای شاہ ہیں آئی ہوں ۔۔۔ خبر ایک مہتاب کی لیائی ہوں
شالکھن جو آتی تھی بہو ساز سوں ۔۔۔ سو غمزے و چھند بند ہور ناز سوں

کہی کس شہر تے توں آیا ہے شہ　　بھی کس شہر کوں جانے منگتا سو کہہ
مبارک ترا شہر یو آنا اچھو　　بندا ہو تیرے گھر زمانا اچھو
جو مہتاب کی بھی سو کی شاہ کوں　　سو کچھ دل تے بی جوڑ کی شاہ کوں
بُلاتی ہے وو ناری ای شہ تجے　　اِسی کام کوں بھیجی ہے یاں مُجے
کہی ای سُگھڑ شہ توں اب بیگ چل　　معطل وہاں کام سب تج بدل
توں بیگانگی یوں نکو دیکھ شہ　　کرم کر وہاں لگ کسو آ بیگ شہ
کہ سکتا ہے شہ آ توں کیا ڈر اہے　　ہمارا دو نین گھر تیرا اگھرا ہے

رباعی

اِس باغ منے آج جو آئی ہے پری　　یکدل سنی جیو تجھ سوں لگائی ہے پری
بھو دھات اس سات مجالس کوں سنگار　　ای شاہ تجے بیگ بُلائی ہے پری

عطارد کوں کہے کیا ہے تدبیر اب　　کہ ہے کام یاں کا تجے فام سب
کہیا شاہ یو تو عجب ٹھار ہے　　ولے آج جانا سو ناچار ہے
پری ہو کے منگتی ہے ہمناں کوں یوں　　تو واں لگ ہمیں شاہ ناجاے کیوں
چل ای شہ دِکھیں جا کے اس نار کوں　　نکو کھینچ توٹے تلک تار کوں
ضرور ہے رہنا اُس کے فرمان میں　　ہمارا ہے کون اس بیابان میں
یہاں آج لگ کوئی آیا نہیں　　کنے دل کسی کا پتیایا نہیں
پھتر تل جو ہات آئے اوکل ستی　　تو واں تے اسے کاڑنا کل ستی
نہیں آدمی ہور پری وو ہے رہت　　پری تے مروت ہے ادمیں زیات
بُلاتی وو اس چاوسوں پر دنبال　　تو واجب ہے ہمنا کوں جانا اتال

کئے جیو خوشن ہور ہوئے ایکدل　　چلے اُس سلکھن سکی سات رل

انھی دور تے دیک شہ کوں سو دھن   پری حور تے خوب چندر بدن
پراں کا پریاں چھانوں چھایاں انھیاں   لٹاں سب بکھر مکھ پر آیا انھیاں
اچھیں نین اس کیس کالے منے   کہ مچھلیاں دو سنپڑیاں ہیں جالے منے
اچھلتیاں ہیں بجلیاں اجالاں تلیں   کہ نیناں جھکتے ہیں بالاں تلیں
دسے لالک اس نین بیچ یوں سنور   کہ سرخی ستی کی سفید آب پر
سٹے لال ڈوریاں سوں پتلی کجل   کہ مریخ کے گھر میں آیا زحل
سو دھن کے تن اوپر دسے یوں گہر   کہ بیٹھے ہیں جگنے مگر سر وپر
انگے ہوکے آیا نوں پر اچپلی   سو مہ باغ میں شہ کوں لیکر چلی
شہنشہ کوں دھن باند گلہار کر   لیکر گئی اپس بہاڑ پر پیار کر
پون عیش نے پھول جیوں کھیل کر   پلنگ پر وہ بیٹھے دونو میل کر
دو پھل سٹے اتو ہور چمن تھا پلنگ   کہ رہتا ہے دائم چمن پھول سنگ
پلنگ شاہ کے تئیں جو واں لیایے تھی   سورج چاند جیسے اسے پائے تھی
سو اس سات مل یوں وو شہ جان تھے   کہ بلقیس سوں جیوں سلیمان تھے
سکی شاہ سوں ایک ہو یوں اچھے   کہ مٹھائی سوں مل شکر جیوں اچھے
پری تو پھرائی تھی ملنے کوں خیال   ولے شہ رکھے واں اپس کوں سنبھال
لگیا جیو یک ٹھار جس زور سوں   اسے کچھ غرض نیں ہے بھی ہور سوں
محبت کہیں یوں ہوئی نیں اسے   محبت ہے جاں واں دوئی نیں اچھے
دسے یوں تل اس مکھ میدان میں   کہ حبشی بچے ہے گلستان میں
جو کرتی اتھی بات دھن راج سوں   سو جھڑتے تھے بُند خوے کے لاج سوں
کہ ناریاں میں وو نار سرتاج ہے   کہ جس میں شرم ہور کچ لاج ہے
شرم ہور لاج ہوسے جس نار کوں   بھلا لیوسے یک تل میں سنسار کوں

جو محبوب اچھے خوب خوش ساز کا　　شرم اُس کوں سنگار ہوُوے ناز کا

شرم سوں اچھے نار تو دل بھلاے　　شرم نیں سو وو نار کیا کام آے

ہری بات سُن پند پورا است ہے　　بھلے کوں شرم جیوتے زیاست ہے

بھلا ہاں نیں پارتا بھرم کوں　　بھلا جیو دیتا اچھے شرم کوں

جے مومن مسلمان دل نرم ہے　　نشاں اُس کے ایمان کا شرم ہے

جو پیلے ہر یک ٹھار چھپ ہے اسے　　شرم لاج ہور ناز سب ہے اسے

سو دھن مکھ دسے شرم کے آب میں　　سٹے ہیں مگر پھول گُلاّب میں

لٹاں آرھیاں یوں سو دھن گال پر　　کہ سُنبل کی جیوں چھانوں گُلاّل پر

شفق رنگ کسوت سو اس مہ کوں تھا　　بڑا حظ اُسے دیکھنا شہ کوں تھا

سورج جا کے بھانا لیا خواب کا　　کہ دن تاب دیتا ہے مہتاب کا

ادب سوں سکی بیٹ کر شہ کنے　　سو باتاں لگی پاٹ کیاں پوچھنے

کہے بات یک ایک شہ اُس کے پاس　　پری ہور شہ تھے مگر ایک راس

محبت لگی دونو میں آے کر　　رہے دونو یک ٹھار جیو لاے کر

پری ماہتاب ہور قطب شہ سُجان　　اپس میں اپی کہہ لئے بھای بھان

یو کاں کا سگا ہور وو کاں کی سگی　　کدھر تے کدھر دوستی آ لگی

وو شہ سات ہور شاہ اس سات یار　　ملے آگ پانی دونو ایک ٹھار

خبر جو سُنی شہ تے اس دیو کی　　سو سیوک ہو دھن شاہ کا سیو کی

کری شکر وو کام یو ہوے کا　　کہی ڈرا تھا مُنج بی اُس موے کا

نہ تھی نیند شہ رات کوں دھاک تے　　چھُٹی آج اس بھشٹ ناپاک تے

ہُوا گا وو ہی کچ نہیں جانتا　　پریاں کوں بی آ کے رنجانتا

عجب بد اصل شکل دھرتا اتھا　　پریاں کا دل اس دیکھ ڈرتا اتھا

چلیا نیں کچ اس دیوا و دہوت سوں
رکنا کر لڑیں گیاں پریاں بھوت سوں

پریاں نازک ہور دیو وو سخت تھا
پریاں نیک بختاں وو بدبخت تھا

توں جم جیو ہور کر توں جم راج شہ
توں جیو دان ہمنا دیا آج شہ

ترکمان شہ توں بھوت ہے دلیر
کہ تجھ ہات تل دیو ہوتے ہیں زیر

توں شہ ہوے گا ماہی و ماہ کا
کہ یو فتح پیشلا ہے تج شاہ کا

سدا جیو ہور دل تیرا شاد اچھو
پریاں کی یو یک بات تج یاد اچھو

شرط کر اُنے ہات دی ہات میں
کہ شک نیں ہے ہیں کی سو اس بات میں

شہنشاہ اسوقت بخشش میں آ
پری کوں دئے کوٹ اُس دیو کا

ہُوا دیو جیو دے وہاں تے جدا
کہ ظالم تے راضی نہیں ہے خدا

پری دندی کے بندتے آزاد ہو
دُعا کی شہنشاہ کوں شاد ہو

کہی اُس سلکھن کوں دھن ماہتاب
صُراحی پیالا لیکر آفتاب

کہ ماندے ہو شہ باٹ تے آئے ہے
سو ٹھنڈ دھوپ ہور باولی کھائے ہے

جسے عشق کا زور اچھے سربسر
اسے ٹھنڈ ہور دھوپ بارا کدھر

صُراحی ہور پیالا لیکر نار وو
پلانے لگی شہ کوں اس ٹھار وو

پیالا نہ واں آپ بھاتے پیئے
ضرورت کوں شہ اِنمناتے پیئے

پیتا شاہ دل دھن پہ دھرتے اُتھے
کہ ہر پیالے کوں یاد کرتے اُتھے

کہ صد حیف جو پیو اس ٹھار نیں
سو اس ٹھار وو جیو کا یار نیں

عجب کچ فرح بخش یو کیف ہے
دِسے یار وو نیں سو صد حیف ہے

سو دھن ہٹ تے پیالا جو شہ لیتے تھے
سو کچ پی نہ پی وو پچہ سٹ دیتے تھے

کہ معشوق جاں نیں وہاں بھاے کیوں
پیالا پیا بن پیا جاے کیوں

پیالا اپنے کوں مزا واں اَسے
کہ معشوق من بھاوتا جاں اَسے

جہاں جیو کا پیو بھاتا اچھے — جُگِچ واں کِیئے سو خوش آتا اچھے
عجب اُس کی مجلس میں کچ بھید تھا — جُگِچ جس کوں ہونا سو مستعبد تھا
انتھا سب وَلے واں نہ تھی ناروو — کہ خوش دل کرے شہ کوں اِس ٹھارؤ
اتھیا سرتے غل بزم میں نوش کا — ہُوا مست اخِل سُدا اُڑیا ہوش کا
پھلاں باغ میں ہانستے تھے شوق سوں — جِنا ورچرُ غتے تھے سب ذوق سوں
ڈبیاں پھول رنگ رنگ دکاناں چمن — کہ خوش بوی فروشی اپی واں پون
جو شہ یاد کرتے تھے دھن گال کوں — تو گُرٹ دیتے تھے جاکے گُلاّل کوں
سو نرگس کوں شہ دیک شہ مات تھے — کہ نین اس سروقد کے اس دھات تھے
جو شہ کوں جوبن یاد آتے اچھے — تو نارنج برہات پاتے اچھے
سو دھن قد کوں شہ خیال میں لاے کر — گلے لگتے تھے سرو کوں جاے کر
گماتے تھے شہ یوں وقت بن منے — سو دھن کا پرِت رک اپس من منے

رباعی

خوشحال ہو جیو آج خوشی پاتا نہیں — پیتا ہوں شراب ہور اثر آتا نہیں
کانٹیاں کے ضرب دِستے ہیں پھول سب — تجباج سکی باغ منجے بھاتا نہیں

عطار دکھیا شاہ توں جیو جم — سدا شاد اچ توں کہ نیں تج غم
توں وو جام پی جگ میں جیوں جم ہُوا — خوشی زیاست غم تھا سو سب کم ہُوا
مِری بات سُن اے چنچل قطب شہ — منجے دے رضا ہور توں یا پچ رہ
کہ میں جاکے واں کام کر آوں گا — سو تج تائیں اُس نار کوں لیاوں گا
کھیا شہ کہ منجکوں بی لے سات چل — منجے یاں تلک کے توں لیایا اول

عطارد کھیا شہ او ناول نہ کر　　توں عاقل اہے اپسے باول نہ کر

نہ واں جاکے رہنے کوں کیتی ٹھار ہے　　نہ واں آشنا کوئی نا یار ہے

تجے کیوں لیکر جاوں واں ہیں سنگات　　کہ دور ہور دراز ہے اجوں شہ یو بات

توں عاشق اہے ہور تجے فام نیں　　تجے ایسے کاماں سوں کچ کام نیں

ستم چھوڑ دے کر انند ہور سکھ　　جھوٹے کیا سبب دیکھتا درد دکھ

غضب ہیں نکو آ توں مکھ موڑ کر　　کہ دکھ نیں سنگیا کوئی سکھ چھوڑ کر

توں نیں بات سنتا کہوں ہیں کسے　　خوشی دیتی زحمت کیے سوا سے

تجے خوب ہے شہ رہنے کوں یوٹھار　　کہ وو شہ پری ہوی ہے تج سینی یار

بنگالا نگریاں تے نزدیک ہے　　نکو کر توں ای شاہ اب جھنجھ لی

اندیشا اندیشں ہور ٹک فام دیک　　کہ کیا کام کرتا ہوں توں کام دیک

عطارد کی سن بات شہ چپ رہیا　　گھنٹک وقت کوں پھر اسے یوں کھیا

تجے جیو جانی مرا جاں اہے　　جو عاشق ہوا اس کوں سکھ کاں اہے

توں سکھ جانتا یو منجے دکھ اہے　　میرا دکھ سو تیرے انگے سکھ اہے

لگی آگ جگ کوں یو گلزار نیں　　بہشت دوزخ ہے واں اگر یار نیں

پتا ہیں جو سوسیا سو اس دھن بدل　　نہ اس شہ پری تیں نہ اس دھن بدل

توں داناکوں جانیا ہے نادان کر　　کہ انجان ہو بولتا جان کر

پری یو پری تے وو ناری بھلی　　اس آسودگی تے وو خواری بھلی

میرا حال جو ہے سو کہتا ہوں ہیں　　توں اتنا کتا ہے تو رہتا ہوں ہیں

بھکاری درس کا ہوں کیں بھیک نیں　　کہ عاشق ہوں اس تے منجے دیک نیں

رضا ہیں دیا ہوں تجے جیا اتال　　ولے باٹ ہیں توں اپس کوں سنبھال

کھیا شہ خدا ہے سنبھالنہار　　بھلے ہور برے تے سو ہر ایک ٹھار

جو صاحب سوں راضی ہو یکدل اچھے
اُس آسان ہووے جو مشکل اچھے

وقت کے بزرگاں دِئے ہے یو سیک
کہ سو دیس جو رسے ہے پردیس نیک

مُنجے فام کرشاہ نوں فام سوں
کہ باندیا ہوں سرہیں ترے کام سوں

پِرت پنت لی کچ کرے گا یہاں
سہوں گا جو مُنج پر پڑے گا یہاں

شہنشہ کی توفیق اُس سات کر
جُکچ دل میں تھی بات وو بات کر

رکھیا شاہ کے پانوں پر سر اُنے
سراپا پتنگ ہو کے پھر پھر اُنے

بھوت نِیہ سوں شہ اُس گلے لائیے
جُکچ مستعیدی منگیا سو دِئے

محبت صبر منگتا ہے جو توں روتا ولا ہوے گا
ارے اے دل سمجھ یک تل کتا توں باولا ہوے گا

رباعی

میں آج بنگالے کی طرف جاتا ہوں
مقصود جو ہے دل میں سو سب پاتا ہوں
یا دھن کے کن اُس شہ کوں بُلا بھیجوں گا
یا شہ کے کن اُس دھن کوں لیکر آتا ہوں

رفتن عطارد سوے بنگالہ

رضا لے عطارد روانا ہُوا
بنگالے میں بیگچ جانا ہُوا

سو وو دیس ساکن ہو واں تھیر کر
تماشا دیکھیا شہر کا پھیر کر

گھرے گھر انند سکھ سنپور تھا — خلق شاد سب ملک معمور تھا
دِسیا محل اُنچا سواس دھات ڈال — انپڑتا نہ تھا عرش کا ہات واں
سو وو محل تھا اُس سگھڑ نار کا — تماشا دِسے واں تے سینسار کا
چتر گُن بھرا وو عطّارد چنچل — رھیا مشتری شاہ کے محل تل
دُکاں مانڈیا وہاں بھوت ساز سوں — لگیا کرنے تصویر بھو ناز سوں
چتارے وہاں کے خبر پاے کر — ہُوے اُس کے شاگرد سب آے کر
دِکھانے لگیا صورتاں دھات دھات — جوڑی اُس عطّارد کے چو پھر جمات
اُڑی یو خبر شہر میں پھوٹ کر — تماشے کوں جگ سب پڑیا ٹوٹ کر
سو اُس دیس وو مشتری شاہ نار — لگی پھرنے آ محل میں ٹھار ٹھار
جو دھن پاک دامن وو بے عیب تھی — یکایک سو اسوقت پر غیب تھی
دو کھڑکیاں کھُلیاں باو تے پھانک کر — جھجے پر تے دیکھی سو وو جھانک کر
چتارا کہی کاں تے آیا اچھے — اسے کون اِس ٹھار لیایا اچھے
مہروان نزدیک جو دائی تھی — خبر اس عطّارد کی وو پائی تھی
کہی وو کہ اے مشتری شہ سجان — غلام ہو اچھو تج گھر آسمان
دکھن تے یو آیا اچھے اس ٹھار پر — امیدوار ہو کر تیرے پیار پر
جُکوی پادشاہاں کے نزدیک اچھے — بھلا ہے جو ہر ایک خوبی کہے
جُکوی جو اصیل ہور ذاتی اچھے — بڑائی[۵۱] نہیں اُس تے آتی اچھے
بڑا یو ہنر مند واں کا اچھے — خبر لی ہوں میں یو جہاں کا اچھے
کہی مشتری شاہ اس دائی کوں — مہروان اپنی سگی مائی کوں
مگر آشنائی توں دھرتی اچھے — کہ اپنی صفت اُس کی کرتی اچھے
جواب اُس سگی کوں سو یو دائی دی — توں یوں بولتی ہے منجے چُپ کے کی

۵۱؎ اصل میں یہ لفظ بِرائی ہے، غالباً بڑائی ہوگا۔

نہ اُس سات دھرتی ہوں کچھ غرض ہیں — جو اُس کا کروں تجھ کنے عرض ہیں
سُنی چار لوگاں تے جیوں بات ہیں — کنتی ہوں تیرے پاس اس دھات ہیں
چتارے جو ہیں اس بنگالے منے — سو وو شاد ہو سب رہے اُس کنے
پنپارا جو تیرا نہیں مُنج اُپر — تو آدمی کوں واں بھیج ہور لے خبر
تو میرے انگے کی کھنی ہو کے یوں — جُھٹاتی مری بات لوگاں ہیں یوں
تجے جھوٹ ہور سچ برابر ہے سب — نہ تجمیں مُلا ذا نہ تجُ میں ادب
اصیل ہے توں یک باپ یک مائی کی — نکو توڑ توں یوں ادب دائی کی
یو باتاں تجے کون سکھلائے ہیں — وو قصّا جو مسکے کوں دانت آئے ہیں
کہی، دائی ہیں تجسوں ہنستی اتھی — توں نیں جانتی کی خبر تج نہ تھی
تری بات نا سُن سُنوں کس کی بات — اری دائی ہیں نیں ہوں ایسی کجات
گنہ گر اچھیگا تو مُنج بخش توں — نہ کر چُن جُھٹی یوں میرے بخش توں
کہ دائی سو جیوں مائی کی ٹھار ہے — تجے کچ کنا بھوت بزکار ہے
لطیفا جو کرنا تو اس بند سوں — کہ جیوں بن ہیں راون اچھے چھند سوں
پتا اِتنے کوں جاننا خوب نیں — ہنسی ہیں بُرا ماننا خوب نیں
توں جا اب بُلا اُس چتارے کوں یاں — صورت غیب تے لکھن ہارے کوں یاں
کہ دھنڈتی تھی لی دن سنتی جاں تہاں — کہ پیدا ہوے نقاش کوئی خوب یاں
خُدا اُس کوں لیا لیا ہے اِس ٹھار اب — محل کا اُسے کام فرمائیں سب
دیکھیں بارے نقاش کیسا ہے یو — دِسے گا اتاں آپی جیسا ہے وو
دیکھیں کام اُس ہور تج بات آج — کہ مثلا اہے ایک پنت ہور دو کاج

سو یو بات سُن دائی اسنجاں ہوئی — وو نادان دھن مُکھ پشیماں ہوئی

کہی دائی اپنی کوں یوں کی کہی　　وہے لاگلے دائی کوں بھی کہی
نکو سستی کر بیگی سوں جا اتال　　محل کوں چتر نے اُسے لیا اتال
کہ اس محل کا آج مہتر اچھے　　عجب بھاگونت خوب یو گھر اچھے
تجکوی عقل ہور فہم دھرتے اہیں　　ہر ایک کام مہتر سوں کرتے اہیں
سو سندھر بجتور چنچل مشتری　　جو بھو تیچ منگ لیکے منت کری
بزاں اُس کوں دائی بُلانے چلی　　اُسے بیگ اس ٹھار لیانے چلی
عطارد کے نزدیک وو نار کی　　بُلاتی تجے مشتری شاہ کی
سُنتے بخت جاگے ترے سرتے آج　　کہ تج آو کئی مشتری نار آج
× خوشی خرمی سے تجے سخت آج　　کہ یاری دیے ہیں ترے بخت آج
× عطارد یو سُن بہت خوشحال ہو　　چلیا شہ کن اس دھن کے دنبال ہو
دیکھیا دورتے مشتری شاہ کوں　　سراپا بھوت دھات اس ماہ کوں
ملا لینے کوں لی اولالے رکیا　　تماشے تماشے کے چالے رکیا
جو وو دائی اس شہ کوں خوشحال پائی　　سو شہ کے حضور اُس چنچل کوں لیائی
عطارد کیا مشتری کوں سلام　　کہ شہ میں ہوں تیرا کمینا غلام
ہنسی یو بچن سُن خوشی سوں سو دھن　　کہ ہنستا اچھے جیوں باؤ تے پھول بن
دیکھائی اُسے محل وو ٹھار ٹھار　　کہ اس محل کوں اس وضاؤں سنوار
کہ میں کئی ہوں نیوں توں کریگا جو اس　　بکھیروں گی سُتا ترے آس پاس
نوازوں گی تجکو بھوت دھات میں　　جڑت کا تجے دیونگی ہات میں
عطارد کھیا شہ کوں سر بھوئیں دھر　　کہ میں کیا سکوں گا ترا کام کر
کریگا نمک شاہ تیرا یو کام　　کہ میں کیا ہوں یو کام کرنے تمام
ترا قصد گر شاہ سارا اچھے　　تو یو کام سب ہون ہارا اچھے

آراستن محل مشتری

×۔ بچد ہو کے جدو وجو دھرنے لگیا — سو اُس محل کوں نقش کرنے لگیا

جو زر پنج جیوں چاند سُنّا سو سوہ — سفید اب تارے ہیں سُرخی سو نوہ

عطارد چتارے کوں نیں کچھ غم — کہ دھرتا اسے ہات جوں زا قلم

جو خوش ہوس لیائے ٹک دل ستے — تو لک محل چترے وہ یک تل منے

رنپٹ دھیان یک دل سوں دھرنے لگیا — بچتر چتر وو چترنے لگیا

کہیں بن بیاباں کہیں سمد بھار — کہیں مرغ ماہی کہیں پھول جھاڑ

کہیں شیر شرزا کہیں گج ترنگ — کہیں باز بحری کہیں یک کلنگ

کہیں بت بتخانے ہور بت پرست — کہیں نار ہور پُرش یک ٹھار ست

کہیں شاعراں شعر کہتے اہیں — کہیں چشمے امرت کے بہتے اہیں

کہیں ہیں مُلانے کہیں ہیں خمار — کہیں ہیں دیوانے کہیں ہیں ہشیار

کہیں تخت پر کوی سُتی مست ہو — کہیں بیٹھے دو یار ہمدست ہو

کہیں پیر شہید ہور پیغمبراں — کہیں دیو جن ہور پریاں اچھریاں

کہیں خسرو ہور شیریں یک ٹھارسے — کہیں لیلی ہور مجنوں دو یارسے

کہیں گانی گاون خوش آواز سوں — کہیں پاتراں ناچتیاں ساز سوں

کہیں دھترے مرغ سیمرغ سر — کہیں چاند سور نچ تارے انبر

چتاریا چتر وو اپس ہات سوں — سنواریا محل کوں بہوت دھات سوں

کیا چوک نچ چوک اُس چوک پر — نزاکت سوں سنگار نازوک کر

سہے چوک اس نقش میدان ہیں — کھلا چاند کا جیوں ہے اسمان ہیں

لکھیا شہ کی صورت وہاں آن جو آ — ہلی کاند زر جیو سب جیو پا

اگر اسکوں باتاں ہیں کوہی کھولتا
تو ہر سنگ اس کا بچن بولتا

اہیں سنگ جو اس کاندرنگ رنگ ہیں
کہ تاثر مسیحا ہے ہر سنگ ہیں

پو تاثیر ہے شہ کی تاثیر تھے
کہ جیوں جھاڑ پڑتا اہے نیر تھے

لکھیا نقش سینسار کی نار کا
کیا شہ کوں مدنا یک اس ٹھار کا

جتے جھمکے یوں شہ کے مکھ بھان تے
کہ روشن زمیں جیوں ہے اسمان تے

دیکھایا محل کوں جو مستید کر
کہ ہر ایک انگلی کوں تھا سو ہنر

سراسر محل جیوں کیا بوستاں
کہ خوشحال ہویں دیک سب دوستاں

محل خوب اعلیٰ یو جیوں سرگ ہوا
دندی دشمناں کا سو جھل مرگ ہوا

اسی دائی کوں واں بُلا بھیج کر
کھیا مشتری شاہ کوں کر خبر

تمیں کام جو کئے تھے سو سب ہوا
اسے دیکھنے کا سو وقت اب ہوا

دیکھو یک نظر اس محل کوں اتال
کہ بہوتی مشقت کیا اس دنبال

دھرو منج اپر ٹک شفقت تمیں
کرو چیز میری مشقت تمیں

ہر ایک کام ہوتا جو اولاس تے
سو شاہاں کی امید ہور آس تے

اگر شہ کی اچھتی نہ امید اُس
نہ ہوتا منجے یوں اُس ہور الاس

بڑا شاہ وو ہے جو کچھ دان دے
نوازے ہنر مند کوں مان دے

ہنر نہ یاست ہوتا اسے دان تے
نہ اُس کی فہم عقل ہور گیان تے

نکو کر توں تقصیر کچھ دان کوں
کہ ہوتا ہے بل دان تے گیان کوں

سند یوں ہنر پروری کا ہے شہ
نہ یاں جھوٹ کچھ شاعری کا ہے شہ

ہنر ہے ہنر مند کوں کیا غم اسے
جو بخشیں ہنر وند کوں سو کم اسے

طلب ہے جو غالب طلب گار پر
کرے ناز ہنر وند خریدار پر

ہر ایک خوب جان ہور خریدار نیں
بچارے ہنر وند کوں واں بھار نیں

یو موقوف ہے سب خریدار پر　　سرافراز کرنا سہج کار پر

ہُنر خوب ہر بار ہوتا نہیں　　رتن پاک ہر ٹھار ہوتا نہیں

اگر مانی اچھتا تو اس وقت پر　　تو معلوم ہوتی مری کچھ قدر

نچھج نازکی ہے مرے کام میں　　سو مشہور ہے روم ہور شام میں

نہ کچھ آمنا کس پہ دھرتا ہوں میں　　غرض بات دنیا کی کرتا ہوں میں

توں درمیانے آئی تو یو کام کر　　مرے کام کا کچھ سرانجام کر

ادھر سٹ نہ دے کام توں کر تمام　　کہ تیری بزرگی ہے میرا سو کام

جو سمجے سو وو بول کس نا دھرے　　بخت خوب نیں تو ہُنر کیا کرے

ہُنر ہور بخت جب ملے ایک ٹھار　　تو دولت غلام ہور خدا ہوے یار

ولے دو نو یک ٹھار آنا کدھاں　　ہُنر وند مقصود پانا کدھاں

کہ پنکھی کے تیں زور پر کا اہے　　ہُنر وند کوں تقوا ہُنر کا اہے

بخت نیں ہُنر وند کوں تو غم نہیں　　ہُنر خوب کچ بخت تے کم نہیں

ہُنر خوب اُس پر جو بخت ہے بلند　　یو دونو بی ہو ویں سُنا ہور سگند

توں خوشحال آچ ہور نکر کچھ غم　　بخت خوب لی ہے ہُنر خوب کم

وہی شاہ عالم میں عارف کولے　　ہُنر وند کا لاڑ جے کوئی چلاے

کہ نازک ہے یوں دل ہُنر وند کا　　جو نیں تاپ معشوق کی چھند کا

ہُنر خوب ہنر وند جو دھرتے اہیں　　سو شاہاں اُپر ناز کرتے اہیں

ہُنر خوب جیوں خوب محبوب ہے　　ہنر وند محبوب تے خوب ہے

سراؤں اسے شاہ ور ساز سوں　　جو سوے ہنر وند کے ناز سوں

ہر ایکس کوں دل فہم سوں جُفت نیں　　کہ عارف کھوانا یو کچھ مُفت نیں

عطارد وہاں بیٹ بھومان سوں　　کھیا بات اس دائی ٹھروان سوں

ہُنر ہیں جو اُس دھن کوں کچھ فام ہوئے — تو جس خاطر آیا سو وو کام ہوئے
× عطارد یو بات اُس تے بولیا کھجا — کہ دیکھے دل اُس نار کا ٹک بجھا

دیدن آرائش محل و انعام دادن مشتری بہ عطارد

کہی دائی جا مشتری شاہ کوں — سورج جس تے روشن ہے اس ماہ کوں
کہ شہ مستعد سب ہوا ہے محل — توں اس محل کوں دیکھنے آج چل
× ترے حکم کوں شاہ جیس لئی اہے — تجے اس محل کا ہوس لئی اہے
توں دھرتی تھی لئی دیس سوں یوچ آس — کہ کو ہوئے گا یو مرا محل راس
خدا اُس تیری تجے اب دیا — کہ جیوں محل منگتی تھی توں تیوں کیا
محل دیکھ ہور مان شہ ساج کر — مری بات توں ہور اُس کا ہُنر
کہ شاہاں کنے جھوٹ کہیا نہ جاے — تجکوں جھوٹ کے سو ہتیار اگنوائے
بلند مرتبا جھوٹ تے ہوئے پست — دنیا میں نہیں سچ تے کچ خوب بست
اگر جھوٹ سچ کوئی بجھنہار ہوئے — ہنر عیب جو ہے سو اظہار ہوئے
عیاں مشکل ہے دیکھنا غیب کوں — ہنر ہے سمجنا ہنر عیب کوں
بچن دائی کے سُن سو دھن کر منج — درست ہے کگر اپنے دل میں سمج
چلی نار اُس ٹھار اُس کے سنگات — تماشا محل میں دیکھی دھات دھات
محل دیکھ دائی کوں گل لاے کر — انند شوق ہور ذوق خط پاے کر
جو بولی اتھی بات وو دھن سُجان — عُطارد کوں اُس تے بی دی زیبا دان
شہاں کا دل اس دھات اچھنا بھلا — دست اس وضا بات اچھنا بھلا
خدا جب جسے کچھ دلاتا اہے — توں شاہاں کے بی دل میں لیاتا اہے
خدا جب دلاوے توں کوئی کچھ پاے — شہاں کاں تے دیں جو خدا نا دلاے

خُدا پاس تے توں امید آس منگ / اگر توں منگے تو خُدا پاس منگ
جو شاہاں اُپر بول دھرتے اہیں / غلط ہے انو یاں بِسرتے اہیں
عطارد کا حاصل مقصود کر / مُنا دان دی دل کوں خوشنود کر
جو یک ٹھار ٹک ٹھیر چنچل کھڑی / نظر شاہ کی صورت اوپر پڑی
صورت شہ کی دیکھت بھُلی نار وو / پڑی بے سُدھ ہوکر اُسی ٹھار وو
کتک وقت لگ دھن وو بے ہوش تھی / سو شہ کی محبت کرے جوش تھی
کہ آہاں پر آہاں جو ماری اُنے / سٹی مست ہو ہوشیاری اُنے
سو وو دائی پکڑی دکھوں چھورنے / لگی ہات اپس میں اپے جوڑنے
کہ وا اس تھنی کوں یہاں کیا ہُوا / مِری چندنی کوں یہاں کیا ہُوا
کہاں جاؤں کس کو کہوں کیا کروں / اتال اس کوں اس ٹھار میں کیوں دھروں
مبادا پری کا اچھے اس نظر / کہ یو ہُوئی یکائیک یوں بے خبر
مُنجے آج دِستا نہیں کچ کہیں / منتر کاری بھی کوئی حاضر نہیں
تو محل ہے کیا ہُوا یاں اسے / لیکر جاؤں یاں تے اتا کاں اسے
اُٹھاتی تو اُٹھتی نہیں نار یو / نہ جانے کہ کیا دیکھی اس ٹھار یو
سو ویسے ہیں وو نار ہشیار ہُوی / جو تھی بے خبر سو خبردار ہُوی
صورت شہ کی تل تل نجھانے لگی / کھڑے قد پہ بلہار جانے لگی
دیک اس نقش کوں نار حیران تھی / سو سُدھ بُدھ گنوا سب پریشان تھی
نہ ان بھاوتا تھا نہ پانی اُسے / ہُوی تلخ سب زندگانی اُسے
پکڑ رہی تھی واں نار اس ٹھار کوں / کہ بھاتی وہی ٹھار اس نار کوں
وہی نقش تن تھا وہی نقش من / وہی نقش پانی وہی نقش ان
قطب جیوں قطب ٹھار پر تھیر ہے / وہاں منتری پھرتی چوپھیر ہے

محبت جو پکڑ یا ہے یوں داٹ کر — بچاری کہاں جاوے وو نھاٹ کر
اگر کس کوں بل بل جو رستم اچھے — محبت کی تل تل سو بل کم اچھے

پیارے ہیں ہوں راتی بکیلی کیوں جیوں ماہی — ہوتی ایک ہاری ہوتی بوجھے کی جھار کھائی

غش کردن مشتری از دیدن تصویر قطب و پند دادن دائی

لگی پوچھنے دائی اس نار کوں — کہ ای مائی کیا دیکھی اس ٹھار توں
ترا دل نہیں کی انند سکھ پر — کہ قربان گئی دائی تج مکھ پر
محل دیکھنے آئی تھی شوق سوں — سواب بیٹھی کی یوں توں بے ذوق سوں
چھپاتی توں اس بات کوں کی ای نار — تجے کوں ہے منج تے بھی دوستدار
تو بیگانی منج جانی اس دھات کی — نہیں بولتی کھول یو بات کی
کہ ماباپ ہور یک بڑے بھائی سوں — چھپانے نہیں بات کوئی دائی سوں
جو توں نا کہسی منج کن اپنا یو حال — تجے دود ہرگز نکر سوں حلال
اگر ٹک جو توں ناز سوں چھند کرے — تو پنکھیاں کوں بارے پہ پابند کرے
× ترے مکھ جل تل جگت لون ہے — توں جس نائیں یوں ہوی سو وو کون ہے
کہ یو بات توں منج ترے پر کسوں — اسے بھی زبا سنی سوں مرے سر کسوں
فرشتا اگر ہوئے اسمان میں — تو ہیں لیا دیووں تیرے فرمان میں
کہی دائی کیا پوچھتی حال توں — نکو پڑ جھٹے میرے دنبال توں
بجد ہے توں اس بات کوں کھولنے — وے منج طاقت نہیں بولنے
× زباں من منے لٹ پٹاتی اچھے — نہیں بات یکا یک آتی اچھے

فہم داری کی فام سوں فام توں — وکدیر وکد دینے کیا کام توں

رترے ہات تے کام آسی نہ یو — جو کوئی تجے بیٹ تو بھاسی نہ یو

کہی سچ ہے کیا ہوے گا منج تے کام — کرے گا حق اس کام کا اہتمام

جو بھو تیج پوچھی مہروان دائی — تو اس دائی کوں شہ کی صورت دکھای

بدی اس صورت کی دیوانی ہوں ہیں — چھپیا بھیدیاں کچھ جانی ہوں ہیں

یہی نقش بھودو بھلایا منجے — یہی نقش نیہہ اب لایا منجے

اسی نقش کا دھیان دھرتی ہوں ہیں — اسی نقش کے تائیں مرتی ہوں ہیں

اسی نقش کوں دیکھ پریشان ہوں — اسی نقش کوں دیک حیران ہوں

بدی نقش ای دائی منعم کیوں کیا — ہش عاقل اتھی دیک بیفہم کیوں کیا

منجے میری صورت پہ لی تھا گماں — وے یو تو منج تے بی ہے خوب جان

کہ جس جان کا نقش اس دھات ہے — سو شہ جان آپے وو کس دھات ہے

سو شہ کی صورت ٹک سنجھا دیکھی دای — سو وو دائی بھی سدّ اپنی گنوای

کہی نہیں ہے تیرا گنہ کچّ دھن — کہ ایسیچ صورت ہے یو من ہرن

تس اوپر توں بی نار ہے باولی — اچھالیا مدن ہوی ہے اوتاولی

توں چنچل چتر نار اتنی سی ہے — بڑی چھند بھری بھوت فتنی سی ہے

یو کیسا اہے عشق جو توں کری — بھلی ہے توں شاباش جو نہیں ڈری

پرت پنت میں توں نوی آئی ہے — اچھوں نیہہ کے چر کے نہیں پائی ہے

عشقبازی دھن کچھ نھنا کام نہیں — کھنی ہے توں اجنوں تجے فام نہیں

بچی توں تجے بدپچی آئی ہے — کہ کانداں کے نقشاں سوں جیولائی ہے

خوشی آہے دشمنی توں پچھان — دو کھا کر جو بولے اسے دوست جان

غرض وندکوں یو بات کاں فام ہے — دکھا بولنا دوست کا کام ہے

توں اس نقش سوں عشق سازی اچھے
یو نیہ نیں ہے طفلاں کی بازی اچھے

-عشق کیا ہے کر کے پچھانی ہے توں
گڑیاں کا مگر کھیل جانی ہے توں

ہوس ہے نکو جا ہوس کے دُنبال
بھلی وو جو اپسے رکھی یاں سنبھال

-طرز عشق کا تھا سو تھی پائی وو
ولے پند کوں کہتی تھی دائی وو

تلیں تل ہٹکنی تھی اُس مائی کوں
کہ واجب اچھے پند دینا دائی کوں

تو ما باپ فرزند کوں نیچ گو دھر
بھروسا بھوت کرتی ہے دائی پر

وو دھن جانے ہور اُس کے من کا حبیب
کنا تھا سو کئی وو پچھیں یا نصیب

(ن) تھوڑا بھوت جانی ہی بھی جان گے
مری بات توں ساچ کر مان گے

انگے عشق کیا ہے سو جانے گی توں
بڑی ہوئے گی تو پچھانے گی توں

توں کس باب کنوا کر ہوی ہے نکس
کہ آدھا اچھے عشق سارا ہوس

توں صورت ستی جیو کیا لائی ہے
توں صورت منے معنی کیا پائی ہے

اگر معنی سوں جیو توں لاے گی
تو صورت تھے پھل بھی توں کچ پاے گی

عشق صورتی کام نا آے کُچ
لگا معنی سوں جیو جو توں پاسے کُچ

عشق صورتی جائے گا جان توں
عشق صورتی خوب نیں مان توں

سو دھن دائی کوں کئی کہ نیں تجّ فام
ازل تیچ تھا ہو نہارا یو کام

منجے معنی دستی ہے صورت بھتر
تو لیدی ہوں اس پاک صورت اپر

نزک کس کے کہنے کوں نیں آئی ہے
اگر ما اگر باپ اگر بھائی ہے

جو معنی عیاں مُنج ہے صورت منے
بیاں نا کیا جاے وو کس کنے

اول تے ہُوا ہے میرا حال یوں
پڑی کی توں بھی میرے دُنبال یوں

جو میں منگتی دارو سو دیسی نہ کوی
کسی کا درد بانٹ لیسی نہ کوی

دنیا میں جِتا دیکھتی ہوں جسے
اپس کا اپس کوں پڑیا ہے کسے

یو دلسوزی تیری خوشش آتی نہیں دیوانی ہوں ہیں پسند بھاتی نہیں

دیوانی دیوانے کی پند دے نکو رو نگاکر برے بول توں کے نکو

چھپیں جو لگی اُس نہ جھنجولنا یو دُکھ پرے دُنیل تیرا بولنا

کہ غصے سوں مُنج پر اپٹتی ہے توں کہ جلتے اُپر تیل سٹتی ہے توں

اگر ہیں تجے کچ کہی ای سُندھر دیوانی ہوں اُس کا نکو عیب کر

نکو عیب کر دل ہیں کچ ریب تے دیوانا ہے کالی (؟) ہر ایک عیب تے

کیا عقل ہیں اچ کے لھو گھوٹنا بھلا ہے دیوانی ہو کر جھوٹنا

دیوانا جو کوی ہوے زمانا پچھان دو عاقل ہے اُس کوں دیوانا نہ جان

غرض ایسی باتاں سوں کیا ہے تجے نصیباں منے تھا سو انپڑیا منجے

نہ کوی عشق کوں لیا نہارا اہے کہ یو عشق اپے آنہارا اہے

جہاں عشق ہے واں ہے حیران سب اخل ہور فہم سُدّ بُدّ گیان سب

نہ جاسی پرت مُنج تے اب چھوٹ کر کہ دل لے گیا ہے میرا لوٹ کر

یو فریاد ہیں کس کنے جا کروں نہ ہونا اتھا ہور ہُوا کیا کروں

پرسیدن مشتری وخبر صورت محمد قلی از عطارد

عطارد کوں بھیجی بُلا نار وو دو تو بیٹھے مِلکر سو یک ٹھار وو

کہی توں سنوار یا محل ساز سوں لکھیا صورتاں اس ہیں بھو ناز سوں

صفت دور تے تیری سُنتی تھی جیوں سو نزدیک تجھے آج ہیں دیکھی تیوں

ہُنر وند توں سچ پچھانی تجے کہ مانی تھے تج زیاست مانی تجے

کہوں کیا تیری خوبی کی بات ہیں سراؤں تج ایسے کوں کس دھات ہیں

سو دھن بات بھو دھات اس سٹ کر کہ اس سات بھو دھات یو بات کر

کہ تج سات یک راز دھرتی ہوں ہیں — سو اُس راز کی بات کرتی ہوں ہیں
سکی شہ کی صورت اُپر کی نظر — کہی ای عطارد توں سُن کان دھر
(ن) کسی شاہ اپنی یوں اس نار کوں — چُمک کھینچ لیتا ہے جیوں سار کوں
(ن) نہ جانو کہ یو نقش کیا سحر ہے — کہ ہر دل ہیں اس نقش کا بہر ہے
دنیا ہیں تو کیں صورت اس دھات ہیں — توں جیوں تے لکھیا یا کہ دیکھیا ہے کیں
میرا من بھلایا یو من ہر صورت — لیا دل دیا جیو یو دلبر صورت
عجب راز ہے یو چ پایا نہ جائے — جو پائے تو مقصود کہیا نہ جائے
ن رکتا ہیں رکھوں دل ہیں ناول کر — کتی ہوں تیرے پاس اب کھول کر
ن کہ یو بھید کر توں سجے فام ہے — کہ تجسوں انگے لی منجے کام ہے
عطارد کھیا دل ہیں اس دھات کیا — کہ سنپڑی ہے اب یو[1] تو جانے نہ پائے
بہت سج ستی آج یو کام ہوا — اناں انت اس کا منجے فام ہوا
جو مقصود کوں یاں لگ آیا ہوں ہیں — سو الحمد للہ کہ پایا ہوں ہیں
سُنے گا اگر شاہ اس بات کوں — تو خوش ہوئے گا منجہ بھو دھات سوں
عدم چنارا چتر گنونتا خوش لکھن — کھیا کھول سب مشتری نار کن

تعریف کردن عطارد پیش مشتری از محمد قلی قطب

براہیم قطب شاہ ہے شہ سُجان — دکھن تخت گہ شہر اُس کا مکان
شہاں نعل بندی دیتے ڈرتے سب — جنگل پکڑے ہے[2] وو نکل گھر تے سب
ظلم زیا ستی تھے مُلک پاک اُس — کہ مشرق تے مغرب تلک دھاک اُس
سٹے[لہ] گا بنی گاب اس دھاک تے — چھُپیا جھُیں بھنر ستم اُس دھاک تے
جو اُس ڈر نہ اچتا سمد دل منے — تو جگ کوں ڈبا تا وو یک تل منے

لہ (ن) چھوٹے کا بنی سب کو اس ہاک تے

(۱) دھن یو (۲) ہیں

اگر ہیبت اُس کا نہ دھرتا پون ۔۔۔ اُڑا ست دنیا بھُیں کوں تنکے نمن

اُسی عدل تے گال کر سب سریر ۔۔۔ اگن کانپتی ہور لرزتا ہے نیر

محمد قلی فرزند اس راج کا ۔۔۔ کہ لایق ہے وو تخت ہور تاج کا

؟ تلاسیں(۱) پیشانی سوں پگ سندریاں ۔۔۔ دیوانیاں ہیں اُس کیاں سو حور پریاں

چکھے نور شہ مکھ چندر ہیں اسے ۔۔۔ نہ جن نا پری نا بشر ہیں اسے

پریاں شاہ کے عشق کا پا اُمنگ ۔۔۔ پڑیں شہ اُپر شمع پر جیوں پتنگ

جو انگلی چکل چکھ(۲) دھرتا اسے ۔۔۔ تو سوراخ شہ سنگ کوں کرتا اسے

لگا عشق لاک استریاں لاک دھات ۔۔۔ دیوانیاں ہوں پھرتیاں ہیں اُسکے سنگات -

ہر یک گوپنی شہ کی جیوں ماہ ہے ۔۔۔ کہ اس دور ہیں کشن او شاہ ہے

اگر سور جیسی اچھے کوئی سندر ۔۔۔ بلا دور ہوئے شہ کے پاواں اُپر ×

ہُوا پرگٹ اس کا حُسن یاں تلگ ۔۔۔ کہ یوسف کی خوبی کوں بسریا ہے جگ

جہاں پانو دھرتا شاہ چلتا اسے ۔۔۔ وہاں آب زمزم اُبلتا اسے

رہے جاں جہاں(۳) جاں شہ بھج بل ۔۔۔ اچھے چھانو جیوں دولت اس پانو تل

وو ایسا ہے شہ جاں سُن او سندر ۔۔۔ سکی نا بھُلے گی اسے دیکھ کر

صورت اُس کی اس دھات اچھے خوب جب ۔۔۔ جو توں دیک اُسے بھولی تو کیا عجب

جو شہ باغ ہیں ٹک تماشے کو جایں ۔۔۔ تو بن روت جھاڑاں پھلاں بار لیایں

شہنشہ کے دیدار کے نور تھے ۔۔۔ سُکے جھاڑ ہرے ہوئیں بھی سیر تھے

کھیا سب وتے اُن کھیا نیں یو بات ۔۔۔ کہ عاشق ہے نیرا سکھڑ شہ سُہات

کہ مت سر چڑے بات یو سون کر ۔۔۔ ہُوا کام بھی سرتے ہوئی تل اُپر

جو عاجز ہو دکھلاے عاشق نیاز ۔۔۔ تو معشوق کرتا ہے تیبڑ تیچ ناز

کہ خوباں ہیں عادت سو اس دھات ہے ۔۔۔ چھپی نیں ہے مشہور یو بات ہے

---

(۱) یکس تھیں سو یکس خوب ہیں سندریاں (۲) جس پہ (۳) جہاں جان اتل شہ بھوج بل

سُلکھن چتر دھن چنچل گنونتی ‏ سو شہ عشق کے مدسوں ہُوی تھی متی
کہی کیا ہے تدبیر اس کی اتال ‏ کہ مُنج میں تو اب رہیا نہیں کچ حال
دکھایا صورت جیوں توں تصویر کر ‏ تو تو ہنچ کچ اس کی تدبیر کر
مِرا حال کیا ہے سو جانے تُہیں ‏ چُھپیا راز دل کا پچھانے تُہیں
تُہیں میرے غم کا سو غم خوار ہو ‏ کہ ہِش بیٹی توں باپ کے ٹھار ہو
کِسے بات یو بولوں ہِش جاے کر ‏ کہ تدبیر میری کرے آے کر
جو مِنّت لگی کرنے بھو دھات سوں ‏ عطارد قبولیا وو اس بات کوں
دیا[1] آس اس نار کوں پیو کا ‏ کہ مرتے کوں تقوا دیتے جیو کا

غزل گفتن مشتری از فراق محمد قلی قطب شاہ

طاقت نہیں دوری کی اب توں بیگ آ مل رے پیا
تج بِن مُنجے جیونا بھوت ہوتا ہے مشکل رے پیا
کھانا برہ کیتی ہوں ہیں پانی انجھو پیتی ہوں ہیں
تجتے بچھڑ جیتی ہوں ہیں کیا سخت ہے دل رے پیا
ہر دم توں یاد آتا منجے اب عیش نیں بھاتا منجے
برہا یو سنتا تا منجے تُج باج تِل تِل رے پیا
مُنج تن تپش جانے تُہیں مُنج ٹھار جیو لانے تُہیں
مُنج دل مندھر میانے تُہیں کیتا ہے منزل رے پیا
توں جیو میرا ہیں سو دل تج سات رہنا کیوں نہ مِل
دن رات ہیں ہِیں ایک تِل نیں تج تے غافل رے پیا

---

[1] میرے نسخے میں اس شعر کی بجائے یہ ہے۔ ترا کام ہو سو کیا فام ہیں ÷ نکو ڈر کروں گا ترا کام ہیں

جس[1] یار کو ہیں منگتی ہوں وہ یار کہاں ہے
ہر سوں سکی چل جاتی وے ٹھار کہاں ہے
دل ہات ہیں سے چھین لیکر نھاٹ گیا ہے
وو یار دغا باز جھوٹے مار کہاں ہے
مشتاق کے بازار ہیں ہیں بیچتی ہوں جیو
دلّال کدھر ہور خریدار کہاں ہے
عاشق تو مج ایسے سکی لاکھاں ہیں ولیکن
معشوق سو اس دور ہیں اس سار کہاں ہے
دیدے مرے نادیدے جو دیدار دیکھے تھے
مج صبر دیو نہار وہ دیدار کہاں ہے

یاد کردن مشتری محمد قلی قطب شاہ

لگیا ہے میر اشہ سوں بھو تیج دل	رھیا جاے نا مُنج تے اب ایک تِل
ملا دو مُنجے کوی میرے شاہ سوں	سورج ہر و قد سر نگ ماہ کوں
نا مُنج باغ خوش آے نا بوستاں	نہ مُنج خویش بھاتے ہیں نادوستاں

حالت مشتری در فراق محمد قلی قطب شاہ

نہ سُکھ سوں مُنجے نیند آتی اچھے	نہ پھُل سیجڑی مُنج بھاتی اچھے
بسالے[2] ہوے کیس پو سیس تے	تپاتی اچھے رات مُنج دیس تے

---

[1] میرے نسخے میں اس غزل کے بعد ہی یہ غزل ہے۔ [2] بسالی ہوں کیسا یہ دُکھ سیس تے۔

کہاں ہے وو شہ نرملا نوجوان — کہاں ہے وو شہ گنونتا گُن نِدھان

کہاں ہے وو لالن مِٹھی چال کا — کہاں ہے وو ساجن لنبے بال کا

کہاں وو چتر چنچلا من ہرن — کہاں وو سُگھڑ اچپلا ہے سجن

نہ مُنج دیس ہے سُکھ نہ مُنج رات — سَجانو کہ گمنا ہے شہ کس سنگات

جُکوی نار اُس کن ہے اُس نار تھے — مُنجے رشک آتی ہے اِس ٹھار تے

ہُوے جل کُجل نین دیدار باج — بکیلی کدھاں لگ رہوں یار باج

رتن تھے سو تن پر انگارے ہُوے — کہ نکھ چاندا انجھو سو تارے ہُوے

ہر یک روں میرے تن پہ جیوں ناگ ہے — سُنا تھا اول سو اناں آگ ہے

دو بادام تھے اُس چنچل نار کے — لگے دانے جھرنے سو انّار کے

کہی شاہ کے تیں سو دھن یاد کر — دُکھیا جیو میرے کوں ٹک شاد کر

مُنجے تیرے ملنے کی لئی آس ہے — کہ تن منج کنے جیو تج پاس ہے

میرا حال کیا ہے سو ای شاہ نیک — توں اس جیو میرے کوں ٹک پوچ دیک

چھُڑا مُنج بِرہے کے توں جنجال تھے — توں غافل نکو اچ میرے حال تھے

کیا ہے بِرہ زیاستی داد دے — پریشان ہے جیو دل شاد دے

کہ کوئی داد دیسی نہ تج باج مُنج — عجب کام آکر پڑیا آج مُنج

رہی ہوں بھوت درتے تج آس کر — مُنجے کن توں ای شہ اپس داس کر

منج ایسیاں تجے لاک باندیاں اہیں — کہ تج[1] سات ملکر وو ناندیاں اہیں

پریاں ہور حوراں رہے[2] تج سنگات — نیری ناندنک شہ اچھے دھات دھات

— ہُوا کیا جو سیلیاں ہیں وو چھب ستی — محبت ہیں ہیں زیاست ہوں سب ستی

محبت ہیں جو زیاست سو زیاست ہے — کہی بات ہیں راست ہور راست ہے

زراسا بِرہ مُنج ستنا تا اچھے — سو تپنی کوں پھر پھر تپاتا اچھے

---

(۱) کہ خدمت میں تجہ نیت آتیاں اہیں (۲) اچھیں

خدا اس برہ کا کرے گھر خراب
کہ ناحق منجے آج دیتا عذاب

جو سنپڑے برہ میرے داواں تلیں
رگڑ کر سٹوں ڈے(۱) دے پاواں تلیں

اگر وصل ٹک آکے سنبالتا
تو برہا منجے کیا سبب جالتا

بڑا بے کٹرا اس میں خوبائی نیں
منجے مارنے عار اِسے آئی نیں

گرب کی نہیں گل پڑیا ماٹی کا
نفا کیا ہے جگ میں برہ آئی کا

کہ ما اس کی نا جنتی باٹ کی(؟)
دکھوں چھاتی ہو میری سب پھاٹ کی

میرے پاس میرا قطب شاہ نیں
میرے حال تے کوئی آگاہ نیں

کدھر دیکھوں شہ ہیں کدھر دیکھوں تج
نہیں منج توں دستا جدھر دیکھوں تج

نہ وعدے کی منج آس ناورس ہے
ہر یک دیس تج باج سو برس ہے

رباعی خواندن مشتری

تج یاد بنا ہور منجے کام نہیں
نس جاگتے جاتی ہے دن آرام نہیں

ہیں تو تجے منگنی ادکھ جیو دے
توں کیوں منجے منگتا(۲) سو کچ فام نہیں

نامہ نوشتن عطارد بہ قطب شاہ

عطارد دبیر ہو کے تقریر سوں
لکھیا نامہ مضمون گنبھیر سوں

سو بھیجیا اُنے کاغذ اس شاہ پاس
کہ برآئی ہے تجہ اُمّید و آس

اگر دھن اُپر ہے تیرا شاہ جی
تو واں کھان کھا ہور یاں پانی پی

کہ جیونا چ تج باج مشکل اسے
گذرنا ہے چلکھ ہو کے ہر پل اسے

نکو بار لا بیگ توں بیگ آ
کہ وو نار ہوئی ہے تیری مبتلا

ترے تائیں ہوئی ہے یو بدنام یاں
کہ کچ کرتے کچھ ہو گیا کام یاں

---

(۱) دیدے (۲) اہے سو

ذکر لائی ہے دل ہیں تج دھیان دھر
قطب شاہ قطب شاہ قطب شاہ کر

ترے وصل کا ہیں جو دیتا نہ آس
تو یک تل ہیں مرتی سو دھن بھر اُساس

میرے پاس احوال سب کئی اچھے
اسی آس سوں چوپ کر رھئی اچھے

یو دلسوز نامے کوں لکھتے براں
صفے پر نکل پڑتے تھے اچھراں

نہ لک سک قلم دُک تے گھٹتا اتھا
رُخے پر قلم کالی سٹتا اتھا

بھیں عشق بھیدیا ہے اس ماہ ہیں
کہ سو سو خُسیر واہے اک آہ ہیں

نپٹ تجسوں لبدی اچھے نا روو
تیرا دیکھنے منگتی دیدار وو

نہیں ایک تل تج بن آرام اُسے
نہیں کام تج یاد بن کام اُسے

شہاتوں سو دھن کوں تو منگتا ہے زیاست
ولے وو تجے منگتی تج تے بی زیاست

نہ ہوے کام اس کام پر ہوے بن
کہ ما دُو دیتی نہیں روے بن

توں اب .... مقصود ہوے یوں تے
برگ پھل سٹے باو کے تول تے

برگ بار ہے ہور جھاں باد نیں
نُرت پھل لینے کا وہاں داد نیں

جو پھل لینے منگتا ہے ہنگام پر
تو بیگی نکو کر ہر یک کام پر

ملے گی تجے وو چنچل سُندری
نظر آکر اب شہ میری چاکری

دیوانی تیری مشتری نار ہے
سو شاباش کہنے کی منج ٹھار ہے

کیا کام یو ہیں یہاں ہیں سنچر
میرے بخت اب شاہ تیری نظر

تجے بات یو شہ کھیا جاے نا
ولے باج کئے بھی رھیا جاے نا

کہے تو نہ ہونا سو ہوے کام سب
کہے تو چھُپیا بھید ہوے فام سب

بشارت یافتن شاہ و رخصت شدن از مہتاب

پڑیا شاہ ناما ہو خوش چاو سوں
انکھیاں پہ رکھیا لیکے بھو بھاو سوں

کھیا کام یکا ئیک یوں کیوں ہوا
جو اوّل اتھا وو سو اب یوں ہوا

ہر یک مشکل آسان کرتا ہے وو
کہ قادر ہے قدرت جو دھرتا ہے وو

کیا شکر سجدے کوں کرتار کا
کہ توں دل بھلایا ہے اس نار کا

جو لیدی ہے وو نار یوں منج اپر
سو ہیں کیا سکوں گا ترا شکر کر

جو ثابت قدم عاشق ہے نار کا
خوشی ہوے غم اس کوں سینسار کا

کہ جانباز عاشق جکوں ہی پاک ہے
مُرادُس کے پاواں تلیں خاک ہے

بخت بختور آج غالب ہوا
کہ مطلوب جو تھا سو طالب ہوا

کھیا شاہ اُس نار مہتاب کوں
کہ جانے کوں دے اب رضا منج کوں

رھیا تجسوں لی دیس یک ٹھار مل
سو جیوں پار سینتی اچھے یار مل

جو اس نار کے تائیں آتا نہیں
تجے چھوڑ کر یاں تے جاتا نہیں

ترا پیار منج پر اچھے ای پری
کہ منج سوں توں لئی آدمیت کری

عجب تجنے دیکھیا ہوں خوبائی ہیں
نہ ہو سکسوں تیرا سو اُترائی ہیں

عطارد بلایا منجے بیگ اتال
کہ ہینت دیکھتی تجسو دھن ہست چال

بشارت تو ہی آج پایا ہوں ہیں
اسی کام کوں یاں لگ آیا ہوں ہیں

رضا دے توں خوشنود ہو کر منجے
کہ توں سے پری ہے ترا ڈر منجے

دکھن تے جو اس ٹھار انپڑیا ہوں ہیں
تیرے ہات ہیں آکے سنپڑیا ہوں ہیں

کہی شہ نکو بول یو بات توں
پچا نیا ہے آخر منج اس وہات توں

ہتی بے ادب کر نکو جان منج
کہ ہیں داس تیری ہوں توں مان منج

مری بات سچ جان شہ توں بتیاے
کہ خوباں تے ہرگز برائی نہ آئے

نہیں خوبی اُس جو برائی کرے
گُوا کھو دے پر کاج اپے ڈب مرے

بھلے ہور برے ہیں فرق ہے شہا
برا خوب ہور خوب نا ہوسے برا

جو کم ذات اُس تے وفا نیں ہوتا
اصیلاں نتے ہرگز خطا نیں ہوتا

بُرائی کہ یا خوبی یو دوچ ہے
اصیل ہور کم ذات ہیں یوچ ہے

منا کرنے نیں تجکوں سکتی ہوں ہیٔں
جو رہیگا تو منّت سوں رکتی ہوں ہیٔں

اپی ہو تجے کیوں کہوں ہیں کہ جا
اگر جاے گا شہ تو تیرا رضا

کہے شہ کہ جانا منجے ہے ضرور
جو نا جا سوں تو کام پڑتا ہے دور

منجے ایک تل اُس بِن آرام نیٔں
رہنے کا یہاں اب میرا کام نیٔں

سلکھن سکی چنچلی ماہتاب
سو دی شاہ کوں یوں پھرا کر جواب

سنگات آتی انپڑانی شہ توج گھر
جو اچتا نہ ماباپ کا منجکوں ڈر

تری باندی ہوں ہیں منجے نا بسار
توں جاتا ہے دے کچ منجے یادگار

کھیا شہ کہ ہیں لی گمیا توج سنگ
تو کیا منگتی ہے سو میرے پاس منگ

کہی خوش ہو ہنس کرو ہنس مک پری
ترے ہات کی شاہ انگشتری

انگوٹھی نشاں اُس دیئے شاہ نے
رکھی جیو کہہ اُس کوں اُس ماہ نے

جو شہ کو کہ دے توں بی کچ منج نشاں
کہ تج یاد کرتا اچھوں ای سجاں

جِتا خوش انتھا آشنائی تے ہیٔں
و نانا خوش ہوں اس جدائی تے ہیٔں

کہاں تے کہ یو آشنائی ہوئی
کہ اس دھات آخر جدائی ہوئی

رکھیا نیٔں ہے کس یک جنس آسماں
کہ اوّل بہار ہور آخر خزاں

مثل جگ ہیں مشہور یو جم اہے
کہ ہر یک خوشی کے پچھیں غم اہے

پچھو ہا اچھے جاں اچھے ہل دو یار
کہ مستی جہاں ہے وہاں ہے خمار

بکسکا بکسکوں جو لاگیا پران
تو اچھنا بکس کا بکس کن نشان

بکس کی نشانی کوں یک دیک کر
کرے یاد بکسکوں یک ای سندر

نشانی کی توکوچ حاجت نہیں
وے رسم ظاہر نہیں یوں کہیں

نہ بسرے کدھیں یار کے تیں وو یار — محبت اچھے جس کنے یادگار
پرت کا روش تو اہے اِس وضا — تو دیتی ہے یا نیں دیتی کیا رضا

جدائی از مہتاب

کہی شمس میرا جیو تیرا اہے — کہ جیو تے پیارا توں میرا اہے
سکی دی سکا آپنے ہات کا — کہ تا ثیر تھا اس میں لئی دھات کا
جو سکّا رکھے وو اپس پاس جم — نہ دیکھے کدھیں دُکھ درد ہور غم
سدا ملک ہور مال سوں شاد اچھے — دُنیاں کے بلایاں تے آزاد اچھے
جو دیکھی کہ شہ ہے بتھر لشکری — ترنگ باد پا پیش کش کی پری
سورج جیوں جھمکتا اتھا سُم اُسے — کہ کرناں سے بالاں کے تھی دُم اسے
ہر یک نعل اُس کا سو جیوں پرس تھا — کہ آپی سُلکھن ترنگ سرس تھا
سو اُس اسپ رھوال خوش چال کوں — سِتارے پروئے تھے ہر بال کوں
شہنشاہ کا دل بھوت جمع تھا — کہ وے باٹ میں رات کوں شمع تھا
ترنگ خوب خوش شکل وو اصل ہے — کہ حیدر کے دُلدُل کیرا نسل ہے
قصا یوں ہوا جو رضا شاہ منگ — وِداس پری سوں رکئے چھوڑ سنگ

رباعی

دنیا کے سو لوگاں میں وفا دِستا نیں
دھنڈ دیکھی جتا باج جفا دِستا نیں
بے مہر بنی آدم ہے اِس سوں سکی
دل باندنے میں کچ نفا دِستا نیں

روانہ شدن شہ بہ سوے مشتری

ہوے لوگ پھر مستعد ٹھار ٹھار
سو یک ٹھار مل آئے سب بانڈ بھار

کہ شہ جاتے اس مہ کی باری کے تیں
تُرنگ بادپا لیا ہی ساری کے تیں

ہُوا اُس تُرنگ کے اُپر شہ سوار
کہ شہ پھول ہور خنگ بادِ بہار

دِسے شاہ یوں بادپا کے اُپر
مگر ہنس چڑیا ہے ہُما کے اُپر

چلے شہ بنگالے کدھن چاو سوں
سو خوشحال ہنستے بھو بھاو سوں

لئے خان مریخ کوں شہ سنگات
کہ عاشق اتھے وو دونو ایک دھات

دونو عشق کی باٹ جاتے اتھے
یکسکا سو وقت یک گماتے اتھے

جو اُس شہر کے شاہ نزدیک آئے
خبر اس عطارد کنے یوں بتائے

کہ آیا ہوں میں اپنے لوگاں سوں یاں
منجے توں کھیا تھا سو وو قول کاں

گیا سب فراق اب کہ آیا وصال
بُلا بیگ اِس دھن کوں توں منجہ اتال

جو شاطیر شہ کا دیا یوں خبر
عطارد سراسر سُنیا کان دھر

گیا دوڑتا مشتری شاہ کن
کہ آیا ہے یاں اب قطب شاہ سجن

تیرا مقصد ای نار حاصل ہُوا
پیارا پیا تجکوں واصل ہُوا

کہ منّت توں کرتی تھی جس کام کوں
ہُوا ہے وو سب کام اب جان توں

نکو بول رک مُنج اُپر ای سُندھر
کھیا ہوں تجے میں سبھیں کھول کر

کہی نار اُس کوں کہ شہ کاں اہے
نشانی منجے دے توں وو جاں اہے

کہ میں سر سوں چل واں تلک جاؤں گی
اپی میں یہاں شاہ کوں لیاؤں گی

آوردنِ مشتری محمد قلی را بہ محل

سلکھن سگھڑ چنچل اوناز نار — سنواری محل آپنا ٹھار ٹھار
اتم ذات پدمن پریاں حورساں — چنچل اچپلیاں شوخ من ہر سکیاں
صراحی پیالے دے ہاتاں میں مست — کھڑیاں کی کرن چاکری دھن دورست
سراسر گھر اپنا سکی سندری — بھوت دھات دے زیب جنت کری
سنواری سو دھن پٹنہ بھو دھات سوں — سو زربفت اطلس و کم خواب سوں
چڑا وا سرگ پر کیا وو محل — کہ حوراں سو واں موہنیاں ہیں چنچل
سو کو بچیاں منے شہر کے دھن دو وو بھر — بچھائی مشک زعفراں ہور عبیر
سنگاری نگر یوں سندر گن بھری — کہ اسمان تے خوب ہوی دھرتری
چھجے ہور محل انگن ہور سب نگر — ہر یک ٹھار وو نار سنگار کر
سنگات اپنے اپنیاں ہے محرم سکیاں — کہ وو م تمنے تھیاں سو وو ہمدم سکیاں
سہلیاں سوں سہنی اتھی یوں سو دھن — کہ جیوں سرو اچھے ایک بیچ پھول بن
سکھیاں سب سو دھن شاہ مدست تھیاں — بکن تے سو یک اُس وقت مست تھیاں
منگائی ترنگ ناوں شبرنگ اُس — کہ بھایا اتھا اُس کے تیئں سنگ اُس
ترنگ تیز شبرنگ کوں لئی چاوسے — کہ ما آگ ہور باپ سو باوسے
ہوی سار شبرنگ ترنگ پر وو نار — دھوپیں میں اچھیں جیوں جھمکتا انار[1]
پدم جگمگے جوت سوں ناگ پر — کہ طاؤس بیٹھیا مگر کاگ پر
سو شبرنگ ترنگ پر اچھے نار جیوں — کہ مشعل دیپلے رات اندھاری میں جیوں
قطب سوں ملن مشتری دھن چلی — عطارد چتارے کوں سنگات لی
پیا شہ سوں ملنے کوں خوشحال تھی — کہ خوشیاں سوں آپس میں ماتی نہ تھی

---

(۱) انگار

جو شہ کوں خبر ہوی کہ آتی ہے دھن ساکھن سکھی چھند بھری من ہرن
ایدر تے شہنشہ اودھر تے وو نار دو نو سعد وقت آ ملے ایک ٹھار
گلے لاے شہ یوں سو دھن کوں چپل کہ تھا ٹیا برہ جل ہو جگ بنت نکل
محمد قطب شاہ ہور وو سندر ہوے خوش ایکسکوں یک دیکھ کر
سبھن کے اُپر ایک من سوں وونار لعل ہیرے مانیک موتی نثار
جو شہ پر رتن دھن لگی وارنے سو قد سیاں لگے بہشت سنگارنے
ملا ہات ہیں ہات دھن کن گنبھیر چلی شاہ کوں لیکر اپنے مندھیر
نول شاہ کوں اپنے گھر ہیں جو لیای تماشا محل کا چنچل سب دکھای

غزل

پیارا سیج پر آیا پیارا جیو تے پیارا ہو
برہ منج دل ہیں تے نکلیا سو جیو او ساس بارا ہو

برہ کی آگ سے تن پر ہر یک یاقوت کا دانا
لگیا ہوے تے ٹھنڈا منج رہیا تھا جو انگارا ہو

سکی مکھ شہ سمد میانے جو منکے ہیں تری سے
الک گل ہات ہیں لیکر پڑتا تل اس ہیں چارا ہو

انکھیاں دو ہور پلکاں تو چہ دشمناں ہیں سب
ادھر عیسیٰ اثر شہ کا دہاں اجنا ہمارا ہو

سورج خوش رنگ سیں بی ہے کرن جیوں موقلم لیکر
صورت شہ کی لکھن آیا عطارد اب چنارا ہو

بھنواں دو جیوں رحال ہور الک کی کنڈلاں جزماں

تلک آیت ہے تل مطلق دسے جیند پیارا ہو
ستارا بخت کا میرا سورج کے برج ہیں آیا
کہ جھمکیا آج میرے گھر قطب شہ چاند سارا ہو

ملاقات عاشق و معشوق

چنچل قطب شہ ہور اچپل سُندھر
دونو بیٹھے مل کر سو یک تخت پر

رُکن چار پاے ہیں تخت آسمان
کہ چند مشتری ہے قطب شہ سو بھان

یکسکا لگے پوچھنے ایک حال
یکسکوں دیئے یک جواب ہور سوال

سو باتاں اول کہیاں سبھیں بول کر
کہے حال اپنا دونو کھول کر

پرت کاج کی کارسازی کئے
اپس ہیں اپے ہات بازی کئے

صُراحی نقل ہور پیالا منگائی
اپی ساقی ہو شہ کوں دھن می پلائی

شراب اُس بھوت تند ہور تیز تھا
عجب آب وو آتش آمیز تھا

فرشتا اگر آئے آکاس تے
پڑے بھیں اُپر مست ہو باس تے

جو یک بُند پیوے کوئی تو سینے کوں لگ
اُٹھے آگ تلویاں تے تارخ تلگ

جو شہ تا ئیں دھن لائی مدلال کر
کہ پانی کری آگ کوں گال کر

جو قطرا سٹے آگ ہیں ایک کوے
تو سر پانوں لگ آگ جل راک ہُوے

خصالت عجب گرم دھرتے ہیں شہ
کہ ایسا شراب ہضم کرتے ہیں شہ

کہ میخوار پُختا ہے مشہ خام نیں
ہدا ایسا پینے دُسرے کا کام نیں

صفت یو جو مشہ بے خبر نیں ہوتا
جتا پیئے بی کچ اثر نیں ہوتا

دُرست اچ ہر یک بات گفتار ہیں
خطا کھائے ناکار ہور بار ہیں

پیاری وو ہو ایک یوں پیو سوں
کہ جیوں دو د ملکر اچھے گھیو سوں

یک آرو سس ہور ایک سو شوا ہے
کہ دھن شیریں ہور شاہ خسرو اہے

قطب شہ سو دھن یوں وو زیبا اچھے
کہ یوسف سوں مل جیوں زلیخا اچھے

دِسیں یوں ادھر بیچ دسن جھمکنے
کہ گوہر ہے سُنّے کے حُقّے منے

سو دھن کے دسن سم جو ہونے کوں آے
خجل ہو رتن پانی موں کا گنوا ے

انچل سیام تل یوں جھمکتے گہر
کہ شبرات ہے آج دھن کے اُپر

دسیں تن رتن دھن کے مکھ نور انگے
کہ روشن رکئے ہیں دیوے سو رانگے

سو دھن کے دو بچ پہ گُہر چھاے ہیں
کہ پھراں پہ تارے اپر آے ہیں

سو دھن ناک مل یوں ہے ٹکڑے کے سنگ
کہ پکڑیا ہے موں ہیں بچو کوں بھونگ

سو ٹکڑے پہ یاقوت جاگ دیک کے
کہ عقرب کیرے برج مریخ ہے

دسیں مانگ موتیاں کی بیچ سیر ہیں
کہ دِستے ہیں تارے مگر نیر ہیں

چنچل نین پو دھن کے نیں ٹھارتے
کہ شاطیر شہ کے تُلنگ مارتے

ستارے مہندی کے ہاتاں منے
کہ گُل لال رہے جھڑکے پاتاں منے

پتا کچھ دھن شاک دھرتی سُندر
کہ پاتاں نکلتیاں ہیں ٹکڑے ہو کر

بکھرے ہیں کُنتل پشانی اُپر
کہ بادل پڑے ٹوٹ پانی اُپر

دِسیں لال لالک سوں دھن کی انکھیاں
کہ سینپیاں اہیں جانو شنگرف کیاں

الاک مل دھن گال مقبول سوں
کہ پانا گ لپدیا اہے پھول سوں

دھڑی سوں دسیں یوں دسن بات ہیں
کہ بجلیاں پڑیاں جا کے ظلمات ہیں

سمد تے سبھیں روپ رنگ جل ہے جیوں
کنول مُکھ کی گردن سو ونڈل ہے جیوں

انکھیاں پر بھنواں چھند سوں چھاے ہیں
کہ تُرکاں سراں پر طُرے لاے ہیں

ادھر ہار پھل پھانک کی بھار وو
کہ نازک بھُلی تھی اہے نار وو

انگوٹھی ہیں ماوے کمر نار کی
نہیں کیں دِسے جگ ہیں اس سار کی

کہ جس کا جو رو ماولی نانوں ہے
سو دھن سر کی چوٹی کی وو چھانوں ہے

رہی چوٹی یوں پیٹ پر چھب سوں آ
پٹی پر اچھے جیوں الف ثلث کا

جواہر جو پہنے تھی دھن تن منے
جو عکس اُس ستارے ہُوئے گھن منے

محبت سوں شہ مست ہو دیدار کے
اَدھر چھنکتے[1] تھے تلتل اُس نار کے

سنپڑ کر سکی شاہ کی بات میں
انپیر[2] دیتی تھی جو بناں ہات میں

کھواں لاتے تھے شہ اُسے ٹھار ٹھار
اُچھل پڑتی تھی ہنس وو ہنسمکھ نار

کدھیں گڑ لیوے شاہ وو ماہ کوں
کدھیں ماہ وو گڑ لیوے شاہ کوں

مٹھائی سوں لب چار یوں مل اٹھے
کہ ہرگز یکا ئیک چھٹتے نہ تھے

سو شہ دھن نے خوشحال اُس وقت تھے
کہ جوبن وو الماس تھے سخت تھے

اپس میں اپے بوسہ کاری کیئے
دونو سوں سپٹ گھال یاری کیئے

کہ دو میں تے تیسرے کو نا ٹھار ہوئے
جو تیسرا وہاں جاوے تو خوار ہُوئے

عجب کچھ خوشی ہور انند ہے واں
سو عاشق و معشوق ملتے ہیں جاں

ہُوئے شاہ جب مست اپی ہور دھن
کیئے من اسے کوچ کا کچھ کرن

دو تو سرخوش ہو کر ہُوئے بے خبر
اُنو کی خبر اِس وضا سوں کر

عطارد منا آ کیا شاہ کوں
بھوت دھات سوں پند دیا شاہ کوں

کہ شہ عشق بازی توں کر اس وصول
کہ تجھے خدا خوش اچھے ہور رسول

تیرا مال ہے توں اُتاول نہ کر
جھٹے[3] اتنے کوں اپسے باول نہ کر

لیجا اُس کوں پھسلا کے توں اپنے گھر
بُلا قاضی کوں ہور وہاں عقد کر

جو تک خوش لگے گا تیرا گھر اسے
پچھیں کیا توں منگتا ہے سو کر اسے

کہے شہ عطارد کوں شاباش تجے
کہ اس ستی ہیں توں دیا پند[4] منج

جو سمجھا کے شہ کوں کھیا دھات دھات
سنیا شاہ آخر عطارد کی بات

---

(۱) چھنکتے (۲) انپیڑ (۳) جھٹیں (۴) یاد

غزل

تج مکھ کے درس کا یو سورج سو درسنی ہے
تج نور جھلکنے تے سب جگ میں روشنی ہے

زر تار تار کے ربج پر گال پر سہاتے
یا چاند کے کنارے خوش رنگ چندنی ہے

دل عاشقاں کے تل تل کی بعزرتی نیں
کیا شوخ چلبلی توں غمزیاں بھری نخنتی ہے

کاجل کجل سو بھر کے پلکاں سو سحر منتر
غمزا سو نین تیرا سو کا سو تس انی ہے

برہے کے دکھ کٹک میں یوں نیٹ کر رہیا ہیں
تو اپنے عاشقاں میں سو دھن منجے گنی ہے

گفتن مریخ خاں حال خود را پیش محمد قلی

شہنشہ کوں بولیا وو مریخ خان
کہ توں جیو جب لگ ہے چند چرخ بھان

ترا یار پرسن ہوا شاہ تجھ
کہ توں سور ہے ہور ملیا ماہ تجھ

سدا مل اچھ اس دھن سوں دن رات توں
سدا عیش کر شاہ اس دھات توں

تجے سک آنند دایم اچھو
تیرا راج دنیا میں قایم اچھو

ولے کچھ میرے حال پر رحم کر
کہ تیرا ہوں ہیں توں نکو منج بسر

غلام ہو کے اچتا ہوں ہیں تیرے پاس
رکیا ہوں بھوت تیری امید آس

جو لیایا ہے سات اپنے اس ٹھار منجھ
کرم کر ملا توں میرا یار منجھ

دو بچھڑے جو یاراں ملے ایک ٹھار
ملانہار کوں شہ ثواب ہے اپار

رباعی

پردیسی ہوں پردیس میں ہے ٹھار منجے
پردیسی ہو رہنا اہے ناچار منجے

طاقت ارے صبر توں بھی کچھ اُبر یا نیں
اب کو ملے گا کو ڈ میرا یار منجے

پڑیا یو رباعی بھوت سوز سوں
کھیا رو سو شمع دل افروز سوں

کہ شاہاں ہیں سب توں شہنشاہ ہے
میرے حال نے شہ توں آگاہ ہے

بھلالی نپٹ عشق کی بات سوں
لگیا منّتاں کرنے بھو دھات سوں

کہیا شہ کہ نزدیک ہے کام اتال
کہ تجسوں ملے دھن چندر جگ اجال

منجے ہے تیرا حال معلوم سب
جو منّت کرے توں تو نیں کچھ عجب

کہ جگ میں چلی ہے یو بات ہر کہیں
غرض وند کوں عقل اچھتی نہیں

اُتاول توں کرتا اہے کیا سبب
صبوری ستی کام ہوتا ہے سب

ہر یک رنج پچھیں راحت ہے سچ توں جان
ہر یک دکھ پچھیں سکھ ہے مریخ خان

چمن میانے آ کر چنبا پھول کن
سو کانٹے کیرا زخم ٹک کھائے بن

بہار آخر ہے ہور اول سو دیر
جو غم دیکھے شادی اُس البتہ ہے

صبوری نے خوبی ہے آخر نہ ڈر
کہ لوگاں کہتے ہیں صبوری سفر

گفتن از مریخ خاں حال قطب شاہ پیش مشتری

قطب مشتری کوں کہیا سر بسر
سو مریخ کا حال سب کھول کر

ہیں عاشق ہوں جیوں تجھ نادان کا
اہے ییوں یو عاشق زہری بہان کا

توں زہرا سوں کر را جوٹ میل کر
مراد اِس بچارے کی حاصل کر

کہ عشاق کا قدر جانے ہے توں
درد عشق کا سب پچھانے ہے توں

سلکھن سپوت ہے اسد خان کا
یو مریخ گنونت بھوبان کا

جو زہرا کوں عاشق ہو آتا اتھا
سولی کوچ دنبال لیا تا اتھا

قضا آنگا کر اسے بچ کیا
پوچھ تھا اسے کوچ کا کچ کیا

پڑیا تھا پرت پنت کے گھات میں
رہیا تھا سنپڑ وہو کے ہات میں

اسے باٹ ہیں آتے پایا ہوں ہیں ۔۔۔ وہاں تے چھڑایاں کوں لایا ہوں ہیں
مِرے سات یک دل سوں آیا ہے یو ۔۔۔ بھوت آس امید لایا ہے یو
کہی شاہ کوں ماہ سی دو سُندر ۔۔۔ کہ یو کام ہے سہل کچھ غم نہ کر
جو اوّل تے معلوم اچتا یو کام ۔۔۔ تو اب لگ یو سب کام ہوتا تمام
بہنی ہیری منّت کی کرتا ہے توں ۔۔۔ بدی دیتی ہوں بھیا و کر دو نو کوں
چُلچُ توں کہے گا سو کہہ مُنج کنے ۔۔۔ کہ حاجت نہیں کچھ اسے پُوچھنے
اچھے حکم اس کا ہیرے ہات ہیں ۔۔۔ کہ چلتی ہے زہرا ہیری بات ہیں
یو کام اس سبب شاہ کرتی جو ہیوں ۔۔۔ کہ منگتا ہے مریخ کوں بھوت توں

مشورت کردن محمد قلی قطب شاہ با مشتری

شہنشہ کہے ای سُلکھن سُندھر ۔۔۔ چل آجایں مِل کر دکھن کے ادھر
دکھن سا نہیں ٹھار سینسار میں ۔۔۔ پنچ فاضلاں کا ہے اس ٹھار میں
دکھن ہے نگینا انگوٹھی ہے جگ ۔۔۔ انگوٹھی کوں حرمت نگینا ہے لگ
دکھن ملک کوں دھن عجب ساج ہے ۔۔۔ کہ سب ملک سر ہور دکھن تاج ہے
دکھن کوں جو دیکھے گی ای نار توں ۔۔۔ نہ کرسی کدھیں یاد بنگالے کوں
دکھن ملک بھو تیج خاصا اچھے ۔۔۔ تلنگانہ اس کا خلاصا اچھے
کتا ہوں ہور یک بات بھی ہیں تجے ۔۔۔ کہ واجب اچھے بولنا وو منجے
نکو جان اسکوں ہنسا کھیل توں ۔۔۔ مِری بات سُن دھن نکو ٹھیل توں
کہ مریخ کوں اب بڑائی دیویں ۔۔۔ سو اس شہر کی پادشاہی دیویں
پچھیں بھیا و زہرا سوں اس کا کریں ۔۔۔ دونوں کوں ملایاں انند سوں بھریں
کہ مریخ ہمنا تے خوشحال اچھے ۔۔۔ نہ یوں نیوں کہ دل جاں پی خوشحال اچھے

اگر آنے منگتی ہے توں میرے سات — تو یو شہر سٹ ہور سُن میری بات
یو کیا ہے مُلک جو تُجے بھاوتا — یو کیا ہے جو خاطر تیری آوتا
تُجے[1] ہیں وہاں دیوں گا ہاں ای نار — سو اس دھات[2] کے شہر ہزاراں ہزار
دکھن مُلک وو کچھ عجب ٹھانوں ہے — دکھن ہیں سو ایسا ہر یک گانوں ہے
کہی شاہ خوبی[3] تُماری خوشی — تُماری خوشی سو ہماری خوشی
توں تُج سات اس دھات چالے نکر — مُلک واروں لک تیری یک بات پر
کتا مال ہور مُلک دِکھلاے گا — مُلک مال تے کیا تُجے آے گا
غرض ہے میرا تُجسوں ای شہ فہیم — نکر ایسی باتاں سوں توں دل دونیم
تُہیں منج مُلک ہور تُہیں مال ہے — تُہیں مُنج لالن تُہیں لال ہے
تُنہاں طبع نازوک دھرتے اہیں — کہ معشوق پر ناز کرتے اہیں
ہیں رضی ہوں اس کام کوں جیو سوں — جُچ کرتے منگتیا سو کر شاہ توں
کہ فاضل تُج ایسا کہیں کوی نیں — تری بات تے نیں ہوں خیر نیں

دادن محمد قلی قطب شاہ مریخ خاں را پادشاہی بنگالہ

خبر لے انبر پر کے اختر ستی — گھڑی سعد شہ دیک بہتر ستی
خدا کے کہنے تے مدد منگ لیئے — وزیراں کوں سب واں کے حاضر کیئے
سو مریخ خاں کوں بُلا بھیج کر — دِیے شاہی بسلا اسے تخت پر
بہتر پہار حشم لوگ راضی ہو آے — دُراہی بنگلے ہیں اس کی پھراے
پڑیا پانو وو شاہ کے آے کر — ہنسے خوش ہوا اس کوں گلے لاے کر
تُنہانی کہے یو بڑا کام شاہ — دِیے اس کوں مریخ شہ نام شاہ
بنگالا سو رہنے اُسے گھر ہُوا — مُلک سب مقرر اُسی پر ہُوا

---

(۱) جکچھ توں منگے واں سو دیوں گا اے نار (۲) دیہات شہراں (۳) خوب ہے

بزاں زہرہ کے تائیں لک چاؤ کر ‏ دِئے شاہ مریخ سوں بھیاؤ کر

ہُوا زہرہ کوں دیک مریخ شاد ‏ خدانے دیا اس کوں اُس کا مُراد

سو حکم اس ملک کا سو دھرنے لگیا ‏ صُبح اُٹ دُعا شہ کوں کرنے لگیا

رسیدن محمد قلی قطب شاہ با مشتری پیش مادر و پدر

قطب شاہ ہور مشتری شاہ مِل ‏ دکھن کوں سو جانے ہُوے ایک دل

منگے اُن دونو ان دونو کن وِدا ‏ کیئے اُن دونو اُن دونو کوں دُعا

کہ مریخ زہرا جو انپڑانے آئے ‏ منا شہ کیئے ہور اُنوں کوں منائے

تمیں دونوں یاں راج کرتے اچھو ‏ ہمیں جاتے ہیں بہر دھرتے اچھو

کہ مشتاق ہو کر اچھیں گے ہمیں ‏ خبر بھیجتے جاؤ اپنی تُمیں

جِکچ کام مقصود اچھے ہور بات ‏ سو لکھ بھیج دیو آنتے جاتے کے ہات

کہے تج کیئے اب جو آدہار ہمیں ‏ ضرورت کوں رہتے ہیں اس ٹھار ہمیں

رضا دے کہ تج سات ہمیں آینگے ‏ بڑا مرتبا اس تے بھی پاینگے

صبا[1] اوٹ شہ دیکھنا تجھ مُکھ ‏ نہیں کوچ ہمنا بھی اس تے بی سُکھ

دینا ہور دولت پو کیا کام آئے ‏ جو صاحب تج ایسا ہمن چھوڑ جائے

کھڑے رہ دو سب مِلکے یک ٹھار پر ‏ اپس میں اپے بات گفتار کر

دِلاسا انو دونو کوں لی دِیئے ‏ سو رُخ شاہ فرخ دکھن دھر کیئے

دِئے خیمے[(1)] صحرا میں شہ کوچ کر ‏ کہ پھاڑاں اچھیں تھیر جیوں دہر پر

زمیں کے اُپر ڈیرے شہ پھر دِئے ‏ کہ دریا میں جہازاں کوں لنگر دِئے

وہاں تے سو جیوں ہور دل شاد کر ‏ چلے بست ہور بھاو سب[(2)] لاد کر

ٹھنڈی ٹھار شہ دیک اُترتے اچھے ‏ انند عیش اس دھن سوں کرتے اچھے

---

[1] (ن) صبا او ٹھ شہ کا جو آ دیکھیں مکھ

(۱) ڈیرے ‏ (۲) سواں

یکسکوں لگا ایک چھاتی سوں داٹ / دونو عیش کرتے اٹھے باٹ باٹ

رلیاں سوں دونوں کے رلتے تھے وو / اسی دھات سب باٹ چلتے تھے وو

برہ کا گرہ سب گنوا وصل پاے / دکھن کی سو سرحد میں شہ بیگ آے

جو ویسے میں ماباپ پائے خبر / کہ آتا ہے فرزند دلبند ادھر

بھوت دن پچھیں خوش ہو کر آج کوں / انگے ہو کے لیانے چلے راج کوں

کہ شہ بھی سلامت تے پھر آے ہیں / سنگات اپنے اُس نار کوں لاے ہیں

جو شہ دور تے دیکھے ماباپ کوں / نزیک آے ہل مشتری نار سوں

پڑے پانوں ماباپ کے شہ نول(۱) / کہ ہے بہشت ماباپ کے پانوں تل

وو ماباپ کوں شہ گلے لالئے / جو نرجیو ہوئے تھے سو پھر جیو دئے

کھلے پھول امید ہور آس کے / پڑی پانو بھو سسرے ہور ساس کے

ملے آج یک ٹھار بچھڑے سگے / اپس میں اپے پانو پڑنے لگے

گھر وارے چوندھیر تے شہ اُپر / کہ ہونیاں کیر امھوں پڑیا دھرت پر

تماشا دیکھن آے چوپھیر سب / غنی ہو رہیا آج کوں شہر سب

کہ سرحد پکڑ شاہ کے گھر تلک / سُنا گو دبھر بھر لیا دان جگ

بکھیرے گئی(۲) آج چوندھیر گھر / کہ نکلے رتن بھیں میں کے پھوٹ کر

دیئے دان یوں جگ کوں شہ سیم زر / کہ رکھنے کوں کہیں ٹھار نیں دھرت پر

پیتے کچھ گہر شاہ بخشش کرے / کہ بادل(۳) اچھالے سمد ست بھرے

تیرا دان مشہور ہوا شہ پتا / کہ پڑوا(۴) اسٹیا سمد سا سانت کا

نہ دیکھا کنے دان اِس دھات کا / کہ جھڑ لای سُنّے کی برسانت کا

وو ماباپ دونو پکڑ بر منے / لیکر آئے اس شاہ کوں گھر منے

نگر میں جو آیا قطب شہ نول / لگے بجنے چوندھیر خوشیاں کے طبل

---

(۱) اول (۲) سویوں (۳) یدکہ ٹھار خشکی سمد جا بھرے (۴) کہ آدے قلم میں نہ کہنے کتا

شہر ہیں سو عید آج لوگاں کیے — گھرے گھر انند کاج لوگاں کیے
لگے حال احوال سب پوچھنے — جو شہ دیکھے تھے سو کہے اُن کنے
سو ماباپ شہ دھن ہو کر ایکدل — یو چارو رہے سُکھ سوں یک ٹھار مِل

دادنِ ابراہیم قطب شاہ پادشاہی خود بہ محمد قلی قطب شاہ

براہیم قطب شاہ پر[1] دکھ بھنجن — کہ لیا یا جنے ضبط ہیں سب دکھن
کِیا شاہ وو پادشاہی عجب — مسلماں ہُوا یو تلنگانہ سب
سخاوت ہیں دھن دان حاتم سُجان — عدل ہیں سو ہے جیونکہ نوشیروان
سُریا پان ماوے رُمال ہور چھتر — تخت تاج سب ساج مستعد کر
تخت جیو گگن گُن سوں سنپور ہے — کہ جھلماں[2] سو کرتا چھتر سور ہے
دیکھیا فال مصحف کی آیات ہیں — بنایا سِکا شاہ کے ہات ہیں
سنواریا بھوت چھب سوں شہ سب شہر — نجومیاں کوں ساعت سعد پوچھ کر
دِیا پاتشاہی اپنی قطب شاہ کوں — کہ ڈوسا[3] ہُوا ہیں کر اب راج توں
قطب شہ کوں شاہی مقرر ہوی — کہ باپ ہور بیٹے ہیں نہیں کچھ دوی
کِتے پادشاہی کیا نیں ہے یوں — کہ کرتا اچھے اب قطب شاہ جیوں
بسیا شہ کے انصاف تے یوں دکھن — کہ بستا ہے پانی تے جیوں پھول بن
سو یوں عدل اب شاہ کرتا اچھے — کہ کوے کوں دیکھ باگ ڈرتا اچھے
جو شاہاں اپس کوں کھولتے اہیں — کھڑے کھان سب ڈرتے کھاتے اہیں
شہی جیوں کیے شاہِ عالی جناب — نہ دارا کیا وو نہ افراسیاب
جو اچتے تو اچتے تیرے دار جم — سکندر فریدون ضحاک جم

(۱) دشمن (۲) جھلم یا جواہر چھتر سور ہے (۳) بوڑھا

شہنشاہ غازی قطب شاہ توں — شہاں سب ستارے کہ ہے ماہ توں
عجب تابش ہے تج مکھ نور کوں — کہ طاقت نہیں دیکھنے سور کوں
کھڑک بیچ تجہ میان ماوے سحاب — تڑنگ آسمان ہور نیزا شہاب
نجے آگ جلتی ترے ہاک تے — جنگل پکڑے باگاں تری دھاک تے
ترا عدل ایسا ہے ای جگ ادھار — کہ آگ ہور پانی اچھے ایک ٹھار
ترا عدل انصاف ہے جگ اپر — اگن نیر نت مل رہے مد بھتر
محمد قطب شاہ تج ناؤں ہے — ہماسو ترے پاؤں کا چھاؤں ہے
توں دانی توں گیانی توں داتار ہے — توں فاضل توں کامل توں اوتار ہے
توں[۱] ایسا سخی ہے کہ تجھ دھرم تے — دریا لیائے کف موں اپر شرم تے
توں ورکش ہے ہر ایک سرکش اپر — کہ غالب ہے جیوں آگ آتش اپر
توں جیوں نوح پاتال جل کھار ہے — دھرت جہاز انبر سو اوزار[۱] ہے
پون ڈول[۲] ای ولک ہے لک سازکا — بھون[۳] لنگر اس بے بدل جہاز کا
جو جھمکائے شہ[۴] توں گھر تاج تے — عجب کیا جو سمدر سکے لاج تے
کہے ہدہداں جا سلیمان کوں — کہ شہ دار آوے منگن دان کوں
کہ شہ دار تے گر جکچھ دان پائے — جنم پیٹ اپنے جنم سات کھائے
درم سور کھوٹا چلے نا کہیں — کہ سکّا قطب شاہ کا اس نہیں
چتر شاہ گنونت گیانی ہے توں — کہ حکمت میں لقمان ثانی ہے توں
انگوٹھی سلیماں کی تجھ ہات ہیں — کہ تاثیر عیسیٰ کی تجھ بات ہیں
ہر یک علم میں شہ توں ماہر ہے سب — چھپیا راز تج آنگے ظاہر ہے سب

---

[۱] (ن) تج ایسا سخی کون ہے دھرم تے۔
(۱) اوار (۲) ڈول (۳) اہیں (۴) جھمک

بُردن محمد قلی قطب شاہ بکارت مشتری

رتن لا سنوارے مُکلّل محل   سو مریخ یاقوت نیلم زحل

انگن آسماں ہور بادل سو فرش   کہ منڈوا سو کرسی چھجا جیوں ہے عرش

مرصّع جڑیا تخت واں لیاے کر   سو اُس تخت پر شہ کوں بسلاے کر

ملے دوستاں آج چوندھیر تے   انند عیش کرتے ہیں بھی سپہر تھے

سو جلوا لگے دینے سب شاہ کوں   سُلکھن سکی مشتری ماہ سوں

زر بنا کیئے سور کا قرص توڑ   پنائے رتن گھنگے[1] طبلے کوں پھوڑ

مشاطہ ہو حور آئے جنّت تے کھل[2]   کہ پردا ہے اسمان تارے سو پھل[3]

سو اسمان کبہیں[4] در سوں یوں جگمگے   کہ پھولاں کے منڈویاں کوں تارے لگے

ملے قطب ہور مشتری ایک ٹھار   ہُوا آج جگ میں انند بے شمار

سو جبر پل قاضی ہو واں آے کر   فرشتیاں کوں تہاں سب لیاے کر

بندیا مہر اُس نار نادان کا   سو حاصل زمین ہور اسمان کا

زمیں تھی سو ہُوی آج جیوں آسماں   کہ ہے قطب ہور مشتری کا قِراں

اپس دل کوں سب دوست شادی دیئے   سو شہ کوں مبارک بادی دیئے

سو شر شور غلغل غال ہُوا سب تمام   کہ جُلوے کیرا کام ہُوا اب تمام

گئے شاہ عاروس خلوت منے   لگے دونو عیش ہور عشرت منے

سو دھن کوں گلے شاہ لانے لگے   یکس سوں سو یک لٹ پٹانے لگے

گھنگٹ کھول بوسے لئے ذوق سوں   سو چولی کے بند توڑ سب[5] شوق سوں

کدھیں ہات موں پر دھرے لاج تے   کدھیں کُرتکر سوں عشق آج تے

کدھیں کُہ نکو آج چھوڑو صبا   کدھیں کُہ یو کیا تُمارا وضا

---

(۱) گھن کے   (۲) کول   (۳) پھول   (۴) گر   (۵) سنے

لذت ایسے کاماں کی وو پائی نیں — کدھیں ایسے داواں ہیں وو آئی نیں
وواس کام کوں بھوت پچواتی تھی — سہیلیاں منے نھاٹ کر جاتی تھی
جو رہتی لذت کچھ سکی پاے گی — نوشہ کوں اُنے کھینچ کر لیاے گی
پھراتے اسٹھے ہات شہ ٹھار ٹھار — کہ تھی شوخ چینچل اُتم ذات نار
پیاتن انھا پاک صاف ہور سنوار — کہ ہاتاں پھسلتے تھے بے اختیار
کہ قرمیزی ریشم تے انگ نرم تھا — وخت بے شرم خیال سو گرم تھا
کدھیں کڑ[1] دیوے گود ہیں بیس کر — کدھیں لیٹ جاوے ستم بیس[2] کر
کدھیں پردے کے آسرے جا چھپے — کدھیں شہ کو سنمیں پکڑلیں اپے
کدھیں شور کرتی کدھیں غلبلا — کدھیں کی اکھنڈ ہور کدھیں سوکلا
کدھیں کی کہ سردی تے تن سرد ہے — کدھیں لیوے بہانا کہ ہر درد ہے
کدھیں دل کے رازاں کہے کھول کر — کدھیں کیں کے قصے اٹھے بول کر
کدھیں شہ کوں ٹک لاوے باتاں منے — کدھیں ہات دے شہ کے ہاتاں منے
کدھیں دیتی گالیاں کدھیں دوستی — ہوی بے ادب شاہ کے پھوستی
غُصا نار کا یوں ہے اس نار میں — کہ جیوں آگ اچھتی ہے انگار میں
لگی شہ کوں تل تل تپانے سکی — کہ نیں دیتی ٹک ہات لانے سکی
کہ اس کام کوں بھوت پچواے ہے — سہیلیاں منے نھاٹ کر آے ہے
سکی[3] کوں بھوت چھند سوں سنپڑاے کر — دوراناں کی بندشش منے اُس جکڑ
جو شہ کیلی دنتے قفل لے تلاز — کھلے دھن کے طبلے سو لعل آے بھار
سُگھڑ شہ سوں سنگرام دھن کی اچھے — کہ یاقوت داون ہیں بھرلی اسے
شہنشہ سو دھن سیج پر آئیں تھی — بسر انا جو تھا سو ہوا پائینتی
سُہاتے تھے شہ دھن سوں اس وقت یوں — کہ ہرنی کوں لے بیٹتا باگ جیوں

---

(۱) گرُ (۲) بیس (۳) سو دھن

چلیا تنگ کوچے ہیں شہ کا ترنگ
ہُوا سُست آخر کہ تھا ٹھار تنگ

لگی ٹھینس[1] اُس ہور ہُوا لنگ پاے
کیا تنگ کوچ منے آے جاے

کِھلیا پھول تن[2] کا مدن باو تے
کہ خوش ہے وو سینھوک کی چاو تے

چنچل چُلبُلا جو اُٹھی شور کر
بھرانا چلیا پا پنتی کے ادھر

پڑیکا[3] جھٹنت شہ جھٹے اس سوں جب
بچھانا ہُوا گھانگرا کھول سب

کِئے رات بھو دھات دھن سات[4] پلنگ
بجر کے وو پائے بجر کا پلنگ

سو دھن کوں ہلا کر پرم مد پلاے
بھوت دھات سمجا اسے ہات لاے

رہی دوستن[5] یوں وو اس دوست سوں
کہ جیوں مغز مِلکر اچھے پوست سوں

سُہاتی ہے دھن شاہ خوش فام سوں
کہ گمتی ہے سیتا مگر رام سوں

دعا خواستن محمد قلی قطب شاہ

الٰہی مُنجے دے ترا دھیان توں
سو دولت حیات ہور ایمان توں

الٰہی گُنہ تے جھٹک بار[6] دے
ترا دھار ہوں مُنج آدھار دے

الٰہی توں حس دے ہریک کام میں
میرا ناؤں کر خاص ہور عام میں

الٰہی توں خوشحال رکھ مُنج جسم
دفے کر بلا دُکھ درد ہور غم

الٰہی توں دشمن کوں تلپٹ کر
بُریاں کوں دُنیا میں تے سب چٹ کر

الٰہی توں دایم مُنجے شاد رکھ
بلایاں کے بنداں تے آزاد رکھ

الٰہی مِرا مرتبا کر بُلند
سدا دے مُنجے عیش عشرت انند

الٰہی مدد گار توں ہے مُنجے
مدد گار ہر ٹھار توں ہے مُنجے

الٰہی قطب شہ تیرا داس ہے
قطب شاہ بندے کوں تج آس ہے

---

(۱) کھنیچ (۲) دھن (۳) پیرت کا جھٹن (۴) سوں (۵) دوستی (۶) بار

خاتمہ

قطب مشتری ہیں جو بولیا کتاب — سو ہوی جگ ہیں روشن کہ جیوں آفتاب
اول ہور آخر کے کاماں پچھان — دُنیا ہیں رکھیا ہوں ہیں اپنا نشان
نشانی رکھے باج چارا نہیں — کہ دایم کوئی رہنہارا نہیں
سُنار ہو کے سُنتے کے لفظاں گھڑیا — تِن معنی چُن چُن اُنن پر جڑیا
کتا ہوں کہ یو کھول مقصود سب — ہِنا ہیں مشقت کیا اس سبب
کہ پڑ کر اسے مُنج کریں یاد سب — سدا کال مُنج تے اچھیں شاد سب
جنے شعر بولیا اُسے کیا ہے غم — کہ جیتا اچھے ناؤں اس جگ ہیں جم

تمام اس کیا دِس بارا منے
سنہ یک ہزار ہور اٹھارا منے
۱۰۱۸

ضمیمہ مثنوی قطب مشتری

رستن شاہزادہ از تہلکۂ دریا

خدا کے کرم سوں جو نکلیا بہار — خزاں تھے النگ جوں کہ چکلیا پہاڑ
... کوں چھوپ اگل ہوا ... — سو راحت سوں غم سب مبدّل ہوا
جو دیکھیا کہ یک جھاڑ ہے خوش ہوا — نہ دیکھا سو میوا دِسیا واں نوا

... ... — ... ...

... تختے پہ بھوکوں سوں کھانے تیے — ولی اشتہا ساتھ کھایا اپے
کیا جوع کی ... ... — ... سب جفایاں فراموش تو
بھوتیک دن جو گذرے تھو جاں کندے — سو اس جھاڑ تل جامتا نند سے
... ... وہاں سوے کر — آسودہ دکھیا ہشیار ہوے کر
جہاز بیک آتا ہے کڑکیاں کوں لگ — رہیا منتظر خش ہو آئے تلگ
لنگر دے کے جوں لوگ نکلے تمام — کیا شاہزادہ انگے ہو سلام
انھا یک بڑا ان منے کی ستیں — جواب آن دیا پھر علیکی ستیں
مہرباں ہو پیر پوچھا سوال — توں کون ہے تیرا کیوں گذرتا ہے حال
تجے کھانا پانی ملتا ہے کیوں — یکیلا گے کیوں توں کہ ہے سو تیوں
کھیا حال میرا اگر تم سنے — اسی تل ہیں مردود کر جج گنے
یہ واخا نہ سو سیا ہے کئیں انس و جن — مشقت سوں دریا ہیں ... آٹھ دن
مرا باپ تاجر اتھا محتشم — نہ دیکھیا اچھے کوی دنیا ہیں کم
کہ مال ہور متاع اس کوں بے حد اتھا — سو کو لکھ تو زربفت کا ... اتھا

جواہر خزینے میں فاضل اچھے ... ... اچھے
جو کشتی میں آتے تھے کئی لوک... نہ فہمے تھے یو زیاں ... ...
یکایک قضا آسمانی ہوا بلا ییک کشتی طوفانی ہوا
کہ پھٹ جہاز سب لوک واں ڈوب گئے یکیلے ہمی ییک تختے پہ رہے
سو ماں باپ ہور مال سب جائے کو رھیا میں دگدسوں یو دکھ پائے کو
الم بھوت کھینچا دریا میں یو تن گیا غم نکل گرڑ جو دیکھیا تمن
کھیا حال اپنا جو اس پیر سوں سنیا پیر حیراں ہو دلگیر سوں
کھیا تج یکیلا یاں کر گئے اگر تو رہے تو رکھیں گے ہمے
کھیا عجز سوں پھر وو قدماں کو چُم کرو تج سرافراز ما باپ ہو تم
... وہ پیر اُس جان کو دک دکھیا شفقت سوں خدمت میں اپنے رکھیا
... ... سوں اس کے پکڑیا چرن لگیا خش ہو دن رات خدمت کرن
... ... مل اتھا ہر یک بات میں بھوت کامل اتھا
... ... دھر کوں چلیا پیرواں تھے اپس شہر کوں
... ... کہ اُس شہر آنگیں اتھا رددبیل
... ... جا ادب سوں تھا خدمت میں ہر یک جا
انگوٹھی تھی یک شاہزادے کنے کیا فکر یو کیا سبب مج کنے
رلیا تو سو بیچیا انگوٹھی کے تئیں خرچ کر کے کھانے کو روٹی کے تئیں
دو اس دھات سوں خوش دھر چاکری اپس کا اپے کھا کرے چاکری
کدھیں خوب میوا جو پاتا اچھے کہ عامل کے تئیں بلکہ لیاتا اچھے
تھا اس دھات دو سال ہو کر بندا کہ عامل تھا اس باب تھیں شہر مندا
کچ یو مرد ہمارا تو کھاتا نہیں یو اپکار اس کا میں توڑوں کدھیں

اگر کچھ عامل جو دینے کوں جائے — شہزادہ تو پاواں اُپر ہات لائے
کہ بالفعل تو کچھ نہیں احتیاج — منگوں تج کنے ... ...
یو بہانے سنتیں کچ یوے نہ وو — کہ یک دن ... ...
کہ اس وصات خذمت منے چھت؟ اچھے — ... ...
سو تقدیر چند روز تو یوں رکھیا — قضا ... ...
منگے جس کوں انپڑاے مقصود کوں — وہی ... ...
شہزادہ ہو دلگیر یک روز سخت — گیا رود کڑکے گمانے وخت
بزرگی ندی دیکھیا دل پو فہم — تو یکبارگی دل پہ آیا یو وہم
کہ یارب کہاں کا یہ پانی اہے — نگر جگ ہیں عمان ثانی اہے
یو چوڑان ڈونگای یکساں دکھائی — کہ اس شان عظمت سوں یو کاں تھے آئی
بزرگی یو حق نے ہویدا کیا — دِلے کس زمیں پر یو پیدا کیا
کہ توفیق حق سات مستفید ہو — سو جا دیکھنا کاں تھے نیچا ہے یو
یہ ... ... اگر راز ہیں — دو جگ میں اچھوں تو سرافراز ہیں
یو وسواس آیا جو اس دل اُپر — اُٹھیا واں تے رُخ دھر کے منزل اُپر
رضا لینے عامل کی آیا نزیک — کہیا میں منگوں تج کنے یک بھیک
گزرنا ہے تج دل پہ یہ فصل نقل — کہ دیکھوں کہ اس رود کا کاں ہے اصل
رضا پاؤں تو جاؤں ہے مدعا — ہر یک جا پہ کرتا اچھوں تج دُعا
سنیا جوں یو عامل سو حیراں ہؤا — بہت حیف کھا کر پشیماں ہؤا
کہیا تیرے دل پر یو کیا ہے خیال — نہ لے سر پہ سستی یو امر محال
کہ تج سینہ کو تہ درازی ہے راہ — کہ مشکل مشقت کی سخت بد ہے راہ
توں کاں جا سیے مغرب عقل خام ہے — واں آدم توں جانے کا نئیں کام ہے

کھیا شاہزادہ کہ چارا نہیں — یو دل کا طلب پھرن ہارا نہیں
کہ نا چار تم مج کوں دینا رضا — نہ جانو کہ مج سر پہ کیا ہے قضا
قضا تو پھرن ہار نئیں ہے کدھیں — بغیر ز رضا بن چارا نہیں
اگر ہووے رضا تو یو دل شاد اچھے — نہیں تو مرے دل پہ سو داغ اچھے
ہر یک وضع کہتا یو جیو جاؤں نا — بھلا ہے جو تیرا رضا پاؤں نا
سو عاقل کھیا ہے یو حکمت الٰہ — جدھر من منگے جاؤ تم بسم اللہ
وو حکمت خدا کا وو آپی سنجے — کہ صحت سلامت سے جاوے تجے
کروں کیا میں اُپکار تیرے اُپر — توں لی حقّ دھرتا ہے میرے اُپر
یوں کہہ کر منگایا صندوق آپنا — سو حکمت ستیں کھول کر ڈھاپنا
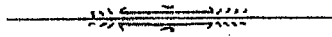
رضا گرفتن شاہزادہ از عامل بہ ہوس دیدن اصل (ردو)

توکل کرا باند توشہ وزاد
رضا لے چلیا وو شاہزاد

ندی کے کنار نچ جاتا اچھے
ملے پھل پھلالی سو کھاتا اچھے

اسی دھات سوں جوں چلیا چند روز
نہ گذریا سفر ... ...

سو اتنے میں جا ییک بر میں پڑیا
نہ دیکھیا ... پانی ...

ملے گھانس بھی کھانے منگتا انھا
اِسی آس ... ...

جو ایسے میں جا یک پڑیا دیگ میں
کھیا جیو جاوے گا یاں بیگ میں

نہ سکتا تھا بھوکوں انگے ڈگ دھرن
لگیا حق کے درگہ میں نالش کرن

مناجات کیتا ای پروردگار
اگر موت ہے مج تو بیگی سوں مار

جو چند روز باقی اگر ہے حیات
توجاں کندنی تھے مجھے دے نجات

کہ جوں جوں عذاباں یو سہتا اچھے
و نے عجز ستیں سو کہتا اچھے

سو رحماں کوں یوں عجز جب فہم ہوا
اسی تل میں راحم کر ارحم ہوا

کھیا شاہزادہ اپس دل میں آن
بھر حال دیکھوں یو چڑ کر ٹھکان

چڑیا جوں وو ٹھیکان ات چاؤ سوں
مشقت بھوت پا کے ہواس موں

اُپر چڑ ہر یک دِھر نظر جب کرے
لگے دوُر دِسنے درختاں ہرے

وو دیکھیا سو خوش ہو کے دل یوں ہلیا
کہ پیاسے کوں جوں آب حیوان ملیا

رہیا تھا جو نرجیو جیو چھوڑ کر
وو دیکھیا سو جیو پا چلیا دوڑ کر

نزیک جا کے دیکھیا سو جوں بہشت تھا
جو کچ جگ میں ہونا سو سب کشت تھا

ہر یک قسم کے واں تھے میوے لگے
بیتا چن کے کھایا جو جیو نا بھگے

وو ہووے نفر کھاکے پانی پیا ٭ تنک آرام پاکر ہوا خوش جیا
کہ مقصود پاکر وو سنتوس کا ٭ لگیا سیر کرنے وو فردوس کا
کہ جوں سیر کرتا چلیا باغ سب ٭ امیانے کوں اپڑیا سو دیکھیا عجب
یک قطعہ زمیں ہیں جو کتیا نظر ٭ ہے سنّے کے جھاڑوں کو جوہر کا بر
درختاں وو سُنّے کے جوتی دِسے ٭ کہ خوشے اُسے لعل موتی دِسے
خریطیاں ہیں جوہر کیے تھے جتن ٭ بھتر تھے جھمکتے تھے سورج نمن
وو خوشہ جو ہر یک پر نور تھا ٭ نین دیکھنے اُس کوں معذور تھا
سو دیکھ دل منے بھوت اچنبا کیا ٭ بر توڑ دیکھوں کہ آنکھیں گیا
کہ جوں ہت پساریا وو یک توڑنے ٭ نزک تھا جو یو کانپ جیو چھوڑنے
بھوت زور سے آکے اس گدگدی ٭ بسو گھبری سوں بے تاب ہو کر ندی
پڑیا واں جو اس دھات بے سُدھ ہو ٭ پڑے جو ملول آپنا بدھ کھو
دہاں تھے ہشیار ہوکے اس ٹھر ستیں ٭ کنارے گیا تھا سو کر ڈر ستیں
کہ یا رب کھپا کیا ہے یو معجزا ٭ سو پایا تھا ہیں ناگہانی سزا
کیا شکر بھوتیک بانچیا کے جان ٭ بہرحال پھرنے لگیا گلستان
جو ویسے ہیں غوغا اٹھا یک دھیر ٭ کہ آتا تھا یک بادشاہ با وزیر
دیکھیا شاہزادہ جب وو دیدبا ٭ سو جا چھپ کے ماریا جھرپ ہیں دبا
فراشاں کوں گویا رضا شہ دیے ٭ ہوا دیکھ یک جا بچھانا کیے
دہاں شاہ اتریا اِدک ذوق سوں ٭ وزیراں واں مجلس کیے شوق سوں
لگے بات کرنے سو ہر یک دھات ٭ جو اتنے منے شاہ بولیا یو بات
کہ ادن تھے تمناکوں میں پوچھتا ٭ کہ کیا حال ہے کرنا ہیں بوجھتا
یو سُنّے کے جھاڑاں یہاں کی ہوئے ٭ یو خوشے جواہر کے کاں تھے ہوئے

کہ مج دل میں لو دن سٹے یو وہم ہے — نہ تمنا کسی کوں تو یو فہم ہے
کہ آیا اہے میرے دل میں سو آج — نچھوڑوں گا تمنا یو فہمائے باج
وگرنیں تو ماروں فرنگ ہات میں — کہ ہر سات گردن کوں یک سات میں
یو سن کر وزیراں گگئے ہڑبڑا — تھا پختا یک ان میں ہوا وو کھڑا
کہ حرمت سوں دایم جیا تھا اُنے — بڑیاں کی جو خدمت کیا تھا اُنے
انکھیں ہو کیا شاہ تیں وو عرض — نہ تھا آج لگ یو فہمنے غرض
تھا تج باپ دادے کی خدمت میں جب — تدھاں سٹے ہی جھاڑ ہے یو پنچ سب
ولے کوئی عاقل سو پوچھا نہیں — کہ یو پوچھنا کس کوں سوجا نہیں
سمجنے یو تج دل پہ آیا ہے موز — رضا دیے جو ڈھونڈیں اُسے چند روز
یہاں سٹے ہمیں سات مل جائیں گے — ہر یک جا یو ڈھنڈ کر خبر پائیں گے
خبر پائیں گر یو زہے بھاگ ہمن — وگرنیں تو سنپڑے ہیں فرزند و زن
کہ یو بات سن شاہ دیتا جواب — خبر لیاؤ تم راستی سوں شتاب
اگر جائیں تم نہاٹنے کی سبیل — سٹوں سب کے نہنوا دگھانے میں پیل
اٹھیا سب کوں اس دھات دے کر نہیب — منگا کر ہوا سار تیزی رکیب
غصے سوں چلیا شاہ وہیں اوٹھ کر — وزیراں رہے وانچ سب روٹھ کر
فکروند ہوکر بچارے سو بل — کہے شہ برائی پہ رکھیا ہے دل
نہیں فہمتا بات یو خام ہے — پس اِس سات جانے کا کیا کام ہے
یہ کہہ کر کھڑے رہے وو ساتو وزیر — چلے واں سٹے راضی ہو سب بیک دھیر
جوں انکھیں ہوا ان کا وو ڈگ گزر — دیکھے چھپ کے بیٹھا یک آدم بشر
سو پوچھے کہ توں کون ہے اے جوان — رہے کیوں توں کیا کام کرتا ہے یاں

بازگشتن وزیراں و رفتن شاہزادہ پیشتر

کہ ساتو وزیراں تو اس جان کوں
دعا بھوت کرکر سو اسمان کوں

ہریک بات کا سب وو پاکر مُدا
کتے شاہزادے کوں ساتوں ودا

وزیراں پھرے پا کے مقصود تو
چلیا شاہزادہ پکڑ رود تو

چلیا جائے یکیلا ندی کے کنار
اچھے دشت ویراں اگر کوہ غار

کہ ولے رود کٹر کا اسی راہ تھا
نگہدار ہریک ٹھار کرتار تھا

اگر کئیں ملے گاوں تو پالے آش
وگرنیں تو تھا گھانس پانچ معاش

زمانے ستیں بھوت جھٹنے لگیا
سو اس دھات سوں باٹ کٹنے لگیا

مشقت جفا باٹ میں بھوت کھینچ
کیتک دن کوں یک شہر دیکھیا سو پہنچ

چلیا ذوق سوں دیکھ کر وو نگر
جوں بھوکے کوں نعمت ملیا ہر مگر

ہوا خوش بھوت دن کے پردیس میں
پیٹھا بسم اللہ کہ کے اس بیس میں

عجب اس شہر کا سو مُروت وسیا
کھڑا ایک جوان خوبصورت وسیا

دیکھیا مکھ اُپر نور جوں سیم اُس
انکھیں ہو کیا آکے تسلیم اُس

مسافر یو ہے کر محبت سوں دیک
سو خوش خلق ستیں کیا وو علیک

کھیا توں یاں چند روز مہمان ہو
لیا مہر سوں ہات میں ہات وو

شہزادے منے دیک حیا ہور شرم
لگیا ات محبت سوں یاری کرم

لجا چاؤ ستیں اُسے بیسلا
سو محرم کیا گھر بھتر پیسلا

تو پوچھیا کہ کاں کاں کیے ہے گشت
لگیا بولنے یو اپس سرگزشت

نکل باپ سوداگری تین سو مر
اَنو سب موے تو ہوا مج یہ قہر

سو بھی باٹ میں بھوت ولتے دیکھیا
سو آٹھ آٹھ دن کے جو فاقے دیکھیا

مرادو کھ ہور کشت کھیا نہ جائے
کہ غیر از خدا کوئی مقصد نپائے

نجانوں فلک کا کتا روسس تھا
جو اچھنوں جفایاں پھروں سوستا

یوسن حال دیکھ تلملایا اُسے
برے کھان پانی کھلایا اُسے

کہ جوں کھانا کھاکر ہوا ساؤ چیت
دیکھیا سامنے ایک کل واڑی ریت

بندے تھے وو اس میں جناور دلیل
کہ تھا یک گدڑا و دُسرا سو بیل

وو دونو، سنے ہم زبانی ہوا
دیکھیا شاہزادہ تماشا نوا

یوں گدڑا کتا تھا جو اُس بیل تیں
کہ دایم ملول ہوکے اچھتا ہوں میں

کھیا وو مرا حال نا پوچھ توں
مگر عقل دھرتا نہیں کوچ توں

کہ تیرے حضور تج پاتے ہیں گھانس
نہ بھر پیٹ ادا یوں نکلیا ہی بانس

جو اُس حال سینتیں بھی نت لک جائیں
سو کھاندے یہ کھاندے بھانا گر لگائیں

خلاصی نہیں عمر میں یک دن
سو مج حال پر غم گزرنا کٹھن

سنیا جوں کہ احوال یوسب وو خر
کھیا سیک میں سکلاؤں گا یک ہنر

نکو کھا توں کچ گھانس کا جنس آج
تو فہمیگا تج درد کر لا علاج

کہ صاحب یوسن نہ لجاوو کہے
سو دو چار دن توں آسودہ رہے

ہوا بیل خوشش جو ہنر ہت چڑیا
یوسن شاہزادہ سہج ہنس پڑیا

جو گھر کی یو عورت نے ہنسنا سنیا
کتی کیا جو توں مج پہ عیباں چینیا

کھیا شاہزادہ خدا کی تو سوں
چھوٹیں، کہیا سبب میں تمن پر ہنسوں

ہنسیا گھر کی بات یک یاد آکے مُج
تجے تو نوازے بلا لاکے مُج

یوسن چپ رہے مرد عورت ندی
صبا ہوی پہ یولیا خبر گاودی

لیا بیل نیں گھانس نس لکھ منے
مگر درد کچ آکے ہے دکھ منے

کہ صاحب یوسن کرہوا ات چسکور
کھیا پیرنا بیج آج ہک ضرور

ہمارے فلاں یار کن جاؤ تم
یو گدڑا لجاکر منگو گاؤ تم

کہو بیل بدلیں تو گدڑا اہے
سو ڈھونے کو وو برابر اہے

یو گدڑا لجا دیو لادے گا وو
سو وو بیل لاکر تجے ناگر کرو

کہ اس دن تھا بیج بیرن فرض
جو صاحب کھیا تیوں چلائے عرض

دیا گاؤ جن نے کہ نفراں کوں ان
پھکٹ کا ہے گدڑا سو لادو دوگن

سو بھیجے پھرا بیل کرلے دھندا
لیا گدڑے کوں پاگا میں اپنے بندا

دیکھیا بیل کو سٹے میں آیا جو خر
سو پوچھا کہ تج تیں لے گئے تھے کدھر

وو گدڑا سو اس تھی مشقت یو سس
کہ دھرتا اتھا بیل پر بھوست اس

بچا رہا اپس دل منے فکر کر
کھیا اس دغا دیوں یو ذکر کر

کھیا مج لے گییاں تھے واں سب گزند
نہ تھا کام تو کچ کہ تھا خوش انند

لجا مج یوں چھوڑے ہریالی بھتر
کہ کھا کھا جوں لڑتا تھا نہالی اُپر

انوں کا سو جوں بیل لیا آنپڑائے
بڑاں اس ہریالی تھی مج بھار بھائے

سو تب بیل پوچھا کہ مج باب میں
دھنی کچ کھیا زیاں ہور لاب میں

سو گدڑا کھیا ہوئے میں یو سنیا
کہ تج باب میں عقل وو یوں بلیا

دیا گا وو ہی کوں وو صاحب جواب
تو وو بلا ملالت تھیں نا ہوئے بیاب

صبا گھانس کھا بیل خوب ہوئے بھلا
وگر نیں تو پرسوں جو کاٹے گلا

اگر کوئی قصاب مانگے تو دیو
وگر نیں تو بانٹیاں سوں تج بیل لیو

یو سن کر ہو عاجز پڑیا اس کے پانوں
کھیا کچ سکا اب جو جینے کا ٹھانوں

سو گدڑا کھیا گر توں منگتا ہے خیر
صبا لگ نہ رکھ گھانس رہتے بغیر

جو دیکھے دھنی گھانس جب توں چرے
گیا درد کر کاٹنے تج ڈرے

یو سن شاہزادے کی بدسب اٹھی — سو حیران ہو ہنسنے لگیا مسکٹی
ہنسنا دیک ہوئے مرد عورت تو زار — ولے یو تو ہنستا تھا بے اختیار
غصے سوں ہوا رنگ دُنو کا زرد — کہی کیا کام ہنستا ہمن پر یو مرد
کھیا شاہزادہ کھالا کھان سواں — نیں ہنستا تمن پر نہ ہو بدگماں
سو گھر کا دھنی یوں بھوت نرٹ ہو — تمے کیا سبب پس ہنسنے کھول کو
کھیا شاہزادہ آسے ہو بجید — کہ یو کھول کہنا نہیں کچ مفید
تو اس شرط سوں تج فہاؤں (ہیں) لک — نہ کر توں گر عورت جتارے بلک
کیا شرط عورت سوں رکھنے مبھم — منگیا شاہزادہ دوات ہور قلم
نہ تھا اس کے گھر ہیں قلم ہور دوات — منگایا سو ہور کئیں تھے عورت کے ہات
وو لیانے کوں اٹ کر جو منگنے چلئیں — جو روٹی پڑی گود ہیں تھے تلیں
یو دوڑی جو ہمسایے کن جا منگیں — وو روٹی پڑی جا گتے کے اگیں
سو کتا جو بیٹھا انخا انک موچ — تو اتنے ہیں مرغا سٹیا آکے چونچ
کتا دیک ہشیار ہو کے اوٹھے تلک — مرغ لیکے روٹی گیا واں تھے تلاک
... رُنٹ ہو کے کتا یوں کھیا — نہ دیکھیا ایسا مرغ ہیں بے حیا
یو ککلوت سوں کیوں سٹیا آکے موں — بشرمی دیکھو اس کی کس حد لگوں
دیا جاب پھر مرغ کے سگ نجس — ہی بے شرم توں ہور نمک کھایے جس
اول تھے کتے تج ناپاک سگ — ولے تیرے صاحب ہیں تیری ہی رگ
توں کُتا اہی کچ نہیں تو ج فام — ہی صاحب جو تیرا سو تج تھے ہی خام
پوچھیا سگ کہ صاحب مرا کیوں ہی خار — سو مرغا کھیا سن اپیں ہیں زکار
کہ کم عقل پن کیں نمرداں بھلے — یو سن بات عورت کی پڑنے لگے
مسافر مرے گھر کنے کھول راز — تو اس خون ... ... ہوئے دراز

یو سن شاہزادے کوں خندہ لگیا　　پھر اُس جان کے دل کوں دندا لگیا
ہنسیا کی توں سچ کہہ بہانے یو چھوڑ　　سو عورت کوں یاں تھے دیاہوں کی دوڑ
دکھیا شاہزادہ جوں اس کا تلاش　　دیا اس کو سوگند نہ کرنا کے فاش
کھیا ییک دارو ہوا منج کوں دست　　کہ تھی وہ سلیماں خزینے کی بست
وو دارو ہیں کھایا سو خوش تن ہوا　　زباں سب جناور کا روشن ہوا
کھیا بیل گدڑا کیے یوں بچار　　سو اس کے بدل میں ہنسیا تھا دوبار
وہاں تھے کوتے کوں اٹھیا مرغ بول　　سو کیوں نا ہنسوں بات سن یو امول
کہ مرغا ہور کتا ہور بیل ہور خر　　کھیا ان کے احوال سب سر بہ سر
... پشیماں ہوا مرد ات　　سمج مج نہ تھا کر منگیا معذرت
خشحالی سوں بیٹھے سمج کر دو تن　　سو اتنے منے لیای عورت لکھن
نہ تھا بات کا کچ اُسے یو سمج　　مرد تین سو لکھ دیو کر لائی دھج
کھیا مرد ناپڑ گلے رہ توں چپ　　بجد دیکھ اُٹھ دولیا کھپ کھپ
جو دیکھیا کہ بیٹھی غوغا سمیت　　سو شانیاں ہیں دس پانچ کھنچا جو بیت
کہی جب وو چڑکے لگے خوب وس　　بلاگی نہ بولیا تو اتناچ بس
دیکھیا شاہزادہ انپڑتی ہر لت　　چھڑایا جو آ درمیاں کر منت
ہر یک بات عورت کی نا سن عزیز　　کہ اس عقل ہیں نیں ہے اکثر تمیز
چلے مرد عورت کے گھر کے منے　　جو نقصان اچھے اس کے جم پے منے
نہ سن بات عورت کی بد ہے بڑی　　اگر خوب اچھے بی شکر کی چھڑی
... تھا شاہزادہ وہاں　　کیا خوب ہانی پھر وو جواں
وہاں تھے گیا شاہزادہ تنا　　کھیا اب موافق نہیں یاں رہنا
لیا چارویں دن سوان تھے رضا　　دکھو کاں سے کاں لگ ...

رفتن شاہزادہ پیش عابد و راہ نمودن او

چلیا شاہزادہ وہاں تھے جو اُٹ
ندی کے کنارے جو مارگ تھی ٹُٹ

کہ دن رات چلتا اچھے باٹ وو
ہریک جا اُلنگتا قلب گھاٹ وو

پڑیا جا کبل ییک جنگل منے
نہ تھا پان بن بھوک کوں بل منے

سو اس دھات مشکل انھا چار ماہ
مشقت سوں ہر وضع چلتا تھا راہ

فلک تھے بھوت سوسا محنت جفا
دکھیا یک بیاباں کہ تھا باصفا

دسیا اس میں یک کوہ نادر نچھل
لگے جھاڑ میوے کے ہر جنسی پھل

انھا کوہ پر ییک قدرت سوں طاق
کیا اس منے ییک عابد وثاق

سو وو دیکھ کر شاہزادے کا من
دکھیا کے نمن تھا سو پکڑیا امن

بہت عجز سوں جاکے پکڑیا قدم
کھیا دیکھ دیدار پایا ہوں دم

دکھیا شاہزادے کوں عابد اپیں
نوازش سوں پوچھا وو ناؤں اپیں

کہ توں کون ہور کاں تے آیا ہے کہ
سو مج آنکھ تل توں دسے نسل شہ

کھیا شاہزادہ ہوا اب فقیر
کہ مج باپ تھا سخت تاجر کبیر

اُنو سب کوں ماریا وو رب جلیل
و مج دل مے بابا دکھوں اصل نیل

سُنیا شاہزادے تھے عابد یو حرف
کھیا توں کیا عمر غربت میں صرف

نکو جھوٹ کہہ تو میرا پند ہے
توں مشرق کیرے شہ کا فرزند ہے

دیا مج ہریک بات کا حق شرف
بھی تج بن نہ جاوے گا کوئی اس طرف

دکھیا جو کرامات کا ہے دھنی
پکڑ پانوں بولا اے منعم غنی

خدا تج کوں دیتا ہیریک کشف راز
مجھے باٹ دکھلا کے کر سرفراز

سو عابد کہیا حق دیوے تیری داد ۔۔۔ ولے سن کہے تیوں توں پاوے مراد
یہاں لگ زمیں تھے سو آسان آئے ۔۔۔ ہے انگین دریا کیونکہ جانے کوں پائے
اگر توں سنگے جائے دریا النگ ۔۔۔ تو اس رود کرٹکے پہ اچھنے کلنگ
سو ہر یک کا ہی اونٹ کے ناد دھڑ ۔۔۔ توں غفلت سوں جا اس کے پانوں پکڑ
... پانوں پکڑے گا اس کے تو کھینچ ۔۔۔ چلے لیکے دریا اُپر تج کوں و بیچ
وہاں ہووے یو دریا کا پانی کمیں ۔۔۔ سو پیلاٹ پولاد کی ہی زمیں
وہاں تجھے محنت سوں جاوے ہزار ۔۔۔ دسے تج روپے کی زمیں ہور جھاڑ
وہاں تجھے بھی ناچھوڑ انگیں ہونا ۔۔۔ کہ جاں لگ اچھے بھوئیں جھاڑاں سنا
وو جھاڑاں پہ دھرتے یو مرغ آشیاں ۔۔۔ اپس تیں واں یوں سٹ جو ہونا ہووے زیاں
جوں النگے توں اتنے ملالت ستیں ۔۔۔ شکر کرکے انپڑیا سلامت ستیں
دسے یک نادرواں میداں تجے ۔۔۔ خُشی ہووے حاصل بے پایاں تجے
وو میداں میں ہی یک گنبد بے نظیر ۔۔۔ کہ جس میں تجے بہتا ہی قدرت سوں نیر
ترت جا نزیک جوں کہ گنبد دسے ۔۔۔ جیسے آرسی سقف دیواں اُسے
کہ ہی اس منے یک قبے ضرب ۔۔۔ یو چارو ندیاں جس تھے کاڑیا ہی رب
جو یک رود نیل ہور دُسرا فرات ۔۔۔ سیوم دجل چارُم سو جیحوں نپات
نظر جو پڑے واکے یو بھید تج ۔۔۔ سو حاصل ہوا جان امید تج

... ... ________ ... ...

.... ________ ... ...

... ... ________ ... ...

... ... سوں کر تج کفن ہور دفن

... ذوق سوں آپ راہ ۔۔۔ جدھر من منگے جا خدا کی پناہ

اگر لیائے یو سب وصیت بجا — ترا ہوئے حاصل نیت بجا

سو عابد کھیا سب اُسے کھول یو — لگیا شاہزادے کوں معقول یو

ہُنر باٹ جانے کا پایا وُنے — سو عابد کنے خش سرایا وُنے

کہ جس وضع سوں پند عابد کیا — اسی پند سینتیں وہاں لگ گیا

عجب ییک گنبذ دسیا انگ تل — جسوں چار تقسیم ہو بہتا ہے جل

دسیا اس منے ییک قبہ نفیس — کیا فکر بھتر ال جانے کوں پیس

جو اس کے بھتر جب سٹیا ییک ڈگ — سو ہاتف کھیا یاں تے گردان پگ

یہاں لگ توں آیا سو دل نہیں بھگیا — جو قبہ کنے جاؤں کرکے لگیا

یو آسمان کے چرخ کا یاں ہے کل — توں جانے تھے البت ہوئے گا خلل

... خوشہ لیا ہور ہوا ... — ... ...

کیا پاک اس ٹھار کپڑے وو آنگ — دو رکعت کیا ... ...

کیا داکھ نا کھاؤں خوشے مے اس — تو عابد شریک ہوئے توشے ہیں اِس

اسی قصد سوں آ گیا واں مقام — سجے جھاڑاں پہ رہیں وو جناور مدام

وکھیا ییک جناور کوں محکم قوی — وقت فہم جانے کا پکڑیا توی

اِدھر مرغ چارے کے تیں جو اُڑیا — کہ اس پاؤں کا نک ہو کر چڑیا

سلامت سوں آیا کرا تنا گذر — مگر تھا یو عابد زباں کا اثر

جوں انگیں ہوا بارچ یو آسیب تھیں — ملیا ییک بوڈھا شیخ واں غیب تھیں

کھیا یو سو (چُم) شاہ کے ہات کوں — بھیجیا تُج کن عابد ملاقات کوں

دیا ہے بدی سیب تُج دیو کر — سو کھا بیگدی رکھ نکو لیو کر

سٹیا مکھ مے وو سیب نا فہم کید — بغل تھے وو خوشہ ہوا تب ناپدید

کھیا ہنس کے قہقہہ میں ابلیس ہوں — سو جنت تھے آدم کوں کاڑیا دکوں

کہ تج ہات انگور تھا بھشت کا   یوں دینا دغا کام ہے مجھ زشت کا
دغا اس تھے دیتا ہوں معلوم اچھو   تجے کھائیں ہور ہیں سو محروم اچھو
کیا شاہزادہ سو لعنت بزاں   چلیا واں تھے عابد کا منزل تھا جاں
دکھیا بات سب سچ ہے اس موت کا   تو لیایا وصیت بجا فوت کا
سو اس قبر کا واں عمارت کیا   کہ رہ تین دن اس کی زیارت کیا

بازگشتن شاہزادہ از مغرب و سوار شدن بہ کشتی

دیا تھا جو توفیق اُسے داد گر   پھریا شاہزادہ تو اتنا سفر
کہیا اب کناریں بیابان سے   ہر یک حال جانا ابادان سے
اسی قصد دریا بندھارے چلیا   نئے کان ناچرڑ تلارے چلیا
سو نس کھانا پانی کی شادی نہ تھی   کدھیں اس پہ منزل کی وادی نہ تھی
وہاں کی سو پھرتے تھے ... ناگ   تھے بکریاں کے کلباں نمن رنچ باگ
ہنڈیں بور بچے تو واں بےحساب   ہرن دوچ تہیں مارتے تھے ...
دکھیا شاہزادہ ہراں (؟) گداز   مناجات کیتا کہ اے بے نیاز
بلایاں کبل مے پڑیا ہوں سنبھال   مجے اس بڑے شہر تھے بیگی نکال
سو کر قصد اس ڈرتے باہر ہوا   ولے جا یک ایسا واں ظاہر ہوا
واں کھانے نہ تھا کچ ہریالی بغیر   کدھیں جھاڑ کے پات سوں ہوے سیر
کدھیں سعی کرنے پہ مچھلی ملے   سو خش ہوے نعمت جو سچلی ملے
کدھیں بھوک سوں جیو ہوتا خفا   سو اس دھات یک ماہ سو سہیا جفا
جب اس حال پر رحم کیتا کریم   بھیا لطف کا اُس اُپر تو نسیم

سو مشکل جنگل تھا سو واں تھے سریا　　کنارا آ لگیا دیکھنے کوں دریا
جب اس کا ٹھنڈا باو آنے لگیا　　سو کڑکے پہ بیٹھا بجھانے لگیا
کہ تھا خوش تماشا وہاں موج کوں　　ہر یک جا کے گویا لگیں اوج کوں
یکایک وو موجاں میں کشتی دسیا　　کھیا خش ہواب میں بھشتی دسیا
وہے بیپک حکمت سوں کرنا ہے فن　　تا ہر کیوں خبردار ہویں انن
بُم بو بیپک پیدا واں سارا کیا　　سو چادر اُسے بند پھرارا کیا
جو دیکھا کہ جاتا جھز زور سوں　　اُچا یو ہلانے لگیا شور سوں
جھز میں تھے یک شخص دیکھیا یو ڈھال　　سو بعضیاں سو بولیا یو کیا ہے مجال
کہ ایسے جنگل سے دیکھو کون اچھے　　یاں کیوں لیا سٹیا اس کوں گردوں اُسے
بہت گھابرے ہو کے دیکھو سبھیں　　بجھے کون ہے دیکھو سنبک پنیں
سنبک دوڑ آیا جوں کڑکے اُپر　　نزیک آ کیے رحم لڑکے اُپر
کہے کوں ہے توں جو اس سین مے　　یکیلا ہے ایسے جنگل بیچ مے (؟)
کھیا شاہزادہ الٰہی مجھے　　پھراتا یوں خاہی نخاہی مجے
وو قادر بغیر کون قدرت سکے　　کہ مشرق تھے مج لیا کے مغرب رکھے
چھپا کر اپن پادشاہی نسب　　کھیا کھول کم کاج گزریا سو سب
مشقت دریا کا جے تھا باٹ میں　　جوں سو سیا جفایاں جنگل گھاٹ میں
وو یاراں سنے جونکہ چین حال اُسے　　چلے لے کے سنبک میں توکھال اُسے
ہوے مہرباں دیک سن و ساز پر　　عزت سے چڑھائے اسے جھاز پر
سب اس میں تھے سوداگراں محتشم　　اُنو جب سنے اس کا محنت الم
کہے یو خدا کا ہے حکمت سگل　　کہ اس سین میں یوں پھرے کوئی نکل
مہر آ کے سب دستگیری کرے　　سو بخشش کے خاطر نفیری کرے

اپس میں اپے کیے ہر یک کا متا — دنے چھ حصا اُس جتا ہوئے وِتا
کہ جس قسم کا جنس تھا جس کنے — چھے تقسیم گن ییک دیوے وُنے
کیا شاہ وو سب اپس ملک مے — تو ساریاں تھے فاضل ہوے ملک مے
یتا مال ہوا نا سکے کوئی گنے — سو گھوڑے عراقی دیا ہر کنے
کہ وو مال گھوڑے سب اپنے کریا — دو حجرے دیے تھے سو اس میں دھریا
سو حاصل ہوا کر اپس مدعا — تھا دن رات ان سب کوں کرتا دعا
کہ چند روز مل یوں ان میں گیا — جوں خیش انوں کا انوں میں جمیا
خوشیاں سات یک ماہ کرتے انند — جو تھے شاہزادے سوں مل سودمند
قضا آواں کرنے منگیا آپ بل — ہوا چرخ گردش سو سب پر کبل
کہ یک روز تھے جہاز مے سب بیوپار — جو دو پہر کے وقت ہوا اندکار
جہوں باؤ سوں مل کے چو پھیر رعد — سو طوفان اول موت تھا اس کے بعد
بھوت زور سیتیں یوں کشتی اڑی — چلی باؤ پر جوں کہ اڑتی گڑی
اسی دھات سوں سات دن تھا عذاب — پھٹا آٹھویں دن جوں کشتی حباب
دریا پہ اڑیا تھا مو شیشے کے ناو — پھٹا پھر کوں لگ شیشے کے ناو (۹)
اجل کا جو کشتی کوں تیر الگیا — تو یک تل میں کئی لاکھ عالم ڈبیا
سبھیں خلق کوں موت ماریا گنڈل — و لے شاہزادے کی نیں تھی اجل
جہز پھٹ ڈبے سب کدھر کا کدھر — کہ دو چار غوطے کھا چھاڑیا جو سر
نزک تھا جو دم داٹ کرتا پھریں — جو اتنے میں دکھیا یو گھوڑے تریں
بہت ہات پگ مار کیتا جہت — سٹیا آ کے تو بیگ گھوڑے پہ ہت
اُمس سوں چڑیا پیٹ پر اس لپک — سو گھوڑا چلیا رخ جزیرے پہ رک
لے آیا پہاڑ پر خدا کے حکوم — دو گھوڑے اپیں آئے بعضے ہو گوم

کہ دھرتا ہے قدرت وہی ذوالجلال — جو ہریک بلا تھے رکھے بے زوال
سکے تل منے پادشاہی بخش — رکھے خش یکس کوں کہ ماہی بخش
کبھی آدمی نیں دسے ماہی خوراک — کبھیں ہوئے ماہی سوں آدم ہلاک
قضا کوں پھر آنے سکت نیں کسے — کہ مچھلیاں کو دسے سب کوں کاڑیا اسے
پہاڑ پر چڑیا شاہزادہ خوش ہو — کھیا جی اون لگ اَب یہ کشتی نکو
کم قل اچھے سار ہوسے جو کوی — ملک موت کی اس کہیا جاسے ڈبی
نہ جاگا ہے کہیں ٹھاٹنے دو قدم — کدھیں اب نہ بیٹھوں کر کھایا قسم

سوار شدن شاہزادہ بہ کوہ کہ دختر پادشاہ مغرب بود

شفقت سوں جوں اسکوں دیکھیا اَلا — بلا سب گذر وقت آیا بھلا
نزک جاکے دیکھیا ہے جوں کوہ قاف — ہے اس پر جناور کو چڑھنا معاف
چلیا قصد کر جوں کمر گاہ لگ — کہ دسس جاپہ بیٹھا ہر سو ماندا ہو پگ
واں جاگا دسیا یک صفا دار خوش — تھے ہر جنس کے جھاڑ پر بار خوش
وو جھاڑاں کا میوا سو کھا پیٹ بھر — کھیا میں یاں چند روز ہوں ذوق کر
بہر حال اسس ٹھار گنا اچھے — نہ کوئی یار تھا اُس جو ہیتا اچھے
پہاڑ کے کنارے تو دن رات وو — چلاتا تھا میوے پہ اوقات وو
کہ جو رات ہوئے تو بھو تیج ڈرے — مبادا جناور کوئی ضایع کرے
تماشم پچھڑے دیک اونچا درخت — بندے ڈال سوں آپسیں کھول سخت
کہ چند روز اس دھات سوں واں ٹکیا — سو میوے کھانے تھے جیو اس کا بھگیا
کہاں لگ یو میوا سو کھانا سہیے — سو کیوں نہ کروں ایک گھوڑا سے

پکڑ ہیک گھوڑے کوں کاٹیا پچھاڑ
کباباں کیا سب وو ہیڑے کوں کاڑ

کہ پھتریاں اُپر سب وو بھونیا کباب
سو جو جیو منگے تو وو کھاوے شتاب

کدھیں پھل پھلالی کدھیں کھاہڑا
رہے پہاڑ پر اس وضا سوں پڑا

کھیا ای زمانے اجوں کیا ہے ہٹ
ہوں تنہائی سے تھے ہو مکدر نپٹ

اپس میں اپیں کل کلایوں اٹھیا
کہ سن سب جناور کا سینا پھٹا

یو بلکیا جفا اپنے کاری اُپر
کیا رحم حق اس کی زاری اُپر

یو ناہو کہ مدت کوں تھوڑا چ تھا
یو مغرب کی بیٹی کا جو راچ تھا

تو اس دل میں آیا جو اوپر چڑوں
ہر یک دھر نظر کر عقل کچ کروں

اُپر کے یہ جج تہیں پڑے گا نظر
بھوت دور سوں جھاڑ جاوے جدھر

چڑیا دل سنے رک یو امید و آس
چلیا مشتری راس زہرے کے پاس

مشقت ستیں جا کے اپرال اپ
کھیا کیا ہے دیکھوں پرے یاں ہیں چھپ

روشش دیک یاں کا سجے آئے بیم
یو جاگے پہ البت ہے کچھ تو عظیم

یو کہہ کر برے جھاڑ کے پیڑ کن
سو حیران ہو بیٹھا کہ کیوں رہے جون

کہ مغرب کی بیٹی کوں
رکھیا سیمرغ تھا ....

وو جیواں جناور قضا سوں چھٹے
ستم لا کے تقدیر اُسے یاں سٹے

اندیشے میں تھا یو کہ کیوں ہوے نصیب
سو اسنے میں اوپر تے سٹ دی وو سیب

کہ جوں سیب آکر پڑیا گود مے
سو یو گھا برا ہو لگیا سوونے

کھیا جھاڑ یو تو نہیں سیب کا
پڑیا کیوں یو خوشا عجب غیب کا

لگیا دیکھنے جھاڑ اُپر رخ باند
کہ ڈالیاں میں یوں تھی ابر میں (جوں) چاند

سو اس ماہ رخ پر نظر جب کیا
کہ نرجیو تھا جیو آنب جیا

تو وو سیب لے کر اُٹھیا عیش سوں
لگیا بات کرنے اپن خویش سوں

خبر سیمرغ سنیا جون یہ جات
کہیا بول کیا ای نادان وان

دیوانے ہو تون آپ کون اسکے کہن
کہ سیمرغ کین آدمی تیون جن

تون بالغ آدمی پن نہین تجہ عقل
ہی تجہ ناد تون آدمی کا نسل

سو اندیش کر دیکہو وضا آپ کا
تجہ کچہ نسبت ہی اس باپ کا

سنی شاہزادی جون اسکے کہن
کہی تون تکہ سو تمام ہوئیا

نہین جانتی ہوئے میں آدمی سو
کہ تین فام ہو تا تج نہین یکہا

مرا عقل اس بن سو بوجہا نہین
کہ سیمرغ تین جکہم دوڑیا

تج کچہ تون کتا سو دس جہوتو
نہوئی بات تج فہم ہی بہوئی د

نہ تیجی تون سیمرغ کے پت تہی
ت نکل کہن لی جکیت نہان

تو سن شاہزادہ کہیا یون پہلا
تج خوب سمجیا ہو تا ہوت دہمر

پریاں کی جان صورت ہی تو تج
پچان کے تمت اپس پن نا بوج

کہیا کہہ یتی سکلاون کا تو تج بند
کہ تا خوب معلوم ہو واسکا

سو پوچھیا کہ سچ بول اے سندھری ہے حور بہشت یا ارم کی پری
کہہ توں کون ہوریاں رہے کیوں سدا مگر تج سٹیا گھن اُپر تھے خدا
نکو تو چھپا (مج) ستیں بات کچ مرادین و دل لے کری منج پُچ
سنی بات یوسب اپس حور زاد کہی کون ہے توں پوچھی کیا مراد
کہ سیمرغ کی میں ہوں بیٹی امول کہ توں کون ہوریاں کی آیا ہے بول
کہ سیمرغ آکر دو کھاوے تجے چھپے نا اگر یاں تو کھاوے تجے
خبر سیمرغ کا سنیا جوں پوجان کہیا بول کیا اے نادان وان
دیوانی ہو توں آپ کوں اسکی گنے کہ سیمرغ کئیں آدمی تیوں جنے
توں بالغ اہے پن نہیں تج عقل ہے مج ناد توں آدمی کا نسل
سو اندیش کر دیکھ وضا آپ کا تجے کچ نہ نسبت ہے اس باب کا
سنی شاہزادی جوں اس کے بچن کہی توں کہے سو نہ فام ہوے ہمن
نہیں جانتی ہوں میں ادمی سو کیا کہ نیں فام ہوتا مجے توں دکھا
مرا عقل اس بن سو بوجا نہیں کہ سیمرغ تھیں جگ میں دوجا نہیں
جو کچ توں کتا سو دِسے جھوٹ وو نہوے بات جے فہم ہے جھوٹ وو
نہ پنچی توں سیمرغ کے پیٹ تھیں نہ نکلے کنچن کئیں لوہے کینٹ تھیں
توسن شہزادہ کھیا یوں پھرا تجے خوب سمجیاؤتا ہوں دھرا
مرے سار کی جان صورت ہے تو نج بیگانے کے نمنے اپس تیں نہ پوچ
کھیا یک بھی سکلاؤں گا توج پند کہ تا خوب معلوم ہوئے اس کا چھند
جو سیمرغ آوے تو دلگیر اچھ نزک آ جو بیٹھے تو تقدیر اچھ
سو کہہ توں اچھی لگ رہی جیو خشحال تمے گہے پہ یو جیو پاتا ملال
کہ تنہائی سوں جیو مرا نا رسی رحم سوں مجے لیاوے ایک آرسی

تا صورت اپس کا بجھاتی اچھوں — وقت آپ ہر کیوں گماتی اچھوں
یو بھانے سنتیں تو منگا آئینا — کہ تو بات دکھ کیوں یو سچ آپنا
وو لیا وے گا جو آرسی تج پاس — یو ہم جنس کا تو توں پاوے گی باس
کہی آرسی کیا سو جانوں نہ ہیں — منگوں کیوں کہ جس تئیں پچھانوں نہیں
کہیا شاہزادہ کہ توں چوپ منگ — تجے لیا کے دیسے نہ کرسی درنگ
بھی پوچھا کہ سیمرغ آتا ہے کو — کہ واجب ہے پچھنا وو آنے کے تو
کہی آوتا ہے وو ہیلی گھڑی — اچھے یک پہر مار تو لگ دڑی
کہ یک پہر کوں جو وو پھر جائے گا — توں خش پھر تا دوسری صبا آئے گا
سنیا شاہزادہ جوں یو سب بچار — وقت فہم کرواں تے اتریا تلار
رہیا آکے اول جاں جاگا انھا — و لے عشق اس دھن کا ...
وہاں شاہزادی ہیں تھا اضطراب — کہ کو آوے مج مرغ پانوں جواب
تھی اس فکر سیمرغ آیا جو دوڑ — سلیمان کی چاکری تھیں بہوڑ
دیا میوہ ہر جنس لیا پیش سٹ — و لے یو کہی نیوں تھی دلگیر زٹ
جو دیکھیا کہ بیٹھی ہے مخمول یو — لگیا پوچھنے سدا اپس بھول وو
کہ کس بات تھے تو یو غمگین ہے — توں الحق مج ایمان ہور دین ہے
اگر کچ ترے دل پہ گزریا ہے کہہ — مجے خش نہ لگتا نکو یوں تو رہ
کہی شاہزادی مجے یاں سو تم — یکیلی سٹے تو کرے غم ہجم
تمے گئے پہ تنہای سوں ہیں مروں — اسی تھے یک ارداش تم سوں کروں
مجے لیا کے یک آرسی دیو بس — گجے وقت تا دیکتی رہوں اپس
کھیا اگر توں منگتی ہے البتہ سچ — اسی تل ہیں لیا دیوں خشحال اچھ
یو کہہ کر گیا واں تھے پرواز تو — سو شہراں دھنڈیا پھر کے کئی لاکھ گو

فرہنگ

مثنوی قطب مشتری

الفاظ	معنے
آپچیچ	آپ ہی
آدھار	سہارا
آروس	عروس
آرھیاں	آرہیاں ، آرہیں
آلے	اعلیٰ
آمنا	امنّا
آنب	آم
آنپڑے (اپڑنا=	پہنچنا ، ملنا)
آنک	آنکھ
آنگے	آگے
آہنار	آنے والا
آدار	بادبان
ابلوج	مصری
ابھالاں	(جمع ابھال کی) بادل
اپار	ان گنت ، بے شمار
اپاڑنا	نکالنا
اپٹنا	بگڑنا ، غضبناک ہونا
آپچیچ	آپ ہی
اپرال	اوپر کی طرف ، اوپر

الفاظ	معنے
اپس سوں اپچ	آپ ہی آپ
اُپرانا	اوپر آنا ، نکل آنا
اپروپ	بے مثل ، نایاب
اپی (آپ ہی)	خود ہی ، خود
اپے	آپ
اتا	اب
اتارو	اتارنے والا، پار لنگھانے والا
اتال = اتا	اب
اُتاول (اتاولی)	جلد
اُترای	احسان کا بدلہ
اتم	بڑھیا ، اعلیٰ
اِتنیاں	جمع اتنے (یا اتنی کی)
اتھا	تھا
اُٹ (اٹنا)	(اُٹھنا) ، اُٹھ
اجنوں	ابھی تک ، ابھی
اجھوں	ابھی
اچ	ہو (اچنا = ہونا)
اُچاے	اٹھائے (اچانا = اٹھانا)
اچتا ، اچھتا =	ہوتا ، رہتا (اچھنا = ہونا)

الفاظ	معنے
اچسی	ہوگا
اُچل	اُچھل
اچھ = اچ	ہو، رہ
اچھراں	اکشر، حروف
اچھریاں	اپسراں، پریاں
اچھنا	ہونا
اخل	عقل
ادک، ادکھ	بہت، زیادہ
ادمیں	آدمی
ادھان	جوار؛ طغیانی
ادھر	ہونٹ
ارڑاوتا	چیختا، چلاتا، گرجتا
اڑباٹ	وہ رستہ جو شارع عام اور آبادی سے الگ ہو
اڑنانوں	عُرف، پیار کا نام
اُس	اس کو، اُس کے پاس
اُساساں (بھرنا)	آہیں بھرنا
اکھنڈ	مکر، فریب، (گھات چھل)
اگلا	بڑھ کر، افضل
اگن	آگ

الفاظ	معنے
اَلالے، (جمع)	جوشش، ولولے
الک	زلف
امریت	امرت
امس	ہمت حوصلہ، شوق
امولک	بے بہا، بیش قیمت
انام	انعام
انبر	آسماں
انپڑانا	پہنچانا (انپڑاونا)
انپڑدینا	پہنچادینا، پہنچانا
انپڑنا	پہنچنا
انجھو	آنسو
انچل	آنچل
اندکار	اندھیرا
اندیشنا، اندیش	(اندیش = فکر، سوچ؛ اندیش امر، مصدر اندیشنا کا یعنی سوچ، فکر
انگ	جسم،
انگن	آنگن
انمنانا	کوئی کام بے دلی سے کرنا
اننت	بے حد

الفاظ	معنے
اُنو	اُن
انند	آنند، خوشی
اونتا دے (جمع)	جلدی کرنے والے، جلدباز
اودھوت	بہادر
اولاس	شوق
اوکل	بیکل
اہیے	ہے
اہیں	ہیں
ائے جائے کرنا	آنا جانا، آمد و رفت کرنا
بات چلنا	بات مشہور ہونا، مشل ہونا
باٹ	رستہ
باٹ پاڑو	بٹ مار، ڈاکو
باٹ سار	مسافر
باو، باؤ	ہوا
بار (کارہو ربار)	کار و بار
بار لانا	پھل لانا
بارے، بارا	ہوا
باگ	باگھ، شیر
باند (نا)	باندھ (نا)

الفاظ	معنے
باول	باولا
باوناو	ہوا کی طرح
بائیں	باؤلی
بتھر	بہتر، برتر، بڑا
بجر	پتھر، سل
بُنجے	بُجھے
بجید	بے ضد
بچھو	بچھو
بچھانا	بچھونا
بخت وار	بختور، خوش نصیب
بُد	عقل
بدل	بدلے
بدل	بادل
بڈا	بڑا
بڈنا	بڑھنا
بر	بغل
بران	باری، بار، وقت
برت	برتنا کا امر
برسانت	برسات
بُڑیاں	برے لوگ

الفاظ	معنے
بڑیا	بڑھا، پھیلا
بزاں	بعد ازاں،
بزکار	عیب
بس	زہر
بِسارنا	بھُلانا
بست ہور بھاو	(بست = چیز، بھاؤ غالباً لفظ بھار بمعنے بوجھ ہوگا)
بسلانا	بٹھانا
بغر	بغیر، سوا
بکٹ	سخت، کٹھن
بلا دور ہونا	صدقے ہونا
بلاند	بلونت، زوروار
بلہار جانا	واری یا قربان جانا
بم بو = (بنبو)	بانس
بِنا	بغیر
بُند	بوند
بنڈا	چٹان، پہاڑ
بوسہ کاری کرنا	بوسہ بازی کرنا
بھاگونت	بھاگوان
بھان	سورج

الفاظ	معنے
بھان	بہن
بھانا	بہانا
بھانا لینا	بہانہ کرنا
بھاؤ	عزت
بھتر	بھیتر
بھتراں	بھیتروال، بھیتر، اندر، اندر کی طرف
بُھج بل	شہ زور (بھج = بازو، بل = زور)
بھرکانا	پھینکنا
بُھل	بھولے سے، بھول کر
بھلالی =	(بھلا = منہمک ہو کر، لی = بہت)
بھلا	بھلا آدمی
بُھلنا	بھولنا
بھنور	بھنورا
بھو، بھوت	بہت
بھوتیک	بہت، ایک، بہت سا سی، سے
بھوو	دلکش
بہودھات	بہت طرح سے، طرح طرح سے

الفاظ	معنے
بہوڑنا	واپس ہونا
بھولنا	فریفتہ ہونا
بھومان کا	بہت عزت والا
بھوندو	شوہر
بھونگ، بھونگ	بھجنگ، سانپ
بھوئیں	زمیں
بھیاو	بیاہ
بھیں	زمین
بیٹ	بیٹھ (بٹنا = بیٹھنا)
بیسنا	بیٹھنا
بیفہم	بے فہم، بے وقوف
بے کٹر	سنگدل، کٹّر
بیگ، بیگی	جلدی - (جلد باز)
بیگچ	جلدی ہی
پاپ	گناہ
پاتال	پتال
پاتراں	طوائف
پاںچ	بلّور
پارکی	پرکھنے والا

الفاظ	معنے
پارنا	کھونا
پاگا (= پائیگاہ)	اصطبل
پاواں اُپر ہات	پانو پر ہاتھ رکھنا،
لانا	حد درجہ ادب کرنا
پائینتھی	پائینتی
پتیارا	اعتبار
پتیارے	اعتبار کے، قابل اعتبار
پتیانا	اعتبار کرنا
پٹی	تختی
پچانیا	پہچانا
پچھانّا	پہچاننا
پچھیں	پیچھے، بعد ازاں
پُختا	پختہ،
پدم	کنول کا پھول
پرکاج	دوسرے کے لیے غیر کے لیے
پرت	پریت، محبت
پُڑنا	پورا پڑنا، میل ہونا۔
پرت پنت	راہ محبت
پردھان	سردار
پرُدکھ	غیر کا دکھ

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
پرو بھنجن	غیر کا دکھ توڑنے والا	پھر پھر	بار بار
	یعنے دکھ دور کرنے والا	پہاڑ	پہاڑ
پرش	مرد	پھل	پھول
پرگٹ	ظاہر	پھل سیجڑی	پھولوں کی سیج
پریم	محبت	پھند	پھندا
پرپیس	پرمیشور	پیٹ	پیٹ
پرن	محبت		
(سرحد) پکڑ	(سرحد) سمیٹ لے کر	پیرت	تعجب
پکھوا، پکھوے	بازو، گود	پیسنا	داخل ہونا، گھسنا
پگ	قدم، پانو	پیک	فصل، کھیتی
پن	ثواب	پیلا، پیلے	پیلا، پیلے
پہنانا	پہنانا	پیلاڑ	اُدھر کی طرف، پرے
پنت	رستہ، راہ	پیو	پیارا، پی
پنکھی	پنچھی، پرندہ		
پوچھنا	پوچھنا	تائیں	تئیں، خاطر، تک،
پولاد	فولاد		نزدیک، لیے۔
پون	ہوا	تپانا	جلانا، بیقرار کرنا
پھاسے	پھانسا، پھانسنے کی چیز	تپنا	بیقرار ہونا
پھانسے	پاسے	تج تائیں	تیرے پاس
پھانک کر	دھکے سے (زور سے)	تدی	تبھی، تب
پھکٹ	مفت (پھوکٹ)		
پھیرنا	ہونا		

الفاظ	معنے
ترُت	فوراً
ترگُن	تین گنا، سہ گنا، تگنا
ترلوک	تینوں عالم
ترنگ	گھوڑا
تسرا	تیسرا (تسرے = تیسرے)
تقوا	سہارا، بھروسا، ہمت
تِل	لمحہ، لحظہ، ذراسی دیر
تَل	تلے، نیچے
تلپت کرنا	برباد کرنا۔ تلپٹ کرنا
تلتِل	لمحہ بہ لمحہ
تماری	تمھاری
تماشے تماشے کے چالے کرنا۔	طرح طرح کی چالیں چلنا
تَو	وقت
توُج	تیرے
تول	جھونکا
تھامبنا	تھامنا (تھانب کر = روک کر)
تھنڈی	ٹھنڈی
تھے، (تے)	سے

الفاظ	معنے
تھیر	قایم
تُھیں (تھُیں)	تو ہی
تیج	شان و شوکت
تھیرنا	قایم کرنا
تیڑبیچ	ٹیڑھی ہی
ٹٹ	کنارا
ٹُٹنا	ٹوٹنا
ٹُک	ذرا
ٹھار	جگہ
ٹھانوں	جگہ
ٹھینس	ٹھیس
ثلث	خط ثلث
جاب	جواب
جاں	جہاں
جالنا	جلانا (جالیا = جلایا)
جپنا	یاد کرنا، تسبیح پڑھنا
جتنا	جتنا (جتے = جتنے)
جڑت	جڑاؤ، مرصع

الفاظ	معنے
جزماں	جمع جزم کی
جس	شہوت، قوت
جکوئی	جو کوئی
جگ	مدت دراز، زمانہ
جگ اُجال	دنیا کو روشن کرنے والا
جگ ادھار	دنیا کا سہارا، دنیا کو سہارا دینے والا۔
جگت	جگ، دنیا
جگمگنا	جگمگانا
جگنے	جگنو
جُلّاب	پاخانہ، دست
جل تل	جل تھل، خشکی وتری
جُلوہ	شادی کی ایک رسم، جلوہ
جم	سدا، ہمیشہ
جمات	جماعت، اجتماع
جناور	جانور
جوتا	ڈھونڈتا (جونا = ڈھونڈنا)
جھالنا	جھیلنا
جُھٹنا	جٹنا
جُھٹانا	جھٹلانا

الفاظ	معنے
جُھنٹ	جٹنا، چمٹنا
جھری	سوت
جھڑ	جھڑی
جھل	غصہ، حسد
جھلمان	جھلمل
جھنجھ	غصہ، جھانجھ
جھونٹے مار	فریبی، تڑی باز
جھونڈ	جُھنڈ
جیّد	بہت بڑا
جیو دینا	جان ڈالنا
چاک	چکھ (چاکنا = چکھنا)
چالا	ناز وغمزہ، چال
چالے کرنا	چالیں چلنا، حرکتیں کرنا
چاو	شوق
چتارا	مصور
چتر	ہوشیار، فہیم
چچونڈا	چچینڈا (ایک ترکاری)
چترنا	نقش ونگار کرنا
چٹکا (لگانا)	چرکا (لگانا)

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
چڑنا	چڑھنا (چڑے = چڑھے)	چھیلا	چھلّہ
چک	ذرا		
چکلنا	بھینچنا	حشم	فوج
چکہ، چکھ	ذرا	حیفی کھانا	افسوس کرنا
چلمک	چقماق		
چمک	کہربا	خار	خوار
چندپُنم	ماہ کامل، پورا چاند	خاہی نخاہی	خواہ مخواہ، خواہی نخواہی
چنکنا	چومنا	خصالت	خصلت
چنگیاں	چنگاریاں	خمار	شرابی
چوپ کر رہنا	چپ ہو رہنا	خوش لکھن	نیک چلن
چوپھر / چوپھیر	چاروں طرف (چوپھیر، چوندھیر)	خوے	پسینہ
چوڑ	ریزہ ریزہ	داتار	داتا
چوسار	ہشیار، ہوشیار	داٹ	تیزی سے، زور سے، شدت کر
چوندھیر	چاروں طرف	دار	گھر
چونڑیاں	چنڑیاں	داس	غلام
چونتا	چُننا - چنّا	داسی	باندی، لونڈی
چھجا	چھجّا	دانی	فیاض
چھل	مکر، فریب	داوں	دامن، آنچل
چھند	ترکیب، فریب	دبٹنا	دبانا

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
دیپانا	روشن کرنا	دوستن	دوستی
ڈراہی	آقائی	دوکن	دونوں طرف، ہر طرف؛
درس	درشن	دوکھ	دُکھ
درونے	سینہ، دل	دوگُن	دوگنا، دوچند
دِس	یس یعنے دِن	دھات	قسم، طرح
دسن	دانت	دھانا	دوڑنا، تیز تیز چلنا
دِسنا	دکھنا، نظر آنا	دھانوں	طریقہ ڈھنگ
دِشت	نظر	دِھر	طرف
دفے	دفعے	دھرت	زمین، دنیا،
دک	بہت	دھرتری	" "
دکھوں جھورنے	دکھ سے ملول ہونے لگی	دھرتی	" "
دگد	دُگدا	دھرم	فرض
دِل باندنا	دل لگانا	دھرنہار	دھرنے والا
دند	دشمن	ڈھلارا	دھول، گردوغبار
دندی	دشمنی، دشمن	دھن	محبوب، معشوق
دنڈل	ڈنٹھل	دھنی	آقا
دِوا	دیا، چراغ	دِھیر	طرف
دوتن	رقیب	دِھیر	صبر و استقلال
دوچ	دوہی		
دو دِھر	دوطرف	دی	ماہ دی (جو بہار کا مہینہ ہے)

الفاظ	معنے
دیا دِشٹ	مہربانی کی نظر
دیس	دن، (دیس بارا = بارہ دن)
دیسی	دے گا
دیک	دے کر
دیک	عار
دیک کر	دیکھ کر
دیہہ	جسم
دیوا (دیوے)	چراغ
ڈُب مرنا	ڈوب مرنا
ڈرالو	ڈرانے والا
ڈوسا	بوڑھا
ڈونگر	پہاڑ
ڈھال	چال، کیفیت (چال ڈھال)
ڈیک	ڈگ، قدم
راجوٹ	حکومت۔ ضد
راک	راکھ
راکس	راکشس

الفاظ	معنے
رب چھانو	خدا کا سایہ، ظل اللہ
رتن	موتی، جواہر
رتن پاک	اعلیٰ جواہر
رچ	چمک، زینت
رُچہ	ذوق، خواہش
رحال	رحل
رُخے	رُقعے
رُس	غصہ، روٹھنا
رست	قطار
رسٹرنا	ٹھورنا، نگل جانا
رک	رکھ
رکسی	رکھیگا
رگت	خون
رلیاں رلنا	شوق سے ملنا
رنا	رہنا
رنجانتے	رنجیدہ کرتے (رنجانا = رنجیدہ کرنا)
رُت	رُت، فصل
روماولی	بالوں کا خط جو چھاتی سے ناف تک جاتا ہے۔

الفاظ	معنے
روٹگانا	طعنہ دینا
رہنہارے	رہنے والے، باشندے
رہے	رہے (رہے ہے = رہتا ہے)
ریب	شک
رین	رات
زٹ (ہونا)	زچ (ہونا)
زرینا	زیور
زیارت	فاتحہ، فاتحہ سیوم
زیاست	زیادہ
سات	ساتھ
سات	ساعت
سار	سوار
سار	تنکا، لوہا
سارا	کُل، پورا، کامل
سانت	بارش
ساؤچیت	مطمئن، خاطر جمع
سچلی	سچ مچ کا، (کی)
سپٹ	تمام

الفاظ	معنے
ستنا	سوتنا
ستم	غضب
ستمہیں	ظلمی، ستمی
سٹنا	ڈالنا
سرک	جال، پھندا
سٹ (کر)	پھینک کر
سُج	سوجھ
سُجات	نیک ذات، نیک دل
سُجان	دانا
سُد	عقل و ہوش
سداکال	ہمیشہ ہمیشہ
سرس	اعلیٰ، عمدہ
سُرگ	بہشت
سُرنگ	خوش رنگ
سرپاپان	چھتری
سُک	سُکھ
سکا، سکّا	انگوٹھی
سکت	قوت
سُکنا	سوکھنا
سکی	سکھی، محبوب

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
سُکیا	سُکھی	سنگ	ساتھ، صحبت
سکٹ	کل	سنگات	ساتھ
سُگھر	سُگھڑ، باسلیقہ، سلیقہ مند	سنگاتی	ساتھی
سلکھن	نیک چلن، خوش نصیب	سنگرام	آسائش، ہم صحبتی
سلے (جمع سلا کی)	اسلحہ	سنمک، سنمکھ	سامنے، مقابل
سم	مثل، مقابل	سودھرنا	سُدھرنا
سمجنا	سمجھنا	سور	سورج
سمد	سمندر	سوراں	جمع سُر کی (موسیقی)
سُنا	سونا (سنے، سنئے = سونا)	سورتج	سورج
سنبالنا	سنبھالنا	سوسنا	سہنا، برداشت کرنا، جھیلنا۔
سنبک	کشتی		
سنبھالنھار	سنبھالنے والا	سوسنے	سہنے
سنجوگ	صحبت، معاشرت	سہانا یا سہنا	اچھا معلوم ہونا، زیب دینا
سنپڑنا	پھنسنا، گرفتار ہونا	سیام	سیاہ
سنپارے	سپیرے	سیرتے	از سر نو
سنپور	بھرپور	سیر	سر
سنتانا	ستانا، پریشان کرنا	سیس	سر
سنتوس	صبر، شانتی، سکون	سیک	نصیحت
سنچر	آکر، پہنچ کر	سینسار	دنیا، جہاں
سنچرنا	پہنچنا، داخل ہونا	سیوک	خدمت گزار

الفاظ	معنے
شانیاں	شانے
شاطیر	شاطر
شرزا	شیر بچہ، شیر کا بچہ
شگن	شگون
شو	شوہر
شہانی	شاہانہ
صبا	صبح
صبوری	صبر
صرّیاں	صراحیاں
ضبے	ذبح
ضربیہ	مثل، ضرب المثل
عاروس	عروس
غصا	غصہ
غلبلا	گڑبڑ
غل غال	گڑبڑ

الفاظ	معنے
غوغاسمیت	غوغا کرنے والی، غوغا پھ
فام	فہم، سمجھ
فامنا	فہم کرنا، سمجھنا
فرنگ	تلوار
فکروند	فکرمند
قرمیزی	قرمزی
قصا	قصہ، قضیہ، بات
قراں	قِران
کانچ	کانچ
کارنے	کارن
کاڑنا	نکالنا
کاگ	کوّا
کال	وقت
کالوے	نالے زندی نالے
کالی	روشنائی
کاماں	جمع کام کی
کاں	کہاں

الفاظ	معنے
کانٹیاں	کانٹے
کاند	دیوار (کانداں = دیواریں)
کِتا	کتنا
کِتا کر	کتنا کچھ
کتا ہوں	کہتا ہوں
کتے کئے	کتنوں نے کہا
کُجات	بدذات، بداصل
کُجل	بے کاجل، بے نور
کُرچ	کچھ
کُچ	پستان
کچوانا	کچھپانا، پہلوتہی کرنا۔
کدر	کدھر
کدھاں لگ	کب تک، کہاں تک
کدھن	طرف
کدھیں	کبھی
کر	یہ لفظ طرح طرح سے استعمال ہوتا ہے جیسے "ہمنا ہا دی ہے کر پہچانے گا" "بدایوں کر ایک شہر تھا" (یعنی نام سے یا سمجھ کر وغیرہ)

الفاظ	معنے
کرتار	کرنے والا، باری تعالی
کرسکسی	کرسکے گا
کرے	کے
کڑکا۔ کڑکیاں	کنارا
کسی	کسنا کا ماضی مطلق
کشت	تکلیف
کگر	کہ کر، سمجھ کر
کل	ترکیب
کلا	مکروفریب، غمزہ
گل واڑی	پھول باڑی
کلول	حنظ (کلیل کا بگاڑ)
کم قل	کم عقل
کمل	کنول
کمیں	کم
کن	سے، نزدیک، کنے
کنا	کہنا
کنتل	لٹ
کنچلی	کینچلی
کنڈلیاں	لٹیں

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
کنگوی	کنگھی	کھن	حصہ، ٹکڑا، دنیا
کِنے	کس نے	کھوانا	کھلانا
کو	کپ	کئی	کہی
کو	کوسں	کَی	کہی
کوُا	کنواں	کِی	کیوں
کوانا	کھوانا، کھلانا	کیا	کہا
کوٹ	قلعہ	کیاں	کی کی جمع (نعمتاں غیب کیاں:
کوچ (کچ)	کچھ		غیب کی نعمتیں)
کولا	گیدڑ	کیرا	کا
کوں	کھوں	کیرے	کے
کونچہ	کوچہ	کیس	بال
کونچیاں	کوچے	کیلی	کنجی، (کیلیاں = کنجیاں)
کوؤ	کہو	کیں	کہیں
کھالا	خالہ	کے	کیوں
کھان	کھانا	کے	کہ
کھجا	کھسیانا ہوکر		
کھڑگ	تلوار	گانڈے	گنّے
کہکشں	کہکشاں	گادن	گائن۔ گانے والی
کھم	ستون	گج	ہاتھی
کھن	آسمان	گُدگلی	گُدگدی

الفاظ	معنے
گرب	حمل
گرہ	مصیبت
گڑ	گڑھ، قلعہ
گڑ دینا	بوسہ دینا (گڑ لینا = بوسہ لینا، چومنا)
گڑگیاں	(جمع) گھٹنے، پاجامے
گڑی	چینتھڑا
گگن	آسمان
گلالا	پھول کا زیرہ
گل پڑنا	گر پڑنا، پگھلنا
گلنا	گر پڑنا، پگھلنا، (گل کر = پگھل کر)
گلہار کرنا	گلے میں ہار ڈالنا
گمانا	رجھانا
گمنا	ریجھنا
گمنا	بسر ہونا (گمے = بسر ہوا)
گمنا	خوش ہونا (گمیا = خوش ہوا)
گُن	ہنر
گُن بھری	ہنرمند، باسلیقہ

الفاظ	معنے
گنبھیر	سنجیدگی، سنجیدہ، گہرا
گُن ندھان	گنوں کا ذخیرہ، ہنرمند
گنونت	ہنروالا یا ہنروالی، گن والا
گنونتا، گنوان	ہنرمند، گن والا
گُنی	گنوان، ہنروالا، گن والا
گوندنا	سوچنا (گوند کر = سوچ کر)
گھات کرنا	دھوکا دینا، داؤ (کرنا)
گھالنا	ڈالنا (گھال = ڈال)
گھانگرا گھول	لہولہان (تتر بتر، الٹ پلٹ، گڑبڑ سربڑ)
گھانی میں پیلنا	کولھو میں پیلنا
گھرے گھر	گھر گھر
گھڑی کرنا	لپیٹنا، تہہ کرنا
گھن	آسمان)
گھنگھٹ یا گھنگٹ	گھونگٹ
گھنگچی	گھنچی
گھمنا	گھومنا، (گھمتے = گھومتے)
گھیو	گھی
گے	ارے یا ای، دکن میں عورتوں کی بول چال

الفاظ	معنے
	مخاطب کرنے کے لیے بولتی ہیں)
گیانی	گیان والا، صاحب عرفان
لاڑ	لاڈ
لاک	لاکھ
لالن	محبوب
لبدانا	فریفتہ کرنا (لبد ائیا = فریفتہ کیا)
لت	لات
لٹنا	کمزور کر دینا
لٹ پٹانا	لپٹنا، لپٹانا
لُڑنا	لُڑھکنا
لِڑنا	لوٹنا
لطیفا	لطیفہ
لفظاں	لفظ کی جمع
لِکنا	لِکھنا، (لِک = لِکھ)
لگ	تک، تلک
لون	رنگ، رونق
لہو	لہو
لہوے	تلواریں

الفاظ	معنے
لئی یا لو	بہت
لیانہار	لانے والا
لیسی	لے گا
ماتا	مست
مارگ	رستہ، نشان
مانا	سمانا (ماوے = سماوے)
ماندا ہونا	بیمار ہونا
مانڈنا	جمانا
مانک موتی	(مانک کے معنے بھی موتی ہیں، دونوں مترادف ہیں)
ماس	مہینہ
متوال	متوالا
مِٹھی	میٹھی
مثلاً	مثل، کہاوت
مچلیاں	مچھلیاں
مد	شراب
مدن	مست
مدنایک	سردار
مرتبا	مرتبہ

الفاظ	معنے
مستبد	مستعد، تیار
مستعید	مستعد، تیار
مسکے کوں دانت آنا	یہ مثل ہے، یعنے مسکے کے بھی دانت نکل آئے۔ جیسے مینڈکی کو بھی زکام ہوا۔
مسلا	ضرب المثل
مشارے	مشورہ
مطلق	قران شریف میں آیت کے ختم پر ٹھیراو کا گول نشان ۃ
معزرا	معجزہ
مغم	مغموم
مکڑا	مکھڑا
مکی	مکّا (مکیاں = مکّے)
ملاذا	ملاحظہ
ملانہار	ملانے والا
ملانے	ملّا
ملمّا	ملمع
ملنہار	ملنے والا
من	منہ
منا	منع

الفاظ	معنے
منتاں	منتیں
منترکاری	کاروباری؛ وزیر
مندھیر	مندر، محل
منڈوا	پنڈال
منگنا	مانگنا
من ہر	من موہن، دل چھین لینے والا
من ہرن	دلکش، دل لے لینے والا
منے	میں، درمیاں
مو	منہ
موٹاں	جمع موٹ کی بمعنی چرسا
مھوں	میٹھہ
مھینڈی	مھندی
مھینوں	مینہ
مے	میں
میا	محبت
میاونت	محبت والا
نازوک	نازک
ناکھسی	نہ کھسے گا
ناما	نامہ

الفاظ	معنے
نانڈیاں	(نانڈنا بمعنی جوڑنا، ملانا)
نپج	تخلیق
نپجانا	پیدا کرنا
نت	ہمیشہ
نچانا یا نجھانا	غور سے دیکھنا
نخش چننا	نقش چننا۔ عیب گیری کرنا، حرف رکھنا
نر اودھار	بے بس، بے سہارا
نراسا	نا امید
نرجیو	بے جان
نرمول	انمول
نزیک	نزدیک
نس	رات
نس دن	شب و روز، ہمیشہ
نظر	نذر
نعل بندی دینا	خراج دینا
نفا	نفع
نقش چننا	عیب چینی کرنا
نکرسوں	نہ کروں گا
نکو	نہیں

الفاظ	معنے
نماشم	سرشام
نوا	نیا
نوازنا	نوازش کرنا
نوانا	جھکانا (نوائے یہ جھکائے)
نوکھن	نوطبق
نول	بے مثل
نوی	نئی
نویاں	جمع نوی کی۔ بمعنی نئی
نہہ	محبت
نھاٹنا	بھاگنا، دوڑنا، (نھاٹ کر = دوڑ کر)
نھاٹیا	بھاگا، دوڑا
نھاری کرنا	ناشتہ کرنا
نھاس جائے	بھاگ جائے
نھالی	نہالی
نھنی	ننھی
نھنواد	ننھے بچے
نھواں	جمع نھو کی بمعنی ناخن
نھواں لانا	ناخن لگانا یا چبھونا
نہوسی	نہ ہو گا

معنے	الفاظ	معنے
ناخن	ہاک مارنا	چلّانا
صاف سیدھا	ہبے	اب
پانی	ہت	ہاتھ
محبت	ہتیا	مہربان
نہیں	ہٹکنا	ٹوکنا
	ہچ ہونا	ہچنا، قاصر رہنا
قربان کرنا	ہدرنا	ہلنا
بیزار	ہست	ہاتھی
واقعہ (واضح یا واقعے	ہم	مقابلہ
واقع)	ہم تم ہونا	مقابل ہونا، مقابلہ کرنا
وقت	ہمنا	ہم
وداع	ہنڈنا	پھرنا
افضل، قوی	ہنروند	ہنرمند
قوی، زبردست	ہنوار	ہموار
اُستاد	ہور	اور
اصول	ہولے	اولا، اولے
وضع	ہون ہار	ہونے والا، ہونہار
تاکید	ہیڑا	گوشت
	ہیناں	کم تر، نادار
دست درازی کرنا		

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
یتا	اتنا	یکسا	ایک کا
یتیاں	جمع یتی بمعنی اتنی	یکن	ایک
یدی	مگر	یکنگ	ایک ساتھ، ہم صحبت
یکدھات	ایک قسم، یکساں	یو	یہ
یکستی	ایک سے	لے	بہت، کثرت

غلط نامہ

مثنوی "قطب مشتری"

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۵	۳	در	ڈر
۵	۴	در	ڈر
۵	۹	ساج	ساچ
۷	۱۰	دو	وو
۹	۲	پتیاں	پنیاں
۹	۴	نا	ناچ
۱۰	۱۳	سنگار	سنگات
۱۱	۱	ترنک	ترنگ
۱۱	۱۱	مسلماں	مسلمان
۱۸	۱۰	؟	×
۱۹	۱۳	دو	وو
۲۲	۱۴	تویاں	نویاں
۲۲	۱۹	اچالی	اچالے
۲۴	۵	دو	وو
۲۵	۱۸	؟	×
۲۶	۱۱	شمر	سر
۲۶	۱۷	پری	پڑی
۲۷	۱۱	جوتسی	جوتسی
۳۲	آخر	وہاں	جہاں
۳۳	۴	دۋر	دۋڑ

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۳۶	۴	بڑا	برا
۳۹	۵	ٹے	تے
۴۵	۵	چپکچ	چپکیچ
۴۸	۱۸	انپڑاوتے	انپڑاوسنے
۵۷	۱۸	سپیر	رسپیر
۵۸	۶	باک	باگ
۵۸	۱۰	کھرگ	کھڑگ
″	″	تول	توں
۵۹	۳	جناور	جناور
۵۹	۱۵	مت	مست
۶۱	۱۵	پک	پگ
۶۳	۷	دو	وو
۶۴	۱۲	تھی	تھے
۶۹	۸	روتاولا	اوتاولا
۷۱	۱۱	لوں	توں
۷۳	۴	مس	امس
۷۴	۱۴	ہور	اُپر
۷۶	۱۵	خط	خط
۷۶	۱۷	وست	درست
۷۹	۹	مغم	مغمم

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۷۹	۹	کیوں	×
//	//	//	×
۸۶	۴	نجانو	نجانوں
۸۷	۱۵	چکھ	جگ
۹۴	۱۳	دھن	دہن
//	//	تنک	تنگ
۹۷	۱۴	اُلو	اُنو
۹۸	۳	نھتی	کھنی
۱۰۱	۵	تو	جو
۱۰۵	۳	کھڑک	کھڑاگ
۱۰۵	۱۰	آگ	آب
۱۰۸	۳	سنبھوک	سنبھوگ

Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu Series No. 110.

QUTB MUSHTARI

OF
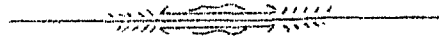
MULLA WAJHI

The Poet Laureate of Sultan Abdullah Qutb Shah
(1018 A.H.)

Edited by

Dr. MAULVI ABDUL HAQ,
Hony. Secretary, A. T. U. (India).

Published by

The Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu (India),
NEW DELHI.

1939.

اُردُو

انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) کا سہ ماہی رسالہ

جنوری - اپریل - جولائی اور اکتوبر میں شائع ہوتا ہے

اس میں ادب اور زبان کے ہر پہلو پر بحث کی جاتی ہے۔ تنقیدی اور محققانہ مضامین خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ اُردو میں جو کتابیں شائع ہوتی ہیں، ان پر تبصرے اس رسالہ کی ایک خصوصیت ہے۔ اس کا حجم ڈیڑھ سو صفحے یا اس سے زیادہ ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ محصول ڈاک وغیرہ ملاکر سات رُپے سکہ انگریزی (آٹھ رُپے سکۂ عثمانیہ)۔ نمونے کی قیمت ایک روپیہ بارہ آنے۔ (دو رُپے سکہ عثمانیہ)۔

رسالہ سائنس

انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) کا سہ ماہی رسالہ

(جنوری - اپریل - جولائی اور اکتوبر میں شائع ہوتا ہے)

اس کا مقصد یہ ہے کہ سائنس کے مسائل اور خیالات کو اُردو داںوں میں مقبول کیا جائے دنیا میں سائنس کے متعلق جو جدید انکشافات وقتاً فوقتاً ہوتے ہیں، یا جو بحثیں یا ایجادیں ہو رہی ہیں، ان کو کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے اور ان تمام مسائل کو حتی الامکان صاف اور سلیس زبان میں بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس سے اُردو زبان کی ترقی اور اہل وطن کے خیالات میں روشنی اور وسعت پیدا کرنا مقصود ہے۔ رسالے میں متعدد بلاک بھی شائع ہوا کرتے ہیں۔ قیمت سالانہ صرف چھ رُپے سکۂ انگریزی (سات رُپے سکۂ عثمانیہ)۔ نمونے کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ (ایک روپیہ بارہ آنے سکۂ عثمانیہ)۔

انجمن کی جدید فہرست مطبوعات

نئی فہرست چھپ چکی ہے جس میں انجمن کی اس وقت تک کی تمام مطبوعات درج ہیں، ہر کتاب کی مختصر تشریح بھی کر دی گئی ہے۔ طلب کرنے پر بلاقیمت ارسال کی جائے گی۔

انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) نئی دہلی

uman-e-Taraqqi-e-Urdu Series No. 110.

QUTB MUSHTARI

OF

MULLA WAJHI

The Poet Laureate of Sultan Abdullah Qutb Shah

(1018 A.H.)

Edited by

Dr. MAULVI ABDUL HAQ,
Hony. Secretary, A. T. U. (India).

Published by

The Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu (India),

NEW DELHI.

1939.